Presented By: https://jafrilibrary.com

روحوں کا سفر

موت کے بعد

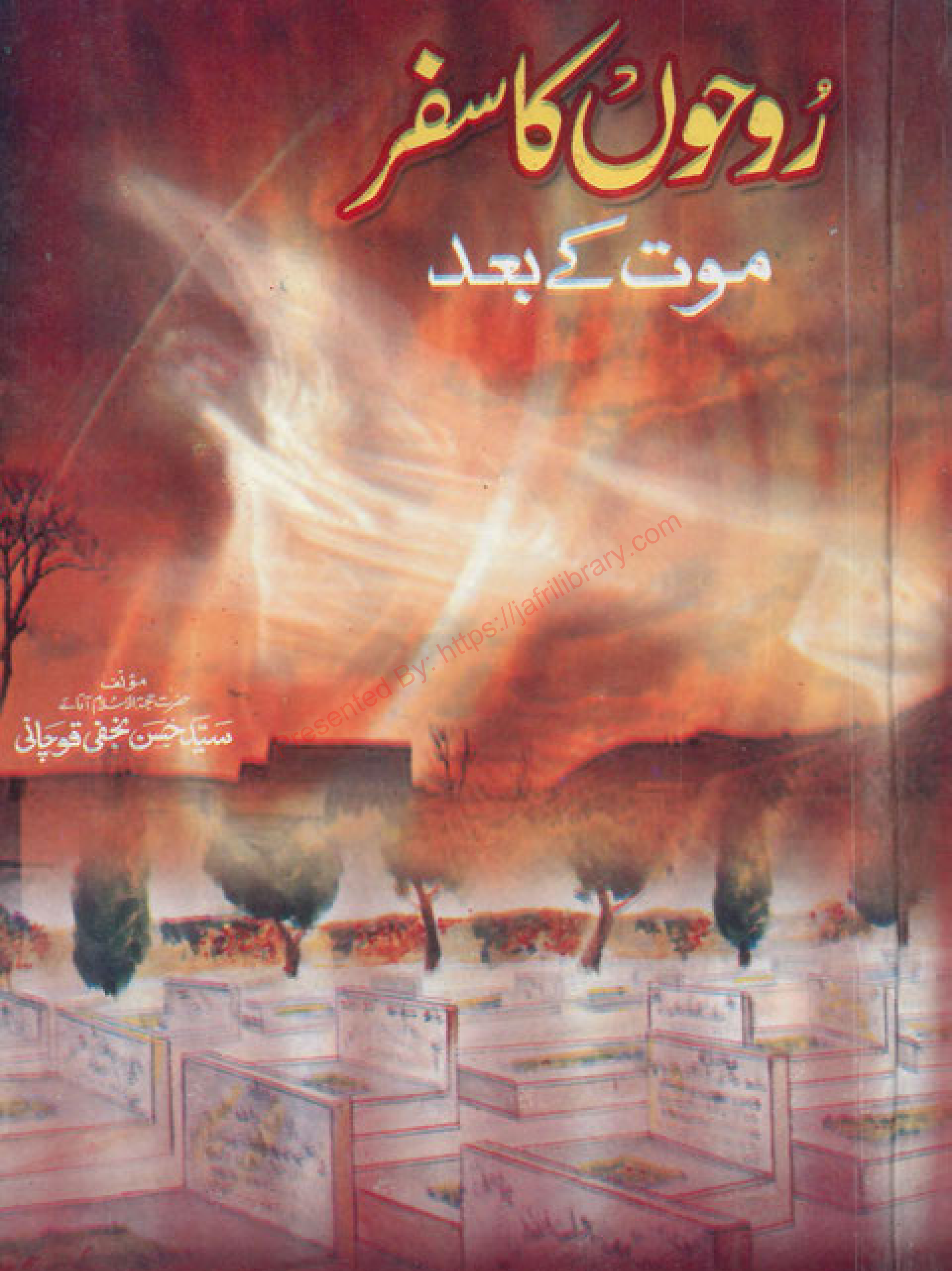

Presented By: https://jafrilibrary.com

مؤلف
حضرت حجۃ الاسلام آقائے
سید حسن نجفی قوچانی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

٧٨٦

انسانی روحیں آسمانی پرندے ہیں جو بشری اجسام کے قفس میں قید ہیں
(رسول اکرمؐ)

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی صبحِ دوامِ زندگی!
(اقبال)

روحوں کا سفر

موت کے بعد

(از)

حضرت حجۃ الاسلام آقائے سید حسن نجفی قوچانی

(ترجمہ)

محمد اطہر مرزا — ایم اے۔ بی ایڈ

(مقدمہ و تتمہ)

مروّجِ الاحکام الحاج مولانا سید محمد عباس قمر زیدی

رحمت اللہ بک ایجنسی
کاغذی بازار میٹھادر
کراچی ٧٤٠٠٠

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ نمبر
مقدمہ از الحاج مولانا سید محمد عباس قمر زیدی	۳
طلوع از محمد اطہر مرزا (ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے)	۱۳
پیش گفتار از حضرت حجۃ الاسلام آقائے سید حسن نجفی توچانی	۱۸
پہلا باب : منزل قبر اور برزخ کی ابتدا (سیاحت غرب)	۲۳
دوسرا باب : پہلی منزل کی طرف سفر	۵۶
تیسرا باب : دوسری منزل کی طرف کوچ	۶۹
چوتھا باب : تیسری منزل کی طرف روانگی	۷۵
پانچواں باب : چوتھی منزل اور ہادی سے ملاقات	۷۸
چھٹا باب : اگلی منزل کی طرف سفر ہادی کے ہمراہ	۸۵
ساتواں باب : دار السرور کی منزل	۹۴
آٹھواں باب : آخری منزل وادی السلام	۱۰۱
نواں باب : وادی السلام کی بہاریں	۱۱۲
دسواں باب : وادی برہوت	۱۲۲
گیارہواں باب : دردمندانہ گذارش	۱۳۰
بارہواں باب : پُر خطر مقامات سے نجات کے طریقے	۱۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسمہ تعالیٰ

مقدمہ

(از)

الحاج مولانا سید محمد عباس قمر زیدی

انقلابِ اسلامی ایران کے بعد جب میں ایک معزز وفد کے ہمراہ مئی ۱۹۷۹ء میں حضرت امام خمینی اطال اللہ مقامہ، کی زیارت سے مشرف ہونے کے لئے شہر مقدس قم جمہوری اسلامی ایران گیا تو واپسی پر مشہد مقدس میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے روضہ مبارک کی زیارت کا شرف بھی حاصل کیا اور حرم اقدس کے صحن کبیر میں حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے عبداللہ شیرازی اعلی اللہ مقامہ، کی اقتداء میں مغربین کی نماز جماعت کی ادائیگی کی سعادت بھی حاصل کی۔

چنانچہ اس شب جس کی صبح پاکستان کے لئے روانگی تھی میرے پہلو میں کھڑے ہوئے شریک جماعت ایک مہذب و تعلیم یافتہ ایرانی بزرگ نے مجھے امام خمینی سے ملاقات پر مبارکباد دیتے ہوئے بطور یادگار و تحفہ ایک کتاب بنام "سیاحت غرب" عنایت کی اور کہا کہ میں شرمندہ ہوں اس مختصر وقت میں اور کوئی خدمت نہ کر سکا۔ میں نے خلوصِ قلب سے شکریہ ادا کیا اور ان سے رخصت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہو کر اگلی صبح کو پاکستان کے لئے روانہ ہو گیا۔
پاکستان آکر مصروفیات کی بنا پر مجھے کتاب کے مطالعہ کا قطعًا موقع نہ مل سکا بلکہ میں اس کے نام سے ہمیشہ یہی سمجھتا رہا کہ شاید یہ مغربی ممالک یعنی یورپ کا کوئی سفرنامہ ہے جس کو موقعہ ملنے پر مطالعہ کروں گا۔ تقریبًا ایک سال بعد نواب شاہ کے سفر کے دوران ماہِ رجب میں مجھے کتاب کے مطالعہ کا موقع ملا تو میں سرورق پڑھ کر ہی حیران رہ گیا اور جذبۂ اشتیاق نے مجھے مسلسل مطالعہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ کیونکہ کتاب کا اصل نام "سیاحتِ غرب" یعنی "سرنوشتِ ارواح بعد از مرگ" تھا۔ کتاب کے مؤلف حضرت حجۃ الاسلام فقیہ بزرگ آقائے سید حسن نجفی قوچانی قدس سرہٗ نے اس قدر عجیب دلچسپ انداز و سادہ فارسی زبان میں یہ کتاب تحریر فرمائی تھی کہ شروع کر کے ختم کئے بغیر کتاب چھوڑنے کو دل ہی نہ چاہتا تھا۔ میں نے کئی مرتبہ کتاب کا مطالعہ کیا اور اکثر مجالس میں اس کتاب کے حوالہ سے چند مضامین بیان کئے تو سامعین کا اصرار ہونے لگا کہ اس کتاب کا اردو ترجمہ جلد شائع کر دیا جائے مگر عدیم الفرصتی تعمیلِ اصرار میں مانع رہی۔ نتیجتًا اصل کتاب ہی غائب ہو گئی اور میں مجبور ہو گیا کہ کتاب ایران سے دوبارہ حاصل کر لوں۔ جولائی ۱۹۸۶ء میں قسمت

لہ سفرِ ایران کی مکمل تفصیلات میری کتاب "۵ ہفتے ایران میں" ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نے یاوری کی اور سرزمین مقدس ایران کی زیارت کا پھر شرف حاصل ہوا تو میں نے یہ کتاب حاصل کرلی مگر میں اپنی علالت کی وجہ سے قدرے نا امید تھا کہ کیسے ترجمہ کروں گا کیسے کتاب شائع ہوگی لیکن قدرت نے فوراً انتظام کیا کہ میرے نہایت کرمفرما مخلص وقابل دوست جناب مرزا محمد اطہر صاحب ایم۔اے۔بی۔ایڈ مشہد مقدس میں دوران زیارت مل گئے۔ اور انہوں نے میری کیفیت کے پیش نظر کتاب کے بارے میں گفتگو کے دوران فرمایا کہ اگر آپ حکم دیں تو میں اس کتاب کا ترجمہ کردوں۔ مجھے ان الفاظ سے اس قدر مسرت ہوئی کہ گویا ایک ایسی دولت مل گئی جس کی تلاش میں میں سرگرداں تھا۔ میں نے موصوف کے جذبہ کی قدر کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا لیکن واپس وطن آکر موصوف کو کتاب دیئے بغیر میں دوبارہ امریکہ چلا گیا اور پھر تاخیر ہوگئی لیکن واپسی کے بعد محترم مرزا صاحب نے مختصری مدت میں اس کتاب کا اتنا پیارا برجستہ وسادہ ترجمہ کردیا کہ میری روح خوش ہوگئی۔

خداوند عالم وآئمہ علیہم السلام موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائیں گے۔ میں تو صرف پرخلوص دعائیں اور شکریہ کے چند الفاظ ہی پیش کرسکتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

اب چاہتا ہوں کہ کتاب کے موضوع کے متعلق بھی چند الفاظ تحریر کردوں تاکہ مطالعہ کرنے والے حضرات زیادہ محظوظ ہوسکیں۔ کتاب کا اصل موضوع ——— زمانۂ برزخ کی حیات ہے اب

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خود ہی غور فرمائیے کہ موت کا خشک بیان اور اس کے بعد کی مجبور محض زندگی کا ذکر کس طرح کسی کا پسند خاطر بن سکتا ہے۔ مؤلف کا یہی کمال ہے کہ انہوں نے قرآن و احادیث کی روشنی میں تعلیم کے جدید اصول کو اپناتے ہوئے تمثیلی رنگ میں برزخ کی تمام کیفیات کو اپنی ذات پر وارد کرتے ہوئے اس دلچسپ و نصیحت آمیز پیرایہ میں بیان کر دیا ہے جو صرف موصوف ہی کا حق تھا۔ چونکہ چند باتیں عام معلومات کی سطح سے ہٹ کر بیان کی گئی ہیں اس لئے ان کی تشریح ضروری ہے مگر یہ تشریح میری معلومات کے اعتبار سے ہے۔ ممکن ہے بہت سے حضرات اس سے متفق نہ ہوں مگر میں انھیں غور و فکر کی دعوت ضرور دوں گا۔ اس یقین کے ساتھ کہ میری اجمالی تحریر بغیر دلیل نہیں اور دلیل محتاج تفصیل ہے جس کا یہ محل نہیں۔ میں مذکورہ کتاب کے بغور مطالعہ کے بعد اس نتیجہ تک پہنچا ہوں کہ ہر انسان عالمِ وجود میں آنے کے بعد اپنے تین وجود رکھتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں قرآن میں تخلیقِ ابو البشر یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ پر ذرا سا غور کرنا پڑے گا۔ سب سے پہلے ملائکہ کے ذریعہ عناصر اربعہ آگ، پانی، مٹی اور ہوا کی آمیزش سے ایک جسم بنایا گیا۔ یہ جسم چونکہ مادہ سے بنایا گیا لہٰذا جسم مادی کہلانے کا مستحق ہے جس میں ذاتی کوئی صلاحیت نہیں۔ مگر جب اس جسم سے روحِ الٰہی متعلق ہوئی تو یہ کل جسم روح کی صلاحیتوں کے اظہار کا مظہر بن گیا۔ کیونکہ روح کو جسم سے متعلق کرتے وقت کسی مخصوص

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حصہ جسم کی تخصیص نہیں کی گئی بلکہ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ - ارشاد فرماکر کل جسم کو متحرک و منظہر بنادیا گویا اس جسم مادی کو دوسرا جسم روحی عطا فرمادیا یہ انسان کا دوسرا وجود ہے جو بالکل شکل و صورت میں جسم مادی کے مثل ہے مگر اس کے بغیر جسم مادی بالکل بیکار ہے۔ اس جسم کو جسم مثالی یا آسٹرل باڈی بھی کہتے ہیں۔ مگر جب ابلیس نے حکمِ الہیٰ کی نافرمانی کی اور جنت سے نکلا تو اپنی عبادتوں کا صلہ چاہا جو اسے دیا گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی عظمت سے حسد کی بنا پر عداوت کا اقرار کرنے کے باوجود صلۂ عبادت میں جہاں اس نے دوامی زندگی کی تمنا کی وہاں یہ بھی عرض کیا کہ ہر بشر کی تخلیق کے ساتھ میری نسل سے بھی ایک وجود خلق کیا جائے۔ جو ہمیشہ میری تابعی کرتے ہوئے کارِ عداوت انجام دیتا رہے۔ اس کی یہ التجا بھی منظور کی گئی اور ہر بشر کی ولادت کے ساتھ پیدا ہونے والے شیطانی وجود کا نام قرآن مجید میں "قرین" بتایا گیا۔ جس کو فارسی اور اردو میں ہمزاد کہا جاتا ہے۔ آقائے توحیانی نے اپنی تحریر میں اس کو اکثر "جہالت سیاھک" کے نام سے یاد کیا ہے۔ یہ انسان کا تیسرا وجود ہے۔ جو برزخی زندگی میں ہر منزل پر جسم مثالی کے ساتھ رہتا ہے اور اپنی مخاصمانہ روش سے باز نہیں آتا۔ بلکہ ہر قدم پر اذیت پہنچانے میں مصروف رہتا ہے اور ہر اذیت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پر مسرت محسوس کرتا ہے کیونکہ اس کا مقصدِ تخلیق ہی یہ ہے۔
میں اپنے اس بیان کی صحت کے دلائل میں شہیدِ محراب حضرت آیۃ اللہ سید عبدالحسین دستغیب قدس سرہٗ کی کتاب (معاد) کے حوالے پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ برزخ کے لغوی معنی پردے کے ہیں مگر اصطلاحاً برزخ وہ عالم ہے جسے خداوند تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کے درمیان قرار دیا ہے۔ صفحہ ۵۱۔
برزخ کو عالم مثالی بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ اسی دنیا کے مثل ہے البتہ صرف بہ لحاظ صورت و شکل ہے لیکن بہ لحاظِ مادّہ اور اپنے خواص و خصوصیات کے اعتبار سے بے حد تفاوت اور امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ موت کے بعد ہم ایسے عالم میں داخل ہوتے ہیں جس کے مقابلے میں یہ دُنیا ویسی ہی ہے جیسے اس دُنیا کے مقابلے میں شکم مادر ۳۲ اسی طرح ہمارے جسم بھی برزخ میں جسم مثالی ہوں گے یعنی صرف شکل و صورت کے اعتبار سے بعینہٖ یہی جسم ہوگا مگر مادّی نہیں بلکہ جسم لطیف ہوگا۔ ہوا سے بھی زیادہ لطیف۔ وہ ہر جگہ سے ہر چیز کو دیکھ سکے گا۔ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اگر تم اس جسم مثالی کو دیکھو تو یہی کہو گے کہ یہ جسم تو بظاہر وہی دنیا والا جسم ہے "لَوْ رَاَیْتَہٗ لَقُلْتَ ھُوَ ھُوَ" (بحار الانوار) عالمِ برزخ کی ایک خصوصیت دوام و ثبات ہے۔ وہ فساد پذیر نہیں کیونکہ وہ عناصر اور مادّی ترکیب کا محتاج نہیں۔ وہاں ہمیشہ دوام ہی دوام

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے۔ (یعنی قیامت تک) مگر جس طرح اُس عالم کی نعمتیں دائمی ہیں اسی طرح اس کی بلائیں اور مصیبتیں بھی سخت اور دائمی ہیں پناہ بخدا۔ اگر کوئی شخص عذاب برزخی میں مبتلا ہو اور اس کی چیخوں میں سے ایک چیخ ہمارے کانوں تک پہنچ جائے تو دنیا کی تمام بلائیں ہماری نظروں میں ہیچ ہو جائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفرِ معراج میں اکثر منازل عذاب بچشم خود ملاحظہ فرمائی ہیں جن کا تذکرہ ہم اِس کتاب میں کریں گے۔ عالمِ برزخ میں تسلسلِ حیات باقی رہتا ہے البتہ قوت عمل ختم ہو جاتی ہے۔ گویا مجبور محض زندگی بے جوڑ جاتی ہے۔ ہاں اگر اس عالم میں بھی کوئی چیز نفع بخش ہوتی ہے تو وہ کار ہائے خیر ہیں جو اس دنیا میں مرنے والے کی نیابت یا اس کے لئے انجام دیئے جاتے ہیں یا کسی کارِ خیر کا ثواب میت کو ہدیہ کیا جاتا ہے۔ تو ملائکہ اس ہدیہ کی میت کو خوش خبری دیتے ہیں اور اس کی قبر کی جانب بہشتی نعمتیں لے کر جاتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ مومنین کی روحیں اگرچہ وادی السلام میں رہتی ہیں مگر ان کا تعلق ان کی قبروں سے قائم رہتا ہے اور انھیں قبر پر آنے والے ہر فرد کا علم ہوتا ہے کیونکہ اب مرنے والے کے لئے کوئی محدودیت باقی نہیں رہتی بلکہ وہ مادی زمان و مکان کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے۔ بقول حضرت علامہ مجلسی علیہ الرحمہ ہر روح دو جسم رکھتی ہے۔ بدن لطیف و بدن کثیف

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

انسان ان دونوں کے ذریعہ عبادت و معصیت کرتا ہے مگر بدن کثیف تو موت کے بعد قبر میں رہ جاتا ہے البتہ بدن لطیف روح کے ساتھ ہمیشہ باقی رہتا ہے گویا رُوح کی شکل ہی بدن کی شکل و صورت اختیار کر لیتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس بدن روحی یا جسم مثالی پر تو عذاب و رحم عالم برزخ میں ہوتا رہتا ہے۔ کیونکہ دراصل وہ رُوح ہی تھی جو دُنیا میں معصیت کی مرتکب ہوئی تھی لیکن قیامت کے روز سب کے سب اس جسم مادی و دنیاوی میں مبعوث و محشور ہوں گے اس دن جسم مادی دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور وہی منزل سوال و جواب سے گزرے گا۔ کیونکہ تمام اعمال کے ارتکاب کا ذریعہ وہی جسم تھا۔

احادیث معتبرہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ روز قیامت تو شفاعت ممکن ہے لیکن عالم برزخ میں کوئی سہارا دینے والا نہیں۔ ہاں اِن منازل ہولناک میں اگر کوئی معاون و مددگار ہو سکتا ہے تو وہ صرف محبتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ ہے جو ہر منزل پر کام آتی ہے۔ بشرطیکہ دُنیاوی زندگی میں ان سے عقیدت و محبت خلوص کے ساتھ رہی ہو۔

اسی کو علامہ قوچانی نے ہادی کے نام سے یاد کیا ہے۔ جو برزخ میں ہر منزل پر معاون ہے۔ غرض یہ کتاب ۔ موت کے بعد کے حالات کا ایک ایسا حقیقی و دلچسپ آئینہ ہے جس میں ہر شخص اپنی شکل پہلے ہی دیکھ سکتا ہے اور اپنی غلطیوں، کوتاہیوں اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گناہوں سے تائب ہو کر اپنے لیے زادِ آخرت مہیا کر سکتا ہے۔
میں نے اسی جذبہ کے تحت اس کتاب کو اپنے مکتبہ کی جانب سے شائع کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہر مطالعہ کرنے والے کے لیے یہ کتاب ایک ذخیرہ ثابت ہو گی۔ اور تمام مطالعہ کرنے والے حضرات مجھ گنہگار کو بھی اپنی دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں گے۔ آمین۔

وما توفیقی الّا باللہ

عاصی و گنہگار
احقر الناس
سیّد محمد عباس قمر زیدی
۹۱۹/۲۰ گلستانِ مصطفےٰ
کراچی ۳۸

یکم جنوری ۱۹۹۷ء

مولانا قمر زیدی کی مشہور و مقبول کتاب "قیامت صغریٰ" حصّہ اوّل اور حصّہ دوم "جزیرہ برمودا یعنی حضرت حجت ع کی اقامت گاہ؟" اور علاماتِ ظہور جلد مطالعہ فرمائیے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اِنتسابْ

اُن افراد کے نام

جو

دُنیا کی فانی زندگی کو آخرت کی باقی زندگی

کے سنوارنے

کی فکر میں

زندہ ہیں

التماس سورہ فاتحہ
برائے ایصال ثواب

سید محمد عباس قمر زیدی مرحوم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

"كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ"

"طلوع"

— (از) —

محمد اطہر میرزا

"موت" — تین حروف پر مشتمل یہ لفظ اپنے دامن میں ہولناکیاں سمیٹے ہوئے ہے۔ "موت" وہ حقیقت ہے کہ جس کے آنے میں کسی شبہ نہیں (اس کے لئے وقت مقرر جگہ معین اور فرار ناممکن ہے۔ بلکہ سب کچھ علم خدا میں محفوظ ہے۔ تمام تر خوفناکیوں کے باوجود "موت" کوئی بری چیز نہیں ہے کیونکہ ذاتِ الٰہی خیر محض ہے اور کائنات کی ہر وہ چیز جو اس نے خلق فرمائی ہے خیر ہی خیر ہے۔ موت بھی اسی کی خلق کردہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے "الذی خلق الموت والحیوٰۃ" (پارہ ۲۹ آیت پہلی)۔ اس لئے یہ بھی "خیر" ہے بلکہ موت کو خالق کائنات نے نعمت قرار دیا ہے چنانچہ سورہ مبارکہ رحمٰن میں جہاں اس نے اپنی ایک ایک نعمت کا تذکرہ کرکے غافل انسان سے سوال کیا ہے کہ تم اس کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ آیت نمبر ۲۶ اور ۲۷ میں یوں ارشاد فرمایا کُلُّ من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوا لجلال والاکرام فبای آلاء ربکما تکذبٰن ٥ یعنی روئے زمین پر ہر جینے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فنا ہونے والی ہے۔ جب کہ باقی رہنے والی صرف ذاتِ پروردگار ہے پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ آیت میں لفظ مَنْ بتلاتا ہے کہ یہاں خطاب صاحبانِ عقل سے ہے اور آخر میں یہ سوال کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ اس بات کی دلیل ہے کہ ہماری موت بھی نعمت ہے اور اس کا باقی رہنا بھی نعمت ہے۔

اور چونکہ موت نعمت ہے اس لئے نعمت کے حصول کی تمنا کرنا انسان کا فرض ہے۔ اس طرف سورۂ مبارکہ جمعہ کی آیت ۶ میں یوں اشارہ ہوا قل یاایھا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیآء للّٰہ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین۔ یعنی اے یہودیو کیا تمہیں یہ گمان ہے کہ لوگوں کے درمیان تم اولیائے خدا ہو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ بے شک اس آیت میں خطاب یہودیوں سے ہے مگر اتنا تو پتہ چلا کہ موت کی تمنا کرنا اولیائے خدا کی صفت ہے مگر لوگ عموماً موت سے گھبراتے ہیں تمنا کیسی؟ اس کی وجہ اس سے اگلی ہی آیت میں بیان فرما دی گئی کہ ولا یتمنونہٗ ابداً بما قدمت ایدیھم۔ یعنی ان اعمال کی وجہ سے جو ان سے سرزد ہوئے ہیں یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔ یہی وہ نکتہ ہے جس کی وجہ سے موت تلخ اور بُری معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ جیسے اعمال ہوں گے عادلِ حقیقی کے دربار سے اسی کے مطابق سزا و جزا ملے گی۔

موت کے بعد کیا ہوگا؟ عالمِ برزخ کی کیفیت کیا ہے؟ کوئی نہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جانتا مگر وہ۔ جو خالقِ موت و حیات ہے یا وہ ہستیاں جنہیں اُس کی بارگاہ سے علم عطا ہوا ہے۔ باوجودیکہ انسان فطری طور پر تجسّس پسند واقع ہوا ہے۔ مستقبل میں جھانک کر دیکھنا اس کی پسندیدہ خواہش ہے مگر موت اور اس کے بعد کی منزل وہ کٹھن راہ ہے کہ اس کی طرف آدمی باوجود اپنی تجسّس پسند فطرت کے مائل نہیں ہوتا۔ کیوں؟ اس کیوں کا جواب قرآن مجید سورہ جمعہ کی آیت ۸ میں دے چکا ہے جس کا حوالہ دیا گیا۔

کسی عالمِ دین اور واعظ کے لئے دراصل مشکل ترین اور سخت ترین مرحلہ یہی ہے کہ وہ موت سے فرار چاہنے والے انسان کو اس وقت کی طرف متوجہ کرے جب آخری ہچکی آکر سلسلۂ حیات انسانی کو منقطع کردے گی۔ اور عالمِ آخرت کا سفر شروع ہوگا۔ اس لئے کہ یہی تصور اعمال کی اصلاح کا ضامن ہے مگر یہ کڑوی گولی انسان کے حلق سے آسانی سے اُتر نہیں سکتی جب تک کہ کہنے والے کا پیرایہ ناصحانہ ہونے کے ساتھ ساتھ مشفقانہ و دلچسپ نہ ہو۔ مؤلف کتاب ہذا حضرت علامہ نجفی توچانی نے اسی سخت زمین میں تخم کاری فرمائی ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ آدمی قصے کہانیوں سے ہمیشہ سے دلچسپی لیتا رہا ہے۔ خواہ وہ کہانیاں حقائق سے کتنی ہی دور کیوں نہ ہوں۔ لوک کہانیاں اور دیومالائی قصے انسان کے اسی ذوق کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ قرآن نے بھی غالباً انسانی فطرت کے اسی پہلو کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انبیائے ماسبق کے واقعات اور اقوام و ملل کے عروج و زوال

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ترقی وتباہی کی داستانیں دہرائی ہیں جن میں انتہائی کامیابی سے قوانین شریعت پہنچائے ہیں تاکہ لوگ شیطان کے فریب سے بچکر اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور احکامِ خدا کی پابندی کر کے اپنی دنیا ودین کو سنوار لیں۔

مؤلف کتاب ہٰذا جناب آقائے قوچانی نے بھی اسی انداز کو اپنایا۔ انہوں نے حیات بعد الموت کے متعلق آیاتِ قرآنی۔ احادیثِ نبوی ؐ اور اقوال ائمہ معصومین علیہم السلام کو جمع کر کے ترتیب دیا اور اُسے ایک قصّے کے قالب میں ڈھال دیا۔ جس کا مرکزی کردار خود مؤلف کی ذات ہے۔

غیر مرئی اور غیر محسوس اور ماوراء الطبیعات چیز کو ایک قصہ محسوس کے طور پر پیش کرنا آسان کام تو نہ تھا۔ اور وہ بھی حیات اور موت کو۔ مگر حجۃ الاسلام نجفی قوچانی اس منزل سے بڑے دل آویز انداز میں گزرے ہیں اور کتاب پڑھنے والا قاری یہ سمجھنے لگتا ہے کہ مرکزی کردار دراصل قوچانی نہیں بلکہ خود اس کی ذات ہے۔ بس یہی تحریر کا اصل جوہر ہے کہ کتاب شروع کرنے کے بعد چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ نہ معلوم کتنے گنہگار رہوں گے جنہوں نے اس کتاب کو پڑھ کر اپنی اصلاح کر لی ہوگی۔

اصل کتاب تو فارسی میں ہے ظاہر ہے کہ اُس سے اُردو داں طبقہ مستفید نہیں ہو سکتا تھا۔ کتاب کی افادیت کو دیکھ کر میرے محترم بزرگ حضرت مولانا سید محمد عباس قمر زیدی دام فیوضہم نے مجھے اس کا ترجمہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرنے کی خدمت سپرد کی۔ تعمیلِ حکم ضروری جان کر یہ سعادت میں نے حاصل کی کہ اسے پڑھ کر اگر کوئی اپنے اندر تبدیلی پیدا کرلے اور تائب ہو کر اعمالِ خیر کی طرف راغب ہو جائے تو میرے لئے بھی ذخیرۂ آخرت کا باعث ہو۔

کسی زبان کا ترجمہ کرنا آسان نہیں ہوتا اور علمی تصنیفات میں یہ مشکل اور زیادہ ہو جاتی ہے کہ مخصوص اصطلاحات کا اُردو ترجمہ ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے موجودہ کتاب میں اگر فقرے بے ربط ہو جائیں تو وہ مترجم کی علمی کوتاہی سمجھ کر درگذر کر دیئے جائیں۔ ان کی نسبت مؤلف کتاب سے ہرگز نہ دیں۔ کیونکہ اصل کتاب اصل ہے اور ترجمہ بہرحال ترجمہ۔ اس لئے میں اپنی بے بضاعتی کا اعتراف کرتے ہوئے ہر مطالعہ کرنے والے سے ملتمس ہوں کہ وہ الفاظ کے قالب کا خیال نہ فرمائیں بلکہ ان میں پوشیدہ روح سے حیات حاصل فرما کر اپنے لئے بھی زادِ آخرت مہیا فرمائیں اور مجھے بھی دعائے خیر میں فراموش نہ کریں۔ آمین۔

الاحقر:۔
میرزا محمد اطہر
N/2 پیر الٰہی بخش کالونی کراچی

جون ۱۹۸۷ء

نوٹ:۔ میں نے آسانی کے لئے کتاب کو ابواب میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ قاری ایک ہی سانس میں کتاب کے مطالعہ کی زحمت سے محفوظ رہے۔ اور ضروری و دلچسپ مضامین کی تلاش میں آسانی رہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیش گفتار

بسمہ تعالیٰ

ہر انسان کی فطری خواہش ہے کہ وہ موت کے بعد کے حالات و واقعات یعنی عالم برزخ کی زندگی جس سے ہر ایک کو پالا پڑنا ہے کے متعلق کچھ سمجھے۔ اس لئے کہ عالم برزخ کی زندگی دُنیاوی زندگی سے قطعاً مختلف ہے۔ وہ جاننا چاہتا ہے کہ وہ اس دنیا میں جس طرح زندگی گزارتا ہے اس کے انجام کے طور پر وہاں کی حیات کس قسم کی ہوگی؟ وہاں کیسے لوگوں سے واسطہ پڑے گا؟ وہاں کے موجودات کی کیفیت کیا ہے؟ اور آیا وہاں کھانا پینا۔ رہنا سہنا۔ سونا جاگنا۔ دوستی و دشمنی وغیرہ کا کوئی وجود ہے یا نہیں؟

اور اگر ہے تو کیسے ہے اور کن شرائط کے ساتھ مشروط ہے؟

موت کے بعد قیامت تک کا عرصہ کتنا ہے؟ اور اس طویل مدت میں انسان کی سرگرمیاں کیا ہوں گی؟ وہاں کی خوشحالی کی کیفیت کیا ہے؟ اور بدبختی کیسی ہے؟

کیا موت کے بعد انسان کی روح کو کوئی جسم ملے گا؟ اور آیا وہ جسم جو وہاں ملے گا انسان کے دنیاوی جسم سے کوئی مشابہت رکھتا ہے یا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہیں؟ اصولاً موت کے بعد انسان کو جسم کی ضرورت بھی رہتی ہے یا نہیں۔ یا ارواح مستقل طور پر جسم و جسمانیات سے آزاد و مستغنی ہو کر مسلسل نامعلوم سمت میں محوِ پرواز رہتی ہیں؟ اور آیا ان روحوں کا تعلق بعد موت اس دنیا سے باقی رہتا ہے یا نہیں؟

یہ سوالات اور اسی قسم کے دوسرے استفہامات ہیں۔ اس کتاب کے مندرجات انہیں سوالات کا جواب ہیں۔ مرحوم مؤلف نے نہایت شیریں بیانی اور دلچسپ پیرائے میں قاری کو عالمِ ارواح و برزخ کی سیر کرائی ہے۔ اور انہوں نے گویا کچھ دیر کے لئے انسان کو اس کثیف اور مادی جسم کی آلودگیوں سے نکال کر زندگی کے شور و شغب سے دُور آغوشِ ملکوتی و روحانی میں کھینچ لیا ہے اور وہی حیاتِ برزخ ہے۔

اصولاً آدمی اپنے محدود حواس اور جہل و نادانی کی وجہ سے مجبور ہے کہ وہ موت کے بعد عالمِ برزخ کے متعلق کہ جس کی کیفیت اور نوعیت معلوم نہیں ہے کہ وہ کس طرح ہے اور کن شرائط سے مشروط ہے۔ کچھ سوچ یا سمجھ سکے۔ اس لئے کہ حواس انسانی اتنے کمزور ہیں کہ وہ اس دنیاوی زندگی میں بھی جو قلیل ہے جہاں وہ روزمرہ کی احتیاجات اور زمان و مکان کی قید میں گرفتار ہے یہ معلوم کر سکے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔

خاص طور پر بعد از مرگ احوالِ برزخ کی کیفیت وہ مشکل ترین معاملہ ہے کہ اس کی توضیح و تحلیل و تجزیہ سادہ طریقے سے ممکن ہی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہیں ہے۔ اس لئے کہ آدمی جس زندگی کا تجربہ رکھتا ہے وہ محدود ہے اور عالم برزخ اس قلیل و محدود زندگی کے مقابلہ میں لامحدود و لا متناہی ہے۔ اس کے علاوہ موت کے بعد کے واقعات وہ ہیں جو ابھی واقع نہیں ہوئے۔ اور انسان کا علم و اطلاع ہمیشہ ان چیزوں کے متعلق ہوتی ہے جو واقع ہو چکے ہوں تو جو چیز ابھی تجربہ ہی میں نہیں آئی اس کا علم بھی کس طرح ہو سکتا ہے۔ لہذا اب کیا کیا جائے؟

کیا اس سلسلہ میں علم و آگہی کا راستہ بالکل مسدود ہے؟ اور کیا اس کی وجہ سے انسان اس کے متعلق تجسس ہی کو ترک کر دے؟

ایسا نہیں ہے بلکہ اس مطلب میں اگر انسان کی مدد کوئی چیز کر سکتی ہے تو وہ (منابع) اور آسمانی کتابیں ہیں اور اس کے ساتھ وہ مقدس اور برگزیدہ ہستیاں ہیں جنہیں عرف عام میں پیغمبر کہا جاتا ہے۔ اور یا ان کے حقیقی جانشین۔ یہی وہ وسیلے ہیں جو آدمی کو جہل و حیرت کی تنگ و تاریک راہوں میں ہدایت کی شمع دکھلاتے ہیں۔ انبیاء و اوصیاء علیہم السلام کی روشن تاریخ زندگی ہر آلودگی سے پاک ہے۔ یہ حضرات شاہد صادق ہیں۔ یہ حضرات نعوذ باللہ فریب کار و جھوٹے نہیں تھے اور نہ سادہ لوح اور خیالی دنیا میں رہنے والے کہ ان بزرگوں نے کسی غرض یا لالچ یا جہالت کی وجہ سے خیالی افسانے تراش کر لوگوں کے سامنے پیش کر دیئے ہوں۔ بلکہ یہ حضرات اپنی فہم و عقل و درایت و شعور اور سلامت ذوق کے لحاظ سے تمام نوع بشر سے افضل ترین ہیں اور ان کے فرمائے ہوئے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بہت سے ایسے مطالب و معنیٰ ہیں کہ جو بظاہر خلافِ طبیعت و عجیب و غریب نظر آتے ہیں مگر درحقیقت صحیح اور عین مطابق واقعہ ہیں۔ کیونکہ ان کا علم اس سرچشمۂ فیض کے مطابق ہے جسے وحی الٰہی یا کتاب خدا کا نام دیا جاتا ہے۔ اور وہاں شک وشبہ کی گنجائش بالکل نہیں ہے۔ کیونکہ خداوند عالم نے کتاب ہدایت کو جہل کے رفع کرنے اور بیداریٔ بشر کے لیے بھیجا ہے اور ان آسمانی کتابوں میں کامل ترین کتاب قرآن مجید ہے۔ اور ہادیانِ برحق میں اکمل ترین ذات پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔

کلام مجید، پیغمبر اسلام اور اُن کے اوصیائے گرامی کی تعلیمات کا ماحصل یہ ہے کہ یہ زندگی بہت تھوڑی ہے اور ناقابلِ اعتبار۔ اور عالم حیات بعد از مرگ حقیقی بھی ہے اور دائمی بھی۔ اس عالم میں خوش نصیب وہ ہو گا جس نے اپنی دنیاوی زندگی کو بیداری و آگاہی اور احکام خدا کے مطابق گذارا ہو گا۔ وہ وہاں دائمی سعادت و آسائش کی آغوش میں رہے گا۔ اور اللہ کی نعمات بے پایاں سے بہرہ مند ہو گا۔ اور جس نے دُنیا کی زندگی غفلت و تباہ کاری میں گذاری ہو گی اس کے لئے عقوبتیں اور دردناک عذاب ہیں اور یہ بھی ابدالآباد تک کے لئے۔

بے شک آغوشِ ابدیت لامتناہی عرصہ پر محیط ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں دُنیا کی زندگی خواہ وہ ستر اسی یا سو سال ہی کیوں نہ ہو بالکل سمندر کے مقابلے میں قطرے کی مانند ہے۔ ہائے یہ انسان کتنا ظالم و جاہل ہے؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بہرحال موجودہ کتاب میں بشارات انبیاء ، آیات و روایات کے لحاظ سے عالم برزخ کا نقشہ کھینچا گیا ہے ۔ اس میں صالحین کی سعادت اور گنہ گاروں کی بدبختیاں دکھلائی گئی ہیں ۔ اور عالم برزخ میں ان تمام چیزوں کی تجسیم و تحلیل و تجزیہ کر کے بتلایا گیا ہے ۔ اور اس سلسلے میں آیات و روایات سے مدلل کی گئی ہے ۔ اور تمثیلی طریقۂ کار اپنا کر ان آیات و روایات کی توضیح کی گئی ہے تاکہ مطلب مبہم نہ رہ جائے ۔ اُمید ہے کہ عالی قدر قاری صاحبان توضیح و تفسیر میں اتفاقی لغزش یا اشتباہ دیکھیں تو اُسے سہو شمار کر کے درگذر فرمائیں ۔

مؤلف

گذارش

کتاب ہذا کے مطالعہ کرنے والے حضرات سے میری عاجزانہ گذارش ہے کہ مطالعے کے بعد میرے والدین مرحومین کو ایک سورۃ فاتحہ کا ثواب عنایت فرما کر مجھ پر احسان فرمائیں ۔ شکریہ ۔

احقر الناس :-

سید محمد عباس قمر زیدی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۸۶ھ

پہلا باب

(منزل قبر اور برزخ کی ابتدا)

سیاحتِ غرب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین مالک یوم الدنیا والدین

ہزار ہزار درود و سلام پیغمبر اسلام اور ان کی اولادِ پاکؑ پر جنہوں نے فرمایا کہ دُنیا کی دوستی ایک بُری بیماری ہے۔ اور اولادِ آدمؑ کی تمام بیماریوں کی اصل یہی ہے۔ باقی بیماریاں اسی اصل کی شاخیں ہیں۔ اور موت کی یاد ان بیماریوں کا علاج ہے۔ اما بعد یہ بندۂ خدا کہتا ہے کہ اس سے قبل ۱۳۰۷ شمسی میں۔ میں نے اپنی گذارشات ابتدائے طالبعلمی سے لے کر آخر تک لکھیں اور اسے سیاحتِ شرق کا نام دیا اور جب ۱۳۱۲ شمسی ہے میں عالم برزخ کے حالات لکھنے بیٹھا ہوں اور اس کا نام سیاحتِ غرب تجویز کرتا ہوں تاکہ یہ میری طرف سے یادگار رہے۔ اور ملت کے لئے پند و نصیحت کا ذریعہ بنے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارا بدنِ عنصری و مادی اپنی طبیعت کے لحاظ سے ایک دبیز پردہ ہے اور یہ اس قدر دبیز اور سخت ہے کہ انسان

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس سے ماورا دوسرے عالم پر نظر نہیں کر سکتا۔ اور موت اس دبیز پردے سے باہر آجانے کا نام ہے کہ اس پردہ دبیز کے برطرف ہو جانے کے بعد آدمی وہ سب کچھ دیکھنے لگتا ہے جو اس سے پہلے دیکھ نہیں سکتا تھا۔ اور ان حقائق تک پہنچ جاتا ہے جہاں اس سے پہلے نہیں پہنچا تھا۔

لقد كنت فى غفلة من هذا فكشفنا عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد ۔ (سورۃ ق ۔ آیت ۲۲)۔

یعنی تو اس دنیا میں آج تک بے خبر تھا۔ ہم نے تیری نگاہوں کے سامنے سے (موت کے بعد) مادی پردے ہٹا دیئے کہ تو موت کے بعد کے عالم کو روز روشن کی طرح دیکھتا ہے۔ چنانچہ میں مر گیا پس میں نے دیکھا کہ میں کھڑا ہوا ہوں اور میرے جسم میں جو بیماری تھی وہ رفع ہو چکی ہے۔ میں بالکل تندرست اور ٹھیک ہوں اور میرے عزیز و اقارب میرے جنازے کے اطراف میں گریہ و فغاں کر رہے ہیں میں ان کے رونے پیٹنے سے رنجیدہ ہو رہا ہوں اور ان سے کہتا ہوں کہ میں مرا نہیں ہوں بلکہ میری تو بیماری رفع ہو گئی ہے۔ مگر میری بات کوئی نہیں سنتا۔

گویا وہ مجھے دیکھتے ہی نہیں ہیں اور نہ میری آواز ہی سنتے ہیں۔[1]

میں نے سمجھ لیا کہ اب یہ لوگ مجھ سے دور ہیں چنانچہ میں نے اپنی تمام تر

---

[1] (۱) کتاب منازل آخرہ از محدث قمی مرحوم (۲) کتاب حق الیقین از مرحوم مجلسی اور (۳) کیمیائے سعادت تالیف حجۃ الاسلام غزالی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

توجہ اپنے جنازے پر مرکوز کر دی خصوصاً چہرہ اور بائیں پہلو پر نظریں جمادیں کیونکہ یہ دونوں چیزیں عُریاں تھیں۔ بعد میں میرے جنازے کو غسل و کفن دیا گیا اور دوسرے کاموں سے فراغت پاکر اسے قبرستان کی طرف لے چلے میں خود بھی اپنے جنازہ کے جلوس میں شامل تھا۔ میں نے اس جلوس جنازہ میں ہر قسم کے جنگلی جانور اور درندے دیکھے جن سے مجھے خوف لگنے لگا۔ مگر دوسرے لوگ جو جنازے کے ہمراہ تھے نہ تو انہیں ان جانوروں سے کوئی خوف تھا اور نہ ان سے اذیت محسوس کر رہے تھے گویا وہ سب ان کے پالتو جانور ہوں اور ان سے انتہائی مانوس ہوں۔

اسی طرح قبرستان پہنچے۔ میں اپنی قبر میں کھڑا ہوا یہ ماجرا دیکھ رہا تھا کہ میرے جنازے کو سر کے بل قبر میں اُتارا گیا۔ جنازے کا قبر میں پہنچنا تھا کہ وہاں قسم قسم کے جانور نہ معلوم کہاں سے آ گئے انھیں دیکھ کر میرے خوف اور وحشت کی انتہا نہ رہی کہ اتنے میں قبر میں پیدا ہونے والے جانوروں نے جنازے پر حملہ کر دیا مگر جو شخص جنازے کو قبر میں اتار رہا تھا اس پر نہ ان جانوروں کا خوف طاری ہوا اور نہ وہ ان سے متعرض ہوا گویا اس نے ان جانوروں کو دیکھا ہی نہیں۔

پس وہ شخص میرے جنازے کو قبر میں لٹا کر قبر سے باہر نکل گیا۔

لیکن میرا اس مُردہ جسم سے تعلق تھا اس لئے میں قبر ہی میں رہا۔ میں نے کوشش کی کہ ان جانوروں کو دفع کر دوں مگر وہ بہت زیادہ تھے اس لئے مجھ پر غالب رہے۔ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ میرے اوپر خوف

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دہشت کا اتنا غلبہ تھا کہ میرا وجود لرز رہا تھا۔ اس لئے میں نے باہر کھڑے ہوئے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارا مگر کوئی میری مدد کو نہ آیا۔ بلکہ وہ اپنے کام میں مشغول رہے۔ گویا قبر میں جو ہنگامہ بپا تھا اس کو وہ دیکھ ہی نہیں رہے تھے۔ یکایک قبر میں کہیں سے کچھ لوگ آن موجود ہوئے۔ اور انہوں نے میری امداد کی جانور انہیں دیکھ کر فرار کر گئے۔ چنانچہ میں نے ان سے پوچھا کہ بھائی آپ حضرات کون ہیں؟ بڑے کٹھن وقت میں میری مدد کی انہوں نے مسکرا کر جواب دیا کہ ہم تیری نیکیاں ہیں اور یہ جانور تیرے اعمال بد تھے۔ کیا تو نے نہیں سنا کہ ان الحسنات یذھبن السیئات۔ یعنی نیکیاں گناہوں کو بھگا دیتی ہیں۔ یہ کہہ کر وہ حضرات غائب ہو گئے۔

اس ہنگامہ کے ختم ہوتے ہی میرے ہوش و حواس بجا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ لوگ قبر کو بند کر چکے ہیں۔ اور مجھے تنگ و تاریک قبر میں اکیلا چھوڑ دیا ہے۔ گویا میں دیکھ رہا تھا کہ وہ اپنے گھروں کی طرف واپس جا رہے ہیں حتیٰ کہ میرے قریبی دوست۔ عزیز و اقارب۔ آل و اولاد سب مجھے اکیلا چھوڑ کر چل دیئے۔ یہ وہی لوگ تھے جن کی آسائش و آرام کے لئے میں نے دن رات ایک کر دیا تھا۔ ایک تو ان لوگوں کی بے وفائی کا غم دوسرے تنگ و تاریک قبر کی وحشت۔ میں اتنا رنجیدہ تھا کہ قریب تھا کہ میرا کلیجہ پھٹ جائے۔

ایسی غربت و خوف و دہشت سے مجھے کبھی سابقہ نہیں پڑا تھا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس لئے میں سوائے خدا کے سب سے مایوس ہو کر حسرت و یاس کے عالم میں جنازے کے سرہانے بیٹھ گیا کہ دیکھوں اب کیا ہوتا ہے؟ میں نے یکبارگی محسوس کیا کہ قبر لرز رہی ہے۔ اور لحد کی چھت اور دیواروں سے خاک گر رہی ہے۔ خصوصاً قبر کی پائنتی کی طرف طلاطم زیادہ تھا ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کوئی بڑا جانور ہے جو قبر کو شگافتہ کر کے اندر آیا ہی چاہتا ہے آخرکار اس طرف سے قبر شق ہو گئی اور میں نے دیکھا دو اشخاص جن کے چہرے نہایت ہیبت ناک تھے اور وہ نہایت قوی تھے میری قبر میں داخل ہو گئے۔[1]

یہ لوگ قوی ہیکل دیو کی مانند تھے۔ ان کے منہ اور نتھنوں سے دھواں اور آگ نکل رہی تھی۔ ان کے ہاتھ میں لوہے کے گرز تھے جو آگ سے ایسے سرخ تھے گویا ان میں سے شعلے اٹھ رہے ہوں۔ یکایک ان کی کڑک دار آواز قبر میں گونجی۔ ایسی آواز تھی کہ اس کی کڑک سے زمین و آسمان لرز گئے۔ انھوں نے اسی آواز میں جنازے سے سوال کیا۔ من ربّک یعنی تیرا رب کون ہے؟ ان کی ہیبت اور دہشت سے میرے ہوش و حواس اڑ چکے تھے۔ زبان میں یارائے جواب نہ تھا۔ ہمت جواب دے چکی تھی۔ میں نے سوچا یہ جسد بے روح ان کے سوال کا جواب نہ دے سکے گا اور مجھے

---

[1] عذاب قبر۔ ماجرائے سوالات منکر و نکیر اور قبر میں سانپ بچھو وغیرہ کا پیدا ہونا بعض روایات میں وارد ہوا ہے۔ تفصیلات کے لئے چاہیے کہ عقائد کی کتاب مثلاً شیخ صدوق علیہ الرحمہ و مجلسی علیہ الرحمہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یقین ہوگیا کہ یہ اپنے گرزوں سے اس جنازے کو ماریں گے اور قبر آگ سے بھر جائے گی۔ پس میں نے سوچا کہ ایک تو اس وحشت ہی سے میرے ہوش اڑے ہوئے ہیں۔ اگر قبر آگ سے بھر گئی تو یہ نئی مصیبت نازل ہو گی اس لئے بہتر یہی ہے کہ ان کے سوال کا میں خود ہی جواب دوں۔ چنانچہ میں نے اللہ سے لَو لگائی کہ اے مصیبت زدوں کے والی اور اے بے چاروں کے چارہ ساز مدد فرما۔ اور دل میں مولائے کائنات علی ابن طالب علیہ السلام کا وسیلہ پکڑا کیونکہ انھیں میں اچھی طرح جانتا تھا میرا عقیدہ تھا کہ وہ مشکلکشا ہیں۔ میں ان کی قوت و منزلت سے بھی واقف تھا کہ وہ ہر عالم اور ہر منزل میں مدد کر سکتے ہیں۔ انھیں کی محبت میں زندگی گزاری تھی۔ اور انھیں کی محبت پر موت آئی تھی۔ میں جانتا تھا کہ یہ وسیلہ اللہ کی وہ نعمت تھی کہ خطرناک سے خطرناک ترین مواقع پر جب آدمی اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے تو یہی نعمت کام آتی ہے {وترا الناس سکاری۔ وماھم بسکاری سورۂ حج آیت ۲} یعنی قیامت کے میدان میں تو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ نشہ میں مدہوش ہیں اور تم کیا جانو کہ یہ مدہوشی کیا ہے؟ یہ اللہ کا شدید عذاب ہے}۔ مگر اس وقت بھی مولا ہی کام آتے ہیں چنانچہ جیسے ہی میں نے ان کا واسطہ دیا تو باوجود اس ہیبت و دہشت کے میرے دل میں قوت آگئی اور زبان کھل گئی۔

لہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ انوار ولایت ائمہ علیہم السلام موت کے بعد پُر خطر حالات میں شیعوں اور محبوں کی مدد فرمائیں گے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مگر اتنی دیر تک میرے خاموش رہنے کی وجہ سے ان دونوں حضرات کا غصہ تیز ہو گیا۔ آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔ چہرہ اور زیادہ مہیب ہو گیا۔ اور پہلے سے کہیں زیادہ کڑک دار آواز میں انہوں نے اپنا سوال پھر دہرایا۔ بتلاؤ تمہارا خدا و پروردگار کون ہے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنا گرز بلند کیا کہ گویا مارا ہی چاہتے ہیں۔

مگر اب مجھ میں وہ پہلے جیسا خوف نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے نہایت دھیمی آواز میں جواب دیا میرا معبود خدائے یگانہ و بے ہمتا ہے۔

ھواللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشہادۃ ھوالرحمٰن الرحیم۔ ھواللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر۔ سبحان اللّٰہ عما یشرکون (آیت ۲۲-۲۳ سورہ حشر)

ترجمہ:۔ وہ خدا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں وہ غیب و حاضر کا جاننے والا ہے اور رحمٰن و رحیم ہے۔ وہ خدا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں وہ بادشاہ ہے ہر عیب و نقص سے پاک ہے امان دینے والا ہے سارے جہاں کا نگہبان ہے۔ وہ غالب ہے۔ قادر ہے با جبروت و بزرگ ہے۔ وہ ہر عیب سے پاک ہے اور اس چیز سے منزہ ہے کہ لوگ اس کا شریک قرار دیتے ہیں۔ [1]

[1] یہ حاضر جوابی و آمادگی مؤلف مرحوم کے حسب حال ہے کہ انہوں نے ساری زندگی کسب معرفت و خدمت خلق۔ اعمال نیک اور فضائل اخلاق میں گزاری جو مرحوم جیسے ہونگے ان کا حال بھی ایسا ہی ہوگا مگر بے خبر دنیا پرست۔ جاہل و بے رحم لوگوں کا (باقی برصفحہ آئندہ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قرآن کی یہ آیت مجھے اس لئے یاد آگئی کہ میں دُنیا میں نمازِ صبح کی تعقیب میں اسے ہمیشہ پڑھا کرتا تھا اس لئے ان کے سامنے اس کی تلاوت اس لئے ضروری سمجھی کہ آنے والوں پر اپنا افضل ہونا ثابت کردوں تاکہ ان کے دل میں یہ خیال نہ گزرے کہ اولادِ آدم فضل وکمال سے خالی ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے روزِ اول ہی خلقت بنی آدم پر اعتراض جڑ دیا تھا کہ ان لوگوں میں فساد و خونریزی کے سوا کچھ ہے ہی نہیں۔ البتہ یہ ضرور ہوا کہ جیسے ہی میں نے اس آیۂ مبارکہ کی تلاوت کی اُن کا غصہ اُتر گیا۔ چہرہ کی کرختگی دُور ہوگئی۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا معلوم ہوتا ہے اس کا تعلق علمائے اسلام سے ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اس سے باقی سوالات نرمی سے کریں۔

مگر دوسرے نے کہا کہ ہم اس سے سوالات پوچھنے پر اللہ کی جانب سے مامور ہیں اور ہماری سوال دریافت کرنے کی یہی رفتار آخر تک باقی رہنا چاہیئے کیونکہ اس سے ہمارے رویّہ کا انحصار آخری سوال کے صحیح جواب پر ہے اور وہ ابھی معلوم نہیں ہے اس لئے ہمیں اپنی ڈیوٹی بہر حال صحیح طور سے انجام دینا ہے اور یہ شخص جو کوئی بھی ہے ابھی اس کا ہماری نظر میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔ آپس کی اس گفت وشنید کے بعد انہوں نے دوسرا سوال کیا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) حال اس سے بالکل مختلف بلکہ تباہ ہوگا۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ اعمالِ صالح بجالانے کی سعی کرے اور گناہوں سے توبہ کرے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مَن نبیّکَ (بتلاؤ تمہارا نبی کون ہے؟)
مگراب میرے قلب میں بھی خاصی قوت آچکی تھی آواز میں بھی پہلا جیسا دھیما پن نہیں تھا۔ زبان کھل چکی تھی لہٰذا اس سوال کا میں نے بلا تکلف فوراً جواب دیا:۔

نبی ورسُول اللہ الی الناس کافۃ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ خاتم النبیین وسیّد المرسلین۔

اس جواب کے ساتھ ہی ان کا غیظ وغضب بالکل ختم ہوگیا۔ اوران کے چہروں پر بشاشت کے آثار پیدا ہوگئے۔ اورمیرے اوپر بھی جو دہشت سوار تھی وہ ختم ہوگئی۔ چنانچہ اس کے بعد ان حضرات نے کتاب وقبلہ وامام وخلیفۂ رسولؐ اللہ سے متعلق سوالات کیے۔ میں نے جواب میں عرض کیا:۔

کتابی قرآن الکریم۔ وقد نزل من رب الرحیم علیٰ نبی الحکیم وقبلتی کعبۃ والمسجد الحرام۔ حیثُ ما کُنتم فولوا وجوھکم شطرہ۔ المسجد الحرام ظاھراً وباطناً الحق متعال" وجھت وجھی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفاً مسلماً وما انا من المشرکین وائمتی وخلفاء نبی اثنیٰ عشر اماماً اولھم علی ابن ابی طالب و آخرھم حجۃ ابن الحسن صاحب العصر والزمان مفترض الطاعۃ ومعصومون من الخطاءِ والزلل شھدا ع

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دارالفناء وشفعاء دارالبقاء[1]

پھر میں نے ان میں سے ایک ایک امام کا نام وحسب ونسب تفصیلاً بیان کیا۔

پس انہوں نے کہا کہ یہ لمبی چوڑی تفصیلات بیان کرنا ضروری نہیں ایک کلمہ کا جواب صرف ایک کلمہ ہوا کرتا ہے۔ میں نے فوراً کہا مگر آپ کے لئے اس سے زیادہ تفصیل ضروری تھی کیونکہ آپ حضرات ہم لوگوں سے روزِ اوّل ہی سے بدگمان تھے۔ آپ نے ہماری خلقت پر اعتراض کیا گویا فعل حکیم پر اعتراض کیا اور اس دن سے جب میں نے آپ حضرات کے اعتراض کو سمجھا ہے میرے دل میں کچھ گرانی پیدا ہوگئی اور میں نے عہد کیا تھا کہ کبھی آپ حضرات سے مڈبھیڑ ہوئی تو میں خود آپ لوگوں سے سوالات کر کے اچھی طرح بحث کروں گا۔

[1] یعنی میری کتاب قرآن کریم جو اللہ رحمٰن ورحیم کی طرف دانا وبینا پیغمبر پر نازل ہوئی ہے قبلہ میرا کعبہ ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو عبادت کے وقت اس کی طرف رُخ کرلو جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول ہے کہ اپنا رُخ میں خدا کی طرف کرتا ہوں جس کے حکم سے زمین وآسمان کی گردش قائم ہے۔ میں مسلم حنیف ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور میرے امام وخلفا بارہ ہیں جن میں پہلے حضرت علی ابن ابی طالبؑ اور آخری حضرت حجت ابن حسن عسکری ہیں۔ یہ سب حضرات واجب الاطاعت ہیں معصوم ہیں۔ ہر قسم کی خطا وگناہ سے پاک ہیں یہ دنیا میں میرے اعمال کے گواہ اور آخرت میں میری شفاعت کرنے والے ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مگر افسوس کہ ملاقات بھی ہوئی تو کس عالم میں! جب کہ میں مصیبت میں گرفتار رہوں۔ اور آپ حضرات اللہ کی طرف سے مجھ سے عقائد کے بارے میں سوال کرنے پر مامور ہیں۔ اب میری مجال کہاں؟ یہ کہہ کر میں نے خاموشی اختیار کر لی۔ اور منتظر رہا کہ دیکھوں اب مجھ سے کیا سوال ہوتا ہے لیکن انہوں نے مزید کوئی سوال نہ کیا۔ بس سخت لہجہ میں صرف اتنا پوچھا کہ یہ جوابات تم نے کہاں سے سیکھے اس سوال پر مجھے فکر دامن گیر ہوئی اس لئے کہ عقاید و اصول دین کے متعلق جو دلائل میں نے دار فانی میں تیار کئے تھے کیا ضرور ہے کہ وہ صحیح ہوں۔ ممکن ہے کہ خود ارسطو جو فلسفیانہ دلائل کا باوا آدم سمجھا جاتا تھا غلطی پر ہو۔ اس لئے کہ اس کی بعض فلسفیانہ لغزشیں میرے پیش نظر تھیں دوسرے یہ کہ اگر وہ دلائل و براہین صحیح بھی تھے تو وہ دنیائے تیرہ تاریک کے لئے تھے۔ کیونکہ عصا کی ضرورت اندھیرے میں ہے مگر اب جب کہ تاریکیاں چھٹ چکی ہیں ہر چیز روز روشن کی طرح صاف اور واضح ہے۔ یہاں تو اندھے کو بھی عصا کی ضرورت نہیں وہ دلائل میرے یہاں کس کام آئیں گے۔ پھر یہ لوگ آخر مجھ سے چاہتے کیا ہیں؟ خدا را میں یہاں نووارد ہوں۔ اور ابھی اس جہان کی اصطلاحات اور یہاں کے مخلوقات و اشخاص کی افتاد طبع سے بالکل نابلد ہوں۔ پروردگار مجھے واسطہ علی ابن ابی طالب کا میری مدد فرما۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں اسی طرح اپنے تفکرات میں گم تھا اور مناجات میں مشغول تھا کہ ان کا نعرہ جو آسمانی بجلی سے زیادہ کڑک دار تھا فضا میں گونجا۔

بتلا تا کیوں نہیں کہ تو نے جو کچھ کہا وہ کہاں سے سیکھا ہے؟[1]

اب جو میں نے ان کی طرف نظر کی تو گویا نگاہ چہرے پر ٹھہرتی ہی نہ تھی ان کی آنکھیں غصے سے سرخ تھیں۔ ان سے شعلے نکل رہے تھے چہرے خوفناک ہو گئے۔ اونٹ کی طرح سے انہوں نے منہ پھاڑ رکھے تھے اور ان کے بڑے بڑے زرد و خوفناک دانت نظر آتے تھے۔ انہوں نے اپنے گرزہائے آتشیں بلند کر رکھے تھے گویا مارنے ہی والے ہیں۔ یہ دیکھ کر شدتِ ہیبت و دحشت سے میرے ہوش اڑ گئے۔ اس وقت گویا مجھ پر الہام ہوا۔ چنانچہ میں نے خفیف آواز میں انھیں جواب دیا۔ (حالانکہ خوف کی وجہ سے میری آنکھیں بند تھیں) کہ:۔ ذالک الامر ھدانی اللہ الیہ ۔ (یعنی ان اوامر کی طرف خدا نے میری ہدایت فرمائی ہے) پس ان کی آواز آئی نم نومۃ العروس یعنی اس طرح سو جاؤ

---

[1] مطلب یہ ہے کہ دین اسلام کے عقائد و اصول مثلاً توحید، عدل، نبوت، امامت و قیامت کو عقلی دلائل کے ذریعہ سمجھ کر جاننا چاہیے کہ اس معاملے میں تقلید حرام ہے اور صرف یہ دلیل کہ میرے باپ دادا کا دین بھی یہی تھا۔ ان کی کورانہ تقلید عالم آخرت میں کام نہ آئے گی۔ کیونکہ دین اسلام منطق و برہان کا دین ہے اسلئے مسلمان کو چاہیئے کہ اصول دین کو عقلی دلائل سے سمجھ کر قبول کرے تاکہ شبہ نہ رہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو اصول دین ہی میں شبہ واقع ہوگا اور شبہ کرنے والے کا شمار آخرت میں مسلمانوں کے زمرہ میں ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (باقی صفحہ پر)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جیسے دُلہن حجلۂ عروسی میں سوتی ہے۔ پس وہ چلے گئے مگر میرا حال یہ تھا کہ گویا میں سو گیا ہوں یا شدّتِ خوف سے بیہوش ہو گیا ہوں۔ مگر میں نے محسوس کیا کہ اس دہشت و اضطراب سے مجھے نجات مل گئی اور میں واقعی چین سے سو گیا۔

جب میرے ہوش وحواس ٹھکانے آئے اور میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے آپ کو ایک حجرہ میں دیکھا جس میں بہترین فرش بچھا ہوا تھا اور ایک نہایت خوبصورت نوجوان جس کے بال نہایت حسین تھے۔ اس کے جسم سے خوشبو آتی تھی۔ میرے قریب بیٹھا تھا۔ میرا سر اس کے زانو پر تھا۔ اور وہ میرے بیدار ہونے کا منتظر تھا۔ میں اس کی تعظیم و تواضع کے لئے اُٹھ کر بیٹھ گیا اور میں نے اس نوجوان کو سلام کیا۔ وہ بھی مسکراتا ہوا اُٹھا اور میرے سلام کا جواب دیا۔ مجھ سے بڑی محبّت سے پیش آیا۔ گلے ملا اور مجھ سے کہا کہ بیٹھ جاؤ۔ میں کوئی پیغمبر یا امام نہیں ہوں بلکہ تیرا رفیق و دوست ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ جناب کی تعریف؟ اور حضور کا اسم مبارک کیا ہے؟ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ آپ میرے رفیق ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمیشہ آپ ہی کے ساتھ رہوں۔

اُس نے جواب دیا کہ میرا نام ہادی ہے اور مجھے ابوالوفا اور ابوتراب بھی کہتے ہیں۔ وہ آخری جواب جو تو نے دیا میں نے ہی تیرے دل میں القاء کیا تھا۔ اگر تو وہ جواب نہ دیتا تو وہ لوگ تیری اُن آہنی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گرزوں سے اچھی طرح مرمت کرتے اور تیری قبر جہنم کی آگ سے بھر جاتی۔
مَیں نے عرض کی آپ کے مراحم و احسانات کا مَیں بے حد شکر گذار ہوں کہ واقعی میں آپ کا آزاد کردہ ہوں مگر میرے نزدیک وہ آخری سوال جو انہوں نے کیا بے فائدہ تھا اور خواہ مخواہ بحث کو طول دینا تھا۔ اس لئے میں نے عقائد اسلامی کے متعلق سوالات کے جواب درست دیئے تھے۔ اور وہ امور واقعی جن کا کوئی شخص اپنی زبان سے اقرار کرتا ہے ان میں چون و چرا کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ مثلاً اگر کسی کے ہاتھ پر دہکتا ہوا انگارہ رکھ دیں اور وہ کہے کہ میرا ہاتھ جل رہا ہے تو اس سے یہ کہنا فضول ہے کہ تو کیوں کہتا ہے کہ میرا ہاتھ جل رہا ہے؟ اور اگر کوئی جاہل پوچھ بیٹھے تو اس کا سیدھا سادا جواب یہ ہے کہ کیا تو اندھا ہے؟ مجھے نظر نہیں آتا کہ میرے ہاتھ پر دہکتا ہوا انگارہ رکھا ہوا ہے۔ اور یہ ان کا آخری سوال اسی قسم کے سوالات کے زمرہ میں آتا ہے۔
ہادی نے کہا کہ ایسا نہیں ہے اس لئے کہ انسان کا قول عموماً مطابق واقعہ نہیں ہوتا۔ ممکن ہے کہ زبان سے تو صحیح کہہ رہا ہے مگر دل سے اعتقاد و عقیدہ نہ رکھتا ہو کیونکہ دل سے پختہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے تاکہ یہ عقیدہ قلبی عمل کرنے کا محرک بن سکے ورنہ بدعقیدہ صرف زبان سے کہتا ہے عمل نہیں کرتا جیسا کہ فرمایا گیا لا تقولوا آمنا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم۔ یعنی یہ نہ کہو کہ ہم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایمان لائے بلکہ کہو کہ ہم اسلام لائے۔ اور ایمان تمہارے قلوب میں داخل ہی نہیں ہوا ہے۔

روز اوّل بھی الست بربکم کے جواب میں سب نے بلیٰ نہیں کہا تھا اور اقرار ربوبیت ومعنویت حق اس طور پر نہیں کیا تھا جیسا کہ چاہیئے تھا۔ میں نے دریافت کیا کیوں؟

جواب ملا کہ جہان مادی میں جب انسان تکلیف شرعی کی امتحان گاہ میں آتا ہے تو بعض لوگ احکام شرعی بجا نہیں لاتے اور امتحان گاہ سے خارج ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ موت کے بعد اس عالم کی پہلی منزل میں بھی تقریباً سب مومن ومنافق ان سوالات کے جواب درست اور مطابق واقعہ دیتے ہیں اور یہ آخری سوال اسی لئے کیا جاتا ہے کہ اگر عقیدہ نے قلب میں گھر کر لیا ہے تو جواب وہ ہوتا ہے جو تو نے دیا۔

(بقیہ حاشیہ ص۳۶ کا) ایمان ایک قلبی امر ہے اور یہ جب ہی حاصل ہوتا ہے جب دین کو دلائل عقلی سے حاصل کیا جائے۔ ویسے ہر بچہ جو مسلمان کے گھر پیدا ہوا اپنے ماں باپ کی پیروی میں مسلمان ہے مگر بلوغت کے بعد تکالیف شرعیہ اور اصول دین کو عقلی دلائل سے سمجھنا ضروری ہے۔ ورنہ جو اسلام تقلیدی طور پر حاصل ہوتا ہے وہ آخری وقت تک باقی نہیں رہتا۔ اور انسان کو عمل کی طرف راغب نہیں کرتا۔ جب عقلی دلائل سے دین کو سمجھے گا تو دین کی معرفت حاصل ہوگی اور کمال معرفت عمل کی محرک ہوگی۔ اور جو صحیح عقائد کے ساتھ خلوص سے اعمال بھی بجا لائے گا تو ان کا اجر وپھل وہ آخرت میں پائے گا۔ انشاء اللہ۔ ورنہ انجام بخیر ہونا مشکوک ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور اگر دین وایمان وعقائد تقلیدی لے کر آیا ہے تو گویا اس کا تعلق چونکہ قلب کی گہرائیوں سے نہیں ہوتا اس لئے یہاں وہ جنس بے فائدہ قرار پاتی ہے جیسا تمہیں خود معلوم ہے کہ احادیث معصومینؑ میں یہی تفصیل وارد ہوئی ہے۔

میں نے عرض کیا کہ بے شک احادیث معصومینؑ میں یہی تفصیل وارد ہوئی ہے لیکن سوال وجواب کے وقت کی دہشت ودحشت کی وجہ سے میرے ہوش وحواس ٹھکانے نہ تھے۔ اس لئے میں بھول گیا تھا آپ میری مدد کو پہنچے۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ اور خدا کرے مجھ پر وہ وقت نہ پڑے جب آپ میرے ہمراہ موجود نہ ہوں۔ اب فرمایئے کہ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں جب کہ میرا آپ سے سابقہ کبھی نہیں پڑا اور اب مجھے آپ سے اتنی محبت ہو گئی ہے کہ آپ کی جدائی کو میں اپنے لئے ہلاکت سے کم نہیں سمجھتا۔ اس نے جواب دیا کہ میں پہلے دن سے ہی تمہارے ساتھ ہوں اور تم سے محبت رکھتا ہوں لیکن تم نے کبھی مجھے اس لئے محسوس نہیں کیا کہ جہاں مادی میں تمہاری بینائی میں یہ طاقت نہ تھی کہ تم مجھے دیکھ سکتے۔

میں اصل میں وہی رشتۂ محبت والفت ہوں جو تمہیں علی ابن ابی طالبؑ اور اہلبیت پیغمبر علیہم السلام سے تھا جس میں یہ محبت جتنی ہوتی ہے اتنا ہی میرا سابقہ اس شخص سے ہوتا ہے یعنی بقدر قابلیت۔ اور اسی وجہ سے میرا نام ہادی ہے۔ یعنی محبت اہل بیت اعمال خیر کی طرف ہدایت کرتی ہے مگر بقدر استعداد۔ یعنی میں تمہارا ہادی تھا۔ تمہاری نسبت سے اور وہ یعنی علی ابن ابی طالب تمام پرہیزگاروں کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہادی اور پیشوا اور امام ہیں۔ اور ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین۔ یعنی یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں اور یہ صاحبانِ تقویٰ کے لئے ہدایت ہے کہ وہ اور میں تمہارا وہی تمسک و وابستگی ہوں جو تمہیں ان حضرات سے تھی۔ یعنی عروۃ الوثقیٰ فمن یکفر بالطاغوت و یومن باللہ اور فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لھا۔ اور میں تم سے ہرگز جدا نہیں ہوتا الّا یہ کہ تم خود خواہش نفسانی کی وجہ سے مجھ سے دُور ہو جاؤ۔ اور یہی وجہ ہے کہ میری کنیت ابوالوفا اور ابوتراب ہو گئی ہے [1]

---

[1] یہاں مؤلفؒ نے محبت علی و اہلبیت کو مجسم بنا کر پیش کیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ محبتِ اہل بیت ہر منزل پر کام آتی ہے۔ چنانچہ حضورِ اکرمؐ کی یہ حدیث بہت مشہور ہے کہ من مات علی حب آل محمد مات شہیدا۔ یعنی جو محبتِ اہلبیت پر مرا وہ شہید مرا۔ امام محمد باقرؑ نے ابوخالد کابلی سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوخالد خدا کی قسم! ہم اہلبیتؑ کی محبت مومن کے دلوں میں اس طرح نور دیتی ہے جیسے چمکتا ہوا سورج دن کو روشنی دیتا ہے۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میں نے اللہ کی رسی کو مضبوط تھام رکھا ہے اور یہی کا ہمیں حکم ہے۔ اور وہ اللہ کی رسی محبتِ اہلبیتؑ ہے مگر محبت کا صرف زبانی دعویٰ درست نہیں ہے جب تک کہ عمل نہ ہو جیسا کہ امام ہشتمؑ نے فرمایا کہ ہمارے پاس نارِ جہنم سے آزادی کا پروانہ نہیں ہے اور ہماری شفاعت خدا کے عدل پر غالب نہیں آ سکتی۔ جو اس کا فرماں بردار ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو اس کا نافرمان ہے وہ ہمارا دشمن ہے۔ پس معلوم ہوا کہ محبت کا دعویٰ جب ہی درست ہے جب اعمال بھی ایسے ہوں جو اُن بزرگواروں کو پسند ہوں ورنہ محبتِ اہلبیت کے بھروسے پر گناہ کرتے رہنا خود اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔ (مترجم)۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قصّہ کوتاہ میری خلقت نورِ علیؑ سے ہے اور میں تیرے دل میں تیری استعداد کے مطابق رہا کہ کتنا تو نے اس محبت کے دعوے کے ساتھ ان جناب کے احکامات پر عمل کیا اور میرا تیرے ساتھ رہنا میرے اختیار کے لحاظ سے بس اتنا تھا کہ جب تو نیکیاں کرتا تھا میں تیرے ہمراہ ہوتا تھا اور جب تو معصیت کرتا تھا میں تجھ سے دُور چلا جاتا تھا۔ اسی طرح اس عالم میں بھی میں تیرے ساتھ اس وقت تک رہوں گا جب تجھے تیری نیکیوں کا اجر ملے گا۔ مگر جب معصیت پر گرفت ہوگی تو تو مجھے اپنے ہمراہ نہ پائے گا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں سورۂ آلِ عمران آیت ۱۸۲ میں فرمایا: بان اللّٰہ لیس بظلام للعبید ولٰکن کانوا انفسھم یظلمون ۰ یعنی اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا مگر یہ بندے خود اپنے نفوس پر ظلم کرتے ہیں۔

بہرحال آج تیری زندگانی دُنیا کا آخری دن اور عالمِ آخرت کا پہلا دن ہے۔ اب میں جاتا ہوں تم فی الحال آرام کرو۔ میں تو ایک امانتِ الٰہی ہوں جو تمہیں سپرد کی گئی تھی۔ میرے ذکر سے قرآن مجید بھرا پڑا ہے۔ مگر مجھے افسوس تو اس بات کا ہے کہ تم نے قرآن کو بار بار پڑھا اور آج تم مجھے پہچانتے تک نہیں۔ خدا حافظ۔

ہادی چلا گیا اور میں اکیلا رہ گیا۔ اب میں نے غور کرنا شروع کیا۔ تو یہ عقدہ کھُلا کہ حقیقت میں انسان کے لئے دنیاوی زندگی ایک خواب کی مانند ہے۔ اور موت کے بعد گویا وہ خواب سے بیدار ہوتا ہے اور اس بیداری میں اُس خواب کی تعبیر حقیقت بن کر سامنے آتی ہے بالکل

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جیسے سکندر ذوالقرنین کا قصہ ہے کہ جب وہ ظلمات پہ پہنچا تو جس نے وہاں کی ریت اُٹھائی تھی وہ جب روشنی میں پہنچا نادم ہوا اور جس نے نہیں اٹھائی وہ بھی پشیمان ہوا اور افسوس کرتا رہا۔

ہائے افسوس علیٰ ما فرطت فی جنب اللہ ٥ (سورہ زمر آیت ، ۵)۔

یعنی افسوس اس بات کا کہ میں نے اللہ کے جوار میں گناہ کئے۔ (یعنی گناہ کرتا رہا اور خدا کو حاضر و ناظر نہ جانا) لیکن اب افسوس کرنا اور نادم ہونا بیکار ہے۔ کیونکہ توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ میں اسی غم و اندوہ میں گرفتار تھا کہ مجھے کچھ نیند آ گئی۔ ابھی کچھ دیر نہ گذری تھی کہ ایک اور آفت کا سامنا ہوا۔ میں نے محسوس کیا کہ دو آدمی میرے دائیں اور بائیں بیٹھے ہیں دائیں طرف والا خوبصورت ہے جب کہ بائیں طرف والا کریہہ المنظر ہے وہ دونوں جسم کے اعضاء کو سر سے پیر تک سونگھ رہے ہیں ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی فائلیں ہیں اور سونگھ سونگھ کر ان میں کچھ لکھتے جا رہے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ کچھ چھوٹے بڑے ڈبے لائے ہیں ان میں کچھ چیزیں رکھتے جاتے ہیں اور انہیں مضبوطی سے بند کر کے سربمہر کرتے جاتے ہیں۔ بعض اعضا مثلاً دل۔ قوتِ خیال۔ قوتِ واہمہ۔ دماغ۔ آنکھیں۔ زبان اور کان وغیرہ کو بار بار سونگھتے ہیں۔ آپس میں سرگوشی کرتے ہیں اور پھر دوبارہ دسہ بارہ سونگھتے ہیں اس کے بعد لکھتے ہیں اور ان ڈبوں میں کچھ ڈال کر پھر سربمہر کر دیتے ہیں۔ میں نے اپنے جسم کو بالکل ساکت کر لیا کہ کہیں انہیں یہ پتہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہ چل جائے کہ میں بیدار ہوں۔ مگر میں وحشت زدہ بہت تھا کیونکہ میں سمجھ چکا تھا کہ وہ میرے اچھے بُرے اعمال کو پرکھ رہے ہیں انھیں ضبطِ تحریر میں لا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ خوبرو شخص میرا خیرخواہ تھا۔ کیونکہ ان کی آپس کی سرگوشیاں جو میں تھوڑی بہت سن پا رہا تھا ان سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ خوش شکل ہستی میرے بعض افعال قبیحہ کو لکھنے نہیں دیتی تھی کیونکہ میں اس عمل سے توبہ کر چکا تھا۔ بعض اوقات وہ کہتا تھا کہ اس کی اس بُرائی کا فلاں نیک عمل سے ازالہ ہو گیا۔ اور اب یہ گناہ نیکی سے بدل گیا جس طرح اکسیر خالص مٹی کو سونا بنا دیتی ہے۔ اسی وجہ سے اس خوش شکل آدمی سے مجھے کچھ گونہ محبت سی ہو گئی تھی جب وہ لکھ چکے تو میں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنے وہ تحریر کردہ دفتر لپیٹ کر میری گردن میں طوق کی طرح ڈال دیئے اور وہ سارے ڈبلے جو انھوں نے سیل بند کئے ہوئے تھے وہ ایک بڑے تھیلے میں رکھ کر وہ تھیلا میرے سر کے پاس رکھ دیا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ ایک آہنی شکنجہ لائے۔ یہ شکنجہ بڑا مضبوط تھا اور بالکل میرے جسم کے برابر تھا۔ انہوں نے مجھے اس شکنجہ میں رکھا۔ اس کے نٹ بولٹ کس کر بند کر دیا۔ اب جو انہوں نے اس کا لیور گھمایا تو وہ شکنجہ آہستہ آہستہ تنگ ہونا شروع ہوا اور آخر کار وہ اتنا تنگ ہو گیا کہ سانس لینا محال ہو گیا اور میں اس میں ایسا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

محسوس ہوا کہ کسی کو مدد کے لئے پکار بھی نہ سکتا تھا وہ اس کے پنجوں سے جلدی جلدی گھمائے جا رہے تھے یہاں تک کہ وہ شکنجہ جو میرے جسم کے برابر تھا تنگ ہو کر بالکل ایک چھوٹی دیگچی کی مانند ہو گیا۔ چھوٹا اور گرم ۔ میری ساری ہڈیاں چٹخ چٹخ کر ٹوٹ گئیں اور بلا تشبیہ میرے جسم کا تیل نکل گیا۔ یہ تیل جو مثل تارکول کے سیاہ تھا۔ انہوں نے اس سیاہ تیل کو اٹھالیا۔ مگر میں بے ہوش ہو گیا اور کچھ نہ سمجھا کہ یہ کیا ہوا۔

اب جو ہوش آیا تو میرا سر ہادی کے زانو پر تھا۔ میں نے کہا ہادی معاف کرنا۔ میرا حال اتنا خراب ہے کہ اٹھ نہیں سکتا اور اس بے ادبی کے لئے مجھے معذور و مجبور سمجھئے۔ میرے تمام اعضاء شکستہ ہو چکے ہیں اور ابھی میرے سانس کی روانی بھی بحال نہیں ہوئی میرے الفاظ بھی ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہو رہے ہیں۔ اس وقت میری آواز بالکل کمزور ہو گئی تھی اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ گویا میں ہادی سے شکوہ کر رہا تھا کہ آپ ایسے وقت کیوں موجود نہیں تھے۔ یہ پہلا فشار تھا جس سے میرا واسطہ پڑا تھا۔ ہادی مجھے تسلی و تشفی دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ جو کچھ تمہیں پیش آیا اس جہان کی منزلِ اوّل کے لوازمات سے ہے اور یہ واقعات ہر شخص کے ساتھ پیش آتے ہیں اور یہ صرف تم سے ہی مخصوص نہ تھے۔ بہرحال جو ہوا سو ہوا۔ اب امید ہے کہ تمہیں ایسے حالات سے سابقہ نہیں پڑے گا۔ دوسرے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ کہ عالمِ آخرت کے تمام خطرات تمہارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہیں لے
لیکن جو شکنجہ تم نے دیکھا جسے تم بصفت جوشن کا نام دیتے ہو یہ
انسان کے اپنے اخلاقِ بد سے تشکیل پاتا ہے۔ ممکن ہے بعض کے لئے
ہزار جوشن ہو۔ اخلاقِ بد مثلاً (۱) حرص (۲) خودپسندی (۳) حسد۔
کیونکہ پہلے نے آدمؑ کو جنت سے نکلوایا دوسرے نے شیطان کو راندۂ
درگاہِ الٰہی کر دیا۔ اور تیسرے نے قابیل کو جہنم کا کندہ بنا دیا اور

لے فشارِ قبر، عالمِ برزخ کے دیگر عذاب انسان کے ان گناہوں سے
تعلق رکھتے ہیں جن کی توبہ نہ کی گئی ہو۔ اس سے ایمان و کفر کا تعلق نہیں ہے۔
ممکن ہے کوئی مومن خالص ہو مگر چونکہ معصوم نہیں ہے اس لئے اسے گناہوں کا
خمیازہ بھگتنا ہوگا اس لئے آدمی اتنے گناہ کرے جتنا عذاب سہنے کی اس میں سکت
ہو۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ حضرت سعد بن معاذ بزرگ اصحابِ پیغمبرؐ میں سے تھے
جب ان کا انتقال ہوا تو حضورؐ بنفسِ نفیس بغیر عبا کے اور پا برہنہ ان کے جنازے
کے ہمراہ تھے۔ خود آنحضرتؐ نے انہیں قبر میں لٹایا کہ آپ کا جسمِ مبارک مٹی سے اٹ گیا
آپؐ نے سعد کے لئے دعائے خیر بھی کی اور فرمایا کہ اس کے جنازے کے ہمراہ
جبرائیل و میکائیل و دیگر فرشتے ہیں۔ مگر جب سعد کی ماں نے کہا کہ اے
سعد تو خوش نصیب ہے کہ تو خود حضورؐ کے ہاتھ سے قبر میں گیا اور آنحضرتؐ تیرے
جنازے کی مشایعت پا برہنہ فرمائی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے مادرِ سعد
چپ رہ۔ تو سعد سے فشارِ قبر کو برطرف نہیں کر سکتی کیونکہ اس کا سلوک اپنے عیال کے ساتھ
اچھا نہیں تھا اس لئے اس پر فشار ہو رہا ہے۔ العظمت للّٰہ۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ان تینوں سے ہزار ہا شاخیں پھوٹتی ہیں اور اس کی کمی و زیادتی لوگوں کے اپنے اخلاق کے فرق سے مکمل مناسبت رکھتی ہے۔ ہادی اچھی اچھی باتیں کر کے مجھے تسلی دیتا تھا۔ اور اپنا ہاتھ میرے پہلو، پشت و دیگر اعضا پر پھیرتا جاتا تھا۔ میری تکلیف اس کے ہاتھ پھیرنے سے رفع ہوتی جاتی تھی اور اس کی مہربانیوں سے مجھ میں تازہ قوت و توانائی آگئی۔

میرے اعضائے جسمانی کثافت سے پاک ہو گئے تھے اور شفاف و روشن ہو نکلے تھے۔ اب میں سمجھا کہ یہ فشار ایک طرح سے تطہیر کا عمل تھا کہ جس شخص میں اخلاقی کثافتیں ہوں اور کدورتیں اور غلاظتیں بھی اُن فشار کے ذریعہ مانند روغن سیاہ نکال دی گئیں جیسا کہ میں نے دیکھا تھا۔ اور یہی مقصود ائمہ علیہم السلام سے وارد ہوا ہے کہ شیر مادر دماغ سے خارج ہوتا ہے لیکن چونکہ دودھ کی اصل خونِ حیض ہے اور وہ سیاہ ہوتا ہے۔ اور نجاست کی اقسام میں سے ایک ہے اس لئے کوئی حیرت نہ ہونی چاہیئے اگر اس کا رنگ کثیف و سیاہ ہو۔ (جو فشار میں دودھ نکلا)

میرے سوال کے جواب میں ہادی نے مجھے بتلایا کہ یہ بڑا تھیلا تیرا بار ہے۔ اسے کھول میں بھی دیکھوں تمہارے پاس زادِ راہ کیا ہے۔ میں نے تھیلا کھولا اس میں سے تمام سیل بند ڈبے نکلے میں نے دیکھا کہ بعض پر لکھا تھا فلاں منزل کا زادِ راہ اور بعض پر لکھا تھا فلاں منزل کے خطرات و عذاب کے لئے کچھ بٹوے بھی تھے جن پر بعض منازل کی نشان دہی تھی اور لکھا تھا کہ انہیں وہاں کھولا جائے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

معلوم ہو جائیگا کہ ان میں کیا ہے۔ میں نے پھر پوچھا کہ یہ ڈبے ہیں کیا؟ جواب ملاکہ یہ تمہاری عمر کے ساعاتِ لیل ونہار ہیں جن میں تجھ سے اچھے اور بُرے اعمال وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ جب وہ اعمال تو نے انجام دیئے تو ان ڈبوں کا مُنہ سیپی کے منہ کی طرح کھُلا اور ان اعمال کو انھوں نے اپنے اندر مثل قیمتی موتی کے محفوظ کرلیا۔ اب وہی ساعات لیل ونہار ڈبوں کی شکل میں تیرے سامنے موجود ہیں۔

میں نے دریافت کیا کہ میری گردن میں یہ طوق کیسا ہے؟ جواب ملاکہ یہ تیرا نامۂ اعمال ہے۔ قیامت کے دن اسی سے تیرا حساب کتاب ہوگا۔ فی الحال یعنی عالم برزخ میں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ جیساکہ قرآن مجید میں سورۂ اسریٰ کی چودھویں آیت میں ارشاد ہوا: وکل انسان الزمناہُ طائرہٗ فی عنقہ ونخرج لہٗ یوم القیامۃ کتاباً یلقاہُ منشوراً ۰۔

اور ہم نے ہر انسان کے نامۂ اعمال کو اس کے گلے میں لٹکا رکھا ہے ہم اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے وہ پھیلا ہوا پائے گا۔

پس ہادی نے مجھ سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے پاس توشۂ آخرت بہت کم ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ اس جگہ چند جمعہ قیام کرو شاید دُنیا والے تمہارے دوست اور پس ماندگان تمہارے لئے کچھ تحفے بھیج دیں جیساکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سفر میں توشہ جتنا زیادہ ہو بہتر ہے۔ اب یہاں چلنا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوں تاکہ دنیا و دین کے بادشاہ سے تیرے لئے پروانۂ راہداری حاصل کروں کیونکہ اس سلسلے میں کوئی حکم ایک ہفتے سے جاری نہیں ہوا اور تم شب جمعہ میں اپنے اہل خانہ کو جاکر دیکھ لو شاید وہ لوگ تمہیں یاد کرکے تمہارے لئے رحمت و مغفرت طلب کر رہے ہوں۔

یہ کہہ کر ہادی رخصت ہوا اور میں اس کے انتظار میں بیٹھ گیا۔

لیکن میری جائے قیام بڑی اچھی تھی۔ کمرہ میں بہترین فرش بچھا تھا۔ جس پر خوبصورت نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ شب جمعہ آن پہنچی مگر ہادی کی کوئی خبر نہ آئی۔ ہادی کی ہدایت کے بموجب میں ایک سفید پرندہ کی شکل میں دنیا میں آیا گھر پہنچا اور ایک درخت کی شاخ پر بیٹھ کر حالات کا جائزہ لینے لگا۔[1]

---

[1] علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے حق الیقین میں لکھا ہے کہ مردوں کی ارواح کبھی ہفتہ میں کبھی مہینہ میں کبھی سال میں (اپنی منزلت کے لحاظ سے) اپنے اہل خانہ کو دیکھنے پرندوں کی شکل میں آتی ہیں اور گھر کی دیوار پر بیٹھ کر نظارہ کرتی ہیں۔ اگر وہ اچھے اعمال کرتے ہیں اور خوش و خرم ہیں تو یہ روحیں بھی خوش ہوتی ہیں۔ ورنہ افسوس کرتی ہیں دوسری روایت میں وارد ہے کہ شب جمعہ غروب آفتاب کے وقت یہ روحیں آتی ہیں اور ارواح مومنین کے ہمراہ خداوند عالم ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے اگر اس کے اہل و عیال سختی میں گرفتار ہیں تو یہ فرشتہ انھیں ان کی نگاہوں سے پوشیدہ کر دیتا ہے تاکہ مومن کو تکلیف نہ پہنچے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں نے اپنے پس ماندگان کو دیکھا مگر مجھے افسوس ہوا۔ وہ ترغم خود میرے لیے ایصال ثواب کر رہے تھے۔ اعزہ واحباب جمع تھے مجلس پا تھی اور قرآن خوانی ہو رہی تھی پلاؤ پکایا گیا تھا مگر میں نے محسوس کیا کہ یہ سب کچھ محض رسم دنیا کے طور پر انجام دیا جا رہا تھا اور اس سے صرف نمود و نمائش مقصود تھی کیونکہ پلاؤ کھانے والے سب امیر تھے انہیں کھانے کی حاجت مطلق نہیں تھی اور کسی ایک بھی مسکین یا حاجتمند کو انہوں نے مدعو نہیں کیا تھا۔ بھلا ایسے پلاؤ سے مجھے کیا فائدہ اور مدعوئین کا مقصد بھی فقط رسم کی بجا آوری تھا بلکہ اگر ان کی خدمت میں کوتاہی ہوتی تو وہ مرنے والے اور اس کے پس ماندگان کو بُرا بھلا کہتے تھے اور یہ مجلس میں گریہ بھی حسینؑ ابن علیؑ کے واسطے نہ تھا بلکہ وہ بھی اپنے لئے تھا کوئی کہتا تھا میرا سر پرست نہ رہا۔ کوئی کہتا تھا کہ اب معاش کا کیا ہوگا؟ گویا انہیں صرف اپنے آپ سے اور اپنی ذات سے مطلب تھا۔ نہ انہیں میری فکر تھی نہ اپنی عاقبت کی۔ بھلا یہ باتیں میرے کس کام کی تھیں؟ ان کی ان حرکات سے میں رنجیدہ ہوا کہ العیاذ باللہ یہ لوگ گویا خدا کی شکایت کر رہے تھے جیسے خالق و مالک نے ان پر کوئی ظلم کر دیا ہو۔ یہ لوگ فعل حکیم پر اعتراض کر رہے تھے۔ پس میں ان کی طرف سے ناامید ہو گیا اور کف افسوس ملتا ہوا قبرستان اور اپنی جائے قیام کی طرف واپس لوٹا۔ نزدیک تھا کہ میں اپنے اہل و اولاد سے بیزاری کا اظہار کرتا مگر حقیقت علم مانع آئی کہ ان لوگوں کے لئے یہی بدنصیبی کافی ہے کہ میرے وجود سے محروم ہو گئے ہیں۔ واپس آ کر سوراخ قبر سے میں اپنی قبر میں واپس آیا۔ جب منزل پر پہنچا تو دیکھا کہ ہادی آیا ہوا ہے۔ میں نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دیکھا کہ ایک قاب میں ترو تازہ سیب حجرہ کے درمیان میں رکھے ہیں۔ میں نے دریافت کیا یہ کہاں سے آئے ہیں؟ جواب ملا کہ کوئی شخص آج تیری قبر کے پاس سے گذرا تھا اور اس نے تیری قبر پر فاتحہ پڑھی۔ چونکہ یہ عمل محض خلوص پر مبنی تھا کہ اسے تجھ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس لیے اللہ نے اپنی رحمت سے اس کا نقد صلہ تیرے واسطے بھیجا ہے۔ خدا اس پر بھی اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرے۔

یہ جواب دے کر ہادی میرے حجرے کی تزئین و آرائش میں مشغول ہو گیا۔ طلائی تخت و کرسیاں بچھاتا تھا اور در دیواروں میں جھالریں لگا رہا تھا۔ چھت میں قندیلیں آویزاں کر رہا تھا۔ ان قندیلوں سے ایسی روشنی نکلتی تھی جیسے سورج چمک رہے ہوں۔

یہ دیکھ کر میں نے دریافت کیا کہ آخر کیا بات ہے تم آج میرے حجرے کی آرائش کا اہتمام بہت زیادہ کر رہے ہو جب کہ یہ میری، بقول تمہارے مستقل جائے رہائش نہیں ہے؟

اس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ امام زادے جن کی قبر کی تم نے زندگی میں زیارت کی تھی اور وہ علماء جن کا نام تم نمازِ شب میں لیتے تھے اور ان کے لئے دعائے خیر کرتے تھے انھیں یہ اطلاع ملی کہ تم سفر آخرت پر آئے ہو۔ اس لئے وہ تمہاری محبت و دوستی کا حق ادا کرنے تمہاری ملاقات کو آرہے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ یہ میری خوش قسمتی ہے۔ زہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

توفیق نہ ہے نصیب۔ یہ خبر سن کر مجھے اپنے اہل و عیال کی طرف سے جو صدمہ پہنچا تھا وہ خوشی سے بدل گیا۔[1]

میں مسلسل سوچتا تھا کہ کہاں میں گنہ گار اور کہاں یہ سعادت و خوش نصیبی!

میں نے ہادی سے کہا کہ میرا حجرہ بہت چھوٹا ہے اور یہ ان حضرات کے شان کے لائق نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا چھوٹا ہے مگر تیرے لئے جب وہ حضرات تشریف لائیں گے تو یہ ان کے حسب حیثیت بڑا ہو جائے گا۔ ناگہاں یہ حضرات تشریف لے آئے اور ہر ایک اپنے مرتبہ اور مقام کے لحاظ سے بیٹھ گیا۔ ان حضرات کے چہرے کیسے نورانی اور پُر جلال تھے۔ ان سب میں نمایاں ترین ہستیاں حضرت ابوالفضل العباسؑ اور حضرت علی اکبرؑ کی تھیں۔ یہ دونوں بزرگ ایک بہت طلائی تخت پر تشریف فرما ہوئے مگر میں نے دیکھا کہ یہ دونوں لباس جنگ پہنے ہوئے ہیں۔ خود۔ زرہ۔ تلوار وغیرہ۔

---

[1] اصول کافی میں امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ مروی ہے کہ اس دنیا کے مغرب میں ایک بہت عمدہ باغ ہے جو فرات سے سیراب ہوتا ہے اور ارواح مومنین اس میں رہتی ہیں وہ ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں۔ ایک دوسرے سے ملاقات کرتی ہیں اور صبح کے وقت اس باغ سے پرواز کرتی ہیں۔ اور ارواح کفار و تباہ کار کے لئے مشرق کی طرف ایک وادی ہے جہاں ان پر طرح طرح کے عذاب ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا طعام تلخ ہے اور پانی بدبودار۔ (شاید وادی السلام و وادی برہوت مراد ہیں)۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مجھے تعجب تھا کہ اس عالم میں بھلا اس لباس کی ان حضرات کو کیا ضرورت تھی؟ مگر رعب و جلال کے باعث بول نہ سکا!

میں اور ہادی اور دوسرے لوگ حضرت عباسؑ اور حضرت علی اکبرؑ کے سامنے باادب سروقد تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں صدر نشینوں کے جلال و جمال کے نظارہ میں محو ہو گیا اور خود کو فراموش کر دیا۔

ناگاہ حضرت عباس علیہ السلام کی آواز گونجی۔ وہ ہادی سے مخاطب تھے کیا تم نے اس شخص کے لئے میرے والد بزرگوار سے پروانۂ راہداری حاصل کر لیا؟

ہادی نے عرض کی جی ہاں اور سورۂ رحمٰن کی اس آیت کی تلاوت کی۔ یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان ٥ یعنی اے گروہ جن وانس کیا تم میں یہ طاقت ہے کہ تم زمین و آسمان کی حدود سے باہر نکل سکو؟ ہرگز نہیں نکل سکتے۔ لیکن اللہ کی عطا کردہ قوت کے ساتھ۔

پس اس آیت مبارکہ کو سماعت فرمانے کے بعد حضرت عباسؑ میری طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا سلطانِ ولایت یعنی میرے والد ماجد کا یہی تذکرہ تیری نجات کا سبب ہے۔ تجھے اپنی نجات کی خوشخبری مبارک ہو۔ میں اس کرم نوازی اور بندہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پروری کو دیکھ کر جھکا۔ زمین کو بوسہ دیا اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس ملاقات اوران بزرگوں کی شفقت کا مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ میں جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت حبیب ابن مظاہر جو میرے پہلو میں کھڑے تھے میری طرف جھکے اور سرگوشی کے انداز میں مجھ سے فرمایا کہ اس راہ میں جو مشکلات تجھے پیش آنے والی ہیں ان سے تو نے خلاصی پائی اور اب مایوس مت ہو۔ اس لئے کہ یہ دونوں حضرات اور ان کے معصوم والد تجھے فراموش نہیں کریں گے۔ اور یہ حضرات یہاں اپنے پدرانِ بزرگوار کے اشارے سے ہی آئے ہیں اس لئے کہ ان کے والد اس عالم میں یقیناً اپنے شیعوں اور محبّوں کی مدد فرماتے ہیں اور ان دونوں کا یہاں تشریف لانا فقط اس لئے تھا کہ یہ تجھے دیکھ سکیں اور تجھے اطمینان ہو جائے اور سُن حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے تجھے سلام کہلایا ہے۔ اور فرماتی ہیں کہ میں ہرگز فراموش نہیں کر سکتی۔ تیرا پیادہ پا میرے مظلوم بھائی کی زیارت کو جانا ان کی مصیبت پر آنسو بہانا اور راہ کی تکلیف یعنی بھوک پیاس کو برداشت کرنا۔

یہ سُن کر میرا حال کیا ہوا میں بیان نہیں کر سکتا۔ لب بے اختیار میری زبان سے نکلا علیک وعلیہما السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پس میں نے حبیب ابن مظاہر سے دریافت کیا کہ اس پورے مجمع میں فقط یہ میرے دو ہی آقازادے لباسِ جنگ میں کیوں ہیں؟ حالانکہ یہ میدانِ جنگ نہیں ہے۔

میرے اس سوال پر حبیب ابن مظاہر کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ کربلا کے میدان میں ان دونوں کی حسرتِ جنگ نکل نہ سکی۔ ان کا تو ارادہ تھا کہ پورے لشکر کو تہس نہس کر کے ان ملعونوں کو جہنم کی راہ دکھلاتے مگر مشیت الٰہی یہ نہ تھی کہ یہ اپنے آہنی ارادے کو منصۂ شہود پر لائیں۔ مشیت الٰہی کے سامنے یہ حضرات سپر انداختہ ہو گئے۔ مگر وہ ارادہ ان کے دل میں مثل گرہ کے رہ گیا۔ یہ وہی ارادہ ہے جس نے یہاں لباسِ جنگ کی شکل اختیار کر رکھی ہے اور یہ لباس ان حضرات کے جسم سے اس وقت الگ ہو گا جب حضرت حجۃ علیہ السلام ظہور فرمائیں گے اور خونِ حسینؑ مظلوم کا انتقام لے لیا جائے گا۔

میں نے دیکھا وہ حضرات تشریف لے گئے۔ میرا حجرہ مثل سابق چھوٹا ہو گیا اور میں اور ہادی تنہا رہ گئے۔ میں نے ہادی سے کہا کہ اب میں دوبارہ اپنے عیال کے پاس نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ میں ان لوگوں کی طرف سے مایوس ہو چکا ہوں۔ وہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اگرچہ میرے ہی نام پر کر رہے ہیں مگر میرے لئے نہیں بلکہ اس سے ان کی غرض فقط اپنی نمود و نمائش ہے سوائے اس کے کہ وہاں جا کر میرا غم واندوہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور بڑھے کوئی فائدہ نہیں ہے۔اب جو کچھ میرے پاس ہے میں اسی پر قناعت وصبر کروں گا۔اور اب جو خطرات بھی مجھے پیش آئیں گے ان دونوں بزرگواروں کے مراحم خسروانہ سے اُمید رکھتا ہوں کہ میں ان خطرات سے سلامتی کے ساتھ گذر جاؤں گا۔

ہادی نے جواب دیا کہ تجھے کسی چیز کی اب ضرورت نہیں ہے۔ پہلی تین منزلیں تیرے لئے آسان ہیں اس لئے کہ دُنیا میں پہلی منزل ولادت سے تین سال تک کی ہے جب کہ بچہ بالکل ناسمجھ ہے۔دوسری منزل تین سال سے پندرہ سال تک کی ہے کہ اس دوران انسان پر تکالیف شرعی کا اطلاق نہیں ہوتا۔تیسری منزل پندرہ سے اٹھارہ سال تک کی ہے کہ اس عمر میں گو تکلیفِ شرعی کا اطلاق ہے مگر عقل پختہ نہیں ہوتی اور لوگوں کے اعمال کے ساتھ رفتار اس کی عقل کے مطابق ہوتی ہے جیسا کہ خداوند عالم نے عقل کو خلق فرمانے کے بعد کہا کہ بلک اعاقب وبلک اثیب یعنی ثواب وعقاب کا مدار عقل پر ہوتا ہے۔ اور عالم آخرت کی پہلی منزلیں دنیاوی زندگی کی انھیں تین منزلوں کی ردلیف ہیں۔[1]

---

[1] گو اس سلسلے میں کوئی روایت نہیں ہے مگر عقل کی پختگی کے لئے ۱۸ سال کی قید ضروری نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے بعض لوگوں کی عقل پچاس اور سو سال میں بھی پختہ وبالغ نہ ہو۔اسی لحاظ سے وہاں اجر وثواب وعقاب کی رفتار ہوگی۔ واللہ اعلم۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لہٰذا ان شروع کی تین منزلوں میں تجھے کوئی خطرہ نہیں ہے۔
اور اگر بالفرض کوئی خطرہ ہو ابھی تو جلدی ہی چھٹکارا ہو جائے گا
اس لئے ان تین منازل میں میرا تیرے ساتھ رہنا ضروری نہیں ہے۔
اب میں چلتا ہوں تاکہ منزل چہارم پر تجھ سے پہلے پہنچ کر تیرا منتظر
رہوں تم کل صبح یہاں سے اپنا سامان اٹھاؤ اور اپنا توبرہ اور اعمال
کا تھیلا لے کر اس شاہ راہ پر جو قبلہ کی سمت جا رہی ہے روانہ
ہو جاؤ اور چوتھی منزل پر میرے پاس پہنچ جاؤ۔

اس ہادی نے جو یہ کہا تو میں اس سے لپٹ گیا اور اس سے کہا
کہ اے ہادی تم اچھی طرح واقف ہو کہ تمہاری جدائی مجھ پر بہت
سخت اور گراں گذرتی ہے۔ ٹھیک ہے یہ راستہ سیدھا ہے اور
وسیع اور کشادہ بھی ہے۔ اور مانا کہ اس راستے میں خطرات بھی نہیں
ہیں مگر سوچو تو کہ میں تنہا راستہ سے ناواقف اور تم میرے ساتھ
نہ ہو گے یہ وہ درد ہے جس کا کوئی درماں نہیں۔ بھلا مجھ پر کیا گذرے
گی اور پھر پیغمبر اکرم صلعم کا ارشاد گرامی بھی یہ ہے کہ (الرفیق ثم
الطریق) سفر شروع کرنے سے پہلے ہمسفر تلاش کرو۔

ہادی نے جواب دیا کہ ان تین منازل میں سوائے اس کے
اور کوئی چارہ نہیں کہ تم تنہا سفر کرو۔ کیونکہ میں دنیا میں بھی ان
منازل کے دوران تمہارے ہمراہ نہیں تھا۔ میرا وجود تمہارے
ساتھ صرف اس وقت سے ہے جب تمہاری عقل پختہ ہو چکی تھی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیونکہ میری طینت علیین سے ہے۔ اور طینتِ علیین کا کام صرف رشد وہدایت کرنا ہے ان منازل سے گانہیں جو کچھ بھی گزرے تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوگا۔ فلم نفسك ولا تلمنی۔ یعنی اگر ملامت کرنا ہے تو اپنے نفس کو کرو نہ کہ مجھے۔ پس یہ کہہ کر وہ میرے پاس سے پرواز کر گیا اور میں اکیلا رہ گیا اور ہادی کی گفتگو پر غور وفکر کرنے لگا۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ جو کچھ اس نے کہا درست تھا۔

اب نہ ہادی تھا نہ ابو تراب نہ ابو الوفا۔ اب میں تنہا تھا اور تین منازل کا طویل سفر جو مجھے طے کرنا تھا۔ سچ ہے۔

سنة الله التی لن تجد لسنة الله تبدیلا۔ یعنی یہ سنتِ الٰہی ہے اور تم سنتِ الٰہی میں تبدیلی نہیں دیکھو گے۔ دارِ دنیا اور دار البقا کے تمام واقعات و حوادث باہم متعلق ہیں ان کو بدلا نہیں جاسکتا۔ دارِ دنیا کو ہم نے سمجھ لیا۔ اور پرکھ لیا۔ بس عالم آخرت بھی اسی کے مطابق ہے اور اس میں چوں وچرا کرنا نافہمی کی دلیل ہے۔

دُوسرا باب

پہلی منزل کی طرف سفر

بہر حال میں یہ سوچ کر اُٹھا کہ ہر چہ بادا باد۔ اب چلنا چاہیئے میں نے اپنے بارِ اعمال کا تھیلا اپنی کمر پر لادا اور جس راستہ کی ہادی نے نشان دہی کی تھی اس پر چل پڑا۔ راستہ بالکل صاف تھا۔ اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بڑی پیاری ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ میں تازہ دم تھا دوسرے مجھے ہادی سے ملنے کا شوق تھا جس نے چوتھی منزل پر ملنے کا وعدہ کیا تھا اس لیے میں نیز ترک گامزن منزلِ مادُور نیست۔ کے حساب سے بڑی سرعت کے ساتھ راستہ طے کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ دوپہر ہوگئی۔ اب مجھے کچھ کچھ تھکن محسوس ہونے لگی۔ ہوا میں بھی گرمی بڑھ گئی۔ اور مجھے پیاس محسوس ہونے لگی۔ راستہ کچھ تنگ ہوگیا اور کانٹے بھی راستے میں آ گئے تھے۔ ان سے بچتا ہوا ایک پہاڑی کے دامن میں پہنچ گیا۔ آگے چڑھائی تھی میں چڑھائی پر چڑھ رہا تھا۔ اپنی تنہائی سے وحشت زدہ تھا کہ میں نے پیچھے کی طرف پلٹ کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کوئی شخص میرے پیچھے پیچھے چلا آ رہا ہے۔ میں خوش ہوا کہ چلو تنہائی دُور ہوئی کوئی سفر کا ساتھی تو ملا — یہاں تک کہ وہ میرے قریب پہنچ گیا۔

میں نے دیکھا کہ ایک شخص ہے سیاہ رُو کریہہ المنظر۔ اس کے ہونٹوں پر بجائے مسکراہٹ کے کلفت کے آثار ہیں دانت بڑے بڑے۔ اُوپر کا ہونٹ لٹکا ہوا ناک چوڑی مہیب اور بدبودار اس نے مجھے سلام کیا مگر سلام میں سے حرف لام کو حذف کر گیا اور اتنا کہا کہ السّام علیک۔ یہ طریقہ سلام مجھے شک اور شبہ میں ڈالنے کے لیے کافی تھا کیونکہ یہ طریقہ سلام دشمنی کی علامت تھا۔ اور قیافہ بھی اس بات کی شہادت دیتا تھا کہ اس نے سلام کا حرف لام

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عمداً حذف کیا تھا۔ لہٰذا میں بھی بجائے خود محتاط ہوگیا۔ اور جواب میں صرف اتنا کہا وعلیک۔

میں نے پوچھا کہاں کا قصد ہے؟ وہ بولا آپ کے ساتھ ہوں مگر میں چونکہ اس سے خوف و وحشت محسوس کر رہا تھا اسلئے میں بالکل نہیں چاہتا تھا کہ وہ میرا ہمسفر رہے۔ مگر میں نے پوچھا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میں آپ کا ہمزاد ہوں۔ مجھے جہالت کہتے ہیں۔ لقب میرا کجروی ہے۔ اور کنیت ابوالہول ہے اور میرا کام فتنہ و فساد اور گمراہی پھیلانا ہے۔ یہ تمام باتیں میری طبیعت پر بہت گراں گذریں اور میں سخت پریشان اور وحشت زدہ ہوگیا۔ میں نے دل میں سوچا کہ عجیب ہمسفر ملا ہے اس سے تو تنہا سفر کرنا ہزار درجہ بہتر تھا[1]

---

[1] روایات سے پتہ چلتا ہے کہ شیطان کے مردود ہونے کے بعد اس کی یہ التجا قبول ہوئی کہ جب بھی انسان کا کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے ساتھ ہی شیطان کا بھی ایک بچہ پیدا ہوتا ہے ساتھ ہی شیطان کا بھی ایک بچہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اس نومولود انسان کے ساتھ ہر وقت لگا رہتا ہے اسی کو ہمزاد کہتے ہیں۔ اس کا کام بہکانا ہے۔ عالم برزخ میں بھی یہ ساتھ ساتھ ہوگا۔ اگر دنیا میں انسان نے نفس کو مغلوب رکھا تو آخرت میں یہ ہمزاد مغلوب رہے گا۔ اور نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور جتنی دنیا میں معصیت کی ہوگی آخرت میں یہ ہمزاد اتنا ہی تکلیف پہنچائے گا۔ خود پیغمبرؐ نے فرمایا کہ میرا بھی ہمزاد تھا مگر اِنَّ شَیْطَانِی اَسْلَمَ بِیَدِی یعنی میرے شیطان نے میرے ہاتھ اسلام قبول کر لیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس سے میں نے دریافت کیا کہ اگر کہیں دوراہہ آجائے تو کیا تم واقف ہو کہ ہمیں کس راستے سے جانا ہوگا؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا؟ میں نے کہا میں پیاسا ہوں کہیں قریب میں پانی ملے گا؟ جواب ملا میں نہیں جانتا؟ پوچھا۔ منزل دُور ہے یا نزدیک؟

بولا میں نہیں جانتا۔

میں نے کہا۔ دانائی و عقل وجود کے ساتھ ہے تو کیوں نہیں جانتا؟

وہ بولا۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ تیری پیدائش کے وقت سے میں تیرے ساتھ لگا ہوا ہوں اور تجھ سے کبھی جدا نہیں ہوتا مگر یہ کہ توفیقِ خدا تیرے شاملِ حال ہو۔ اور تو خود مجھ سے جدا ہو جائے۔

میں نے اپنے آپ کہا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہی وہ شیطان ملعون ہے جس کے بہکانے سے میں دُنیا میں گناہ کیا کرتا تھا۔ اب یہ یہاں آن موجود ہوا۔ عجب دشمنی میں گرفتار ہوں۔ خدایا رحم فرما۔ اور وہ کم بخت دو قدم کے فاصلہ پر میرے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا۔ راستہ دشوار تھا اور چڑھائی سخت تھی۔ یہاں تک کہ میں پہاڑ کے اُوپر پہنچ گیا۔ تھکاوٹ دُور کرنے کے لئے تھوڑی دیر ستانے کے لئے بیٹھ گیا کہ وہ مجسمۂ جہالت بھی میرے پاس پہنچ گیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ معلوم ہوتا ہے بہت تھک گئے ہو اور اگر چاہو تو تمہیں چھوٹا راستہ (SHORT CUT) بتلا دوں کہ پانچ فرسخ کی راہ ایک فرسخ رہ جائے گی؟ میں نے کہا اس جہالت و نادانی کے باوجود معلوم ہوتا ہے تم معجزہ بھی دکھلا سکتے ہو۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس نے کہا ایسا نہیں ہے بلکہ تم یہاں آؤ میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔ دیکھو یہ راہ جس پر تم جا رہے ہو یہ حالانکہ روشن صاف ہے مگر کمان کی طرح مڑی ہوئی ہے اور اس کا طول پانچ فرسخ سے کم نہیں ہے۔ اور اس کمان کا وتر جو اس کمان نما راستے کے دونوں سروں کو ملاتا ہے ایک فرسخ سے زیادہ نہیں ہے۔ اور جیومیٹری کی رُو سے قوس اگرچہ کتنی ہی چھوٹی ہو یا نصف دائرہ سے بڑی ہو۔ وہ بہرحال وتر سے بڑی ہوتی ہے اور اگر ہم اس معروف شاہراہ کو چھوڑ کر اس وتر پر ہولیں تو یہ یقیناً یہ راستہ چھوٹا اور SHORT CUT ہے یہ چھوٹا راستہ ایک فرسخ سے زیادہ نہیں ہے جب کہ قوس والا شاہ راہ کا راستہ پانچ فرسخ سے کم نہیں ہے اور عقلمند وہ ہے جو طویل راستے کے بجائے کم فاصلہ طے کرے۔

میں نے کہا بے وقوف شاہ راہ ہمیشہ مسافروں کے کثرت سے آنے جانے سے بنتی ہے کیا وہ لوگ جو اس شاہ راہ سے گذرے عقل سے عاری تھے کہ انہوں نے یہ طویل راستہ اختیار کیا۔ جب کہ عقلمندوں کا یہ قول ہے کہ ہمیشہ اس راستہ پر سفر کرو جس پر زیادہ مسافر سفر کرتے ہیں (راہ ہمیں رو کہ رہ رواں رفتہ اند)۔

اس نے کہا تو عجب بے شعور آدمی ہے۔ شاعروں اور یاوہ گویوں کو تو عقلمند سمجھ بیٹھا ہے اور خود بھی انہیں کی پیروی کرنا چاہتا ہے حالانکہ جو راستہ میں نے بتلایا ہے وہ ظاہر بظاہر چھوٹا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پھر جو لوگ اس راستہ پر گئے ہیں ممکن ہے ان کے پاس زادِ راہ بہت ہو۔ ممکن ہے ان کے پاس سواری کا بھی انتظام ہو۔ اور درّہ جو ذرا کے شروع میں ہے وہ اس سے گذرنا نہ چاہتے ہوں۔ یا ممکن ہے ان کی سواری اس میں سے ذ گذر سکی ہو۔ اور ذرہ ہے ہم اور تم تو ہمیں کس مصیبت نے مارا ہے کہ اس مختصر اور مفید راستہ کو استعمال نہ کریں۔

مجھ سے غلطی یہ ہوئی کہ میں اس کے کہنے میں آگیا اور اسے اپنا خیر خواہ سمجھ بیٹھا اور اصل راہ کو چھوڑ کر اس تنگ درّہ کی راہ سے چل پڑا۔ مگر وہ راستہ قطعاً ہموار نہ تھا۔ گہرے گہرے گڑھے تھے جن میں ہر طرح کے خس و خاشاک تھے سارا راستہ کانٹوں سے پُر تھا۔ طرح طرح کے سانپ بچھو اس راستہ پر موجود تھے ایک گہری کھائی عبور نہ ہوتی تھی کہ دوسری سامنے موجود ہوتی تھی۔ ہوا سخت گرم تھی۔ پیاس کے مارے میری زبان باہر نکل آئی تھی میرے پیر زخمی ہو گئے تھے۔ دل خوف سے لرز رہا تھا یا اللہ کس مصیبت میں پھنس گیا۔ اُدھر وہ میرا ہمزاد میری حالت دیکھ رہا تھا۔ اور قہقہے لگا رہا تھا۔ مذاق اُڑا رہا تھا۔ طویل عرصے تک چلتا رہا۔ اور دس سے زیادہ فرسخ کا راستہ طے کر کے کہیں شاہراہ پر پہنچا۔ ہر ہر قدم پر ہزاروں بلاؤں سے واسطہ پڑا۔ تھک کر چُور ہو گیا۔ اور اس جہالت یعنی ہمزاد سے مجھے کامل نفرت پیدا ہو گئی۔ اس سے میں نے کہا کاش تیرے اور میرے درمیان بعد المشرقین ہوتا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مگر وہ آکر مجھ سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔ میں کچھ دیر ستانے کے لئے بیٹھ گیا۔ وہ کھڑا رہا۔ آخر کار میں اُٹھا اور پھر روانہ ہوا۔ وہ بھی میرے پیچھے پیچھے چلا آیا۔ میں نے دیکھا کہ سڑک سے کوئی چوتھائی فرسخ کے فاصلے پر ایک سبزہ زار ہے۔ اس موقع پر ہمزاد یا جہالت نے پھر مجھ پر اپنا وار کیا۔ دوڑا دوڑا میرے پاس آیا اور کہا دیکھو وہاں سبزہ زار ہے یقیناً پانی بھی ہو گا۔ تم پیاسے بہت ہو چلو چل کر دیکھتے ہیں پانی پی کر پھر آگے چلیں گے۔ دل تو چاہا کہ اس کی کوئی بات نہ سنوں۔ مگر چونکہ پیاس شدت کی لگی ہوئی تھی تھکا ہوا بھی بہت تھا اور میں بھی جانتا تھا کہ باغ و سبزہ بغیر پانی کے نہیں اُگا کرتا اس لئے میں پھر اس کی باتوں میں آ گیا اور ہم دونوں اس سبزہ زار میں پہنچ گئے۔ مگر دیکھا کہ وہاں پانی نام کو بھی نہ تھا۔ زمین بالکل سنگلاخ و چٹیل تھی وہاں پہنچنے کا راستہ بھی بڑا ناہموار اور تکلیف دہ تھا۔ اور اس سنگلاخ میدان میں کالے کالے بڑے بڑے سانپ لوٹ رہے تھے۔ وہ سبزہ خودرو جنگلی جھاڑیوں کا تھا جنہیں پانی کی مطلق ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ ہر موسم میں ہر جگہ اُگ آتی ہیں۔ بہر حال وہاں سے مایوس ہو کر واپس لوٹا اور بعد خرابی بسیار سڑک پر پہنچ گیا۔ اب ہم ایک ہموار زمین پر پہنچے جہاں بڑے بڑے تربوزوں کا کھیت تھا اور پورا کھیت تربوزوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہمزاد (جہالت) نے فوراً ان میں سے ایک تربوز توڑ لیا اور کھانے لگا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور مجھ سے کہا کہ تم بھی کھاؤ۔ تربوز کھاکر تمہاری پیاس بجھ جائے گی۔
میں نے کہا یہ پرایا مال ہے اور اس کے مالک کی اجازت کے بغیر اس کا
کھانا ٹھیک نہیں ہے۔

وہ اسی طرح کھانے میں مشغول تھا۔ تربوز کا پانی اس کی داڑھی
اور سینہ پر بہہ رہا تھا۔ میری بات سُن کر اس نے سر کو جنبش دی۔
اور کہا جناب آپ بڑے پارسا بن رہے ہیں۔ سُنیں اوّل تو احتمال
یہ ہے کہ یہ غالباً خودرَو ہیں اور کسی کی ملکیت نہیں ہیں اور اگر بالفرض
یہ کسی کی ملکیت بھی ہیں تو ہم لوگ مسافر ہیں اور شارع مقدس نے
ان کھیتوں پر جو سرِ راہ پڑتے ہیں مسافروں کا حق بقدرِ ضرورت
رکھا ہے۔ دوسرے پیاس کی وجہ سے تم ہلاکت کے قریب پہنچ چکے ہو۔
ایسی حالت میں تو مُردار بھی حلال ہو جاتا ہے۔ جیساکہ سورۂ بقرہ
کی آیت نمبر ۱۷۳ میں ہے:- فمن اضطر غیر باغ ولا عاد
فلا اثم علیہ ان اللہ غفور رحیم۔ اور تیسرے یہ کہ
یہ دار تکلیف یعنی دنیا نہیں ہے بلکہ عالمِ برزخ ہے اور احکام
شریعت کا تعلق دنیا کی زندگی سے ہے۔ تم مذہبی لوگ بھی عجیب ہو۔
بعض اوقات ایسے حکم لگاتے ہو جو اللہ کی طرف سے نازل نہیں ہوئے۔

مجھ احمق پر پھر اس کا وار چل گیا۔ سوچا کہ شیطان ہونے
کے باوجود کم بخت کیسی دلیلیں دیتا ہے۔ بہرحال میں نے ان میں
سے ایک تربوز توڑ لیا اب جو چکھا تو کڑوا زہر تھا۔ اتنا تلخ کہ میرا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

منہ اور حلق بھی زخمی سے ہو گئے۔ میں نے وہ پھینک دیا اور اس سے کہا معلوم ہوتا ہے یہ شیطانی تربوز ہیں بلکہ جہالت اور ابوجہل کے تربوز ہیں۔ اس نے کہا نہیں ایسا تو نہیں ہے۔ ممکن ہے یہ تمہارا والا کڑوا نکلا ہو۔ میں نے دوسرا توڑا وہ بھی کڑوا زہر تھا تیسرا بھی ایسا ہی تھا۔ وہ مسلسل کھائے جا رہا تھا اور کہتا جاتا تھا بڑے میٹھے تربوز ہیں۔ میں نے بڑھ کر اس سے ایک قاش لی چکھی تو وہ بھی سانپ کے زہر کی طرح کڑوی تھی۔ میں نے وہ قاش پھینک دی اور اس سے کہا تیرا خانہ خراب ہو تو اسے کیوں کر کھا رہا ہے اور کہتا ہے کہ میٹھے ہیں۔ حالانکہ سانپ کا زہر بھی شاید اس سے زیادہ کڑوا نہ ہو۔ اب وہ بولا کہ میرے مذاق کے مطابق تو واقعی یہ بہت میٹھے ہیں کیونکہ میں جہالت ہوں اور یہ تربوز ابوجہل ہے۔ اور یہ مجھ سے مناسبت رکھتے ہیں۔ جو چیز میرے لئے اچھی ہے تمہارے لئے بری ہے کیونکہ میں شیطان ہوں اور تم انسان ہو اور یہ تربوز میری طبیعت کے مطابق ہیں تمہاری طبیعت کے مطابق نہیں ہیں[1]

---

[1] علم فلسفہ میں اس سلسلے میں طویل مباحث ہیں جن کا لب لباب یہ ہے کہ چیزوں کی اچھائی یا برائی انسان کی طبیعت کے مطابق ہوتی ہے یعنی برے لوگ برے کام اور معصیت کو بھی برا نہیں سمجھتے بلکہ ان کو ایسے کاموں سے راحت و سکون ملتا ہے۔ جب کہ اچھے لوگ برے کاموں کو ہمیشہ وبال سمجھتے ہیں۔ بلکہ جو لوگ مال حلال کھانے کے عادی ہیں لقمۂ حرام انہیں بیمار کر دیتا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ناگہاں ایک خوفناک کُتّے نے ہم پر حملہ کر دیا۔ اور ایک شخص ہاتھ میں لکڑی لیے گالیاں اور فحش بکتا کُتّے کے پیچھے آرہا تھا تاکہ وہ ہمیں مارے۔ ہمزاد شیطان (سیاھک ؎) ایک ہی جست میں سڑک پر پہنچ گیا۔ میں نے بہت بھاگنا چاہا مگر نہ بھاگ سکا اور کُتّے نے مجھے آلیا اور میں اس آفت ناگہانی سے خوف کھا کر زمین پر گر پڑا۔ یہاں تک کہ کُتّے کا مالک آن پہنچا اور اس نے اس لکڑی سے جو اس کے ہاتھ میں تھی میری مرمت کرنا شروع کی ہر چند میں دہائی دیتا تھا فریاد کرتا تھا مگر وہ میری ایک نہ سنتا تھا۔ میں نے لاکھ کہا میں نے تمہارا تربوز نہیں کھایا اس نے کہا اس سے کیا فرق پڑتا ہے، غیر کے مال کو کھانا اور اسے برباد کر کے زمین پر پھینک دینا دونوں یکساں ہیں۔ بڑی مشکل سے جب وہ میری اس لکڑی سے اچھی طرح دُھنائی کر چکا تو میں نے اس سے رہائی پائی اور گرتا پڑتا سڑک پر آگیا۔ مگر میں زخموں سے چُور تھا۔ مار کھانے کی وجہ سے جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔ پیاس کی شدت تھی اور تھکان بے انتہا۔ میں ہادی کے فراق میں نالہ و فریاد کرتا تھا کہ اے ہادی تو اس مصیبت میں مجھے تنہا چھوڑ کر کہاں چلا گیا۔؟

؎ مؤلف رحمتہ اللہ علیہ نے اس مقام سے ہمزاد یا جہالت کے لیے "سیاھک" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ لفظ بڑا بلیغ اور پُر معنی ہے۔ اور ہمزاد کے لئے مناسب ترین لفظ ہے۔ اس لئے میں ترجمے میں اسی لفظ کو بلا ترجمہ استعمال کروں گا۔ (مترجم)۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سیاحک اپنی کامیابی پر خوش تھا - مجھے اس مصیبت میں گرفتار
دیکھ کر دُور بیٹھا ہوا قہقہے لگا رہا تھا اور کہتا تھا کہ ہاں اور ہادی کو
یاد کر۔ وہ یہاں تیرے کیا کام آسکتا ہے؟ کیونکہ دنیا میں تم نے آخرت
کے ان مصائب کے بیجوں کو میرے باغ میں کاشت کیا تھا اب ان کا مزہ چکھو۔
"ان الدنیا مزرعة الآخرة والآخرة یوم الحصاد" یعنی
دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اور آخرت اسی فصل کے کاٹنے کا دن ہے۔
تو عالم بنتا ہے اور تیری قرآن پر نظر نہیں تھی وہاں صاف لکھا ہے ومن
یعمل مثقال ذرة شرا یرہ ۔ یعنی جس نے ذرّہ برابر بُرائی کی ہو گی تو
وہ آخرت میں اس بُرائی کو موجود پائے گا۔ اور دیکھے گا۔ بھلا قرآن کریم
کی روشن اور قوی حجتوں اور دلیلوں کے مقابلے میں ہادی تیری
مدد کرسکتا ہے؟ چلو ٹھیک ہے وہ منازل بھی آیا ہی چاہتی ہیں
جہاں ہادی بھی تیرے ساتھ ہوگا۔ مگر میں بھی ساتھ ہوں۔ تم ایسی
بلاؤں میں گرفتار ہو گے کہ ہادی دم بھی نہ مار سکے گا۔ کیا ہادی نے
تجھ سے نہیں کہا تھا کہ جب تم گناہ کرتے تھے تو وہ تمہارا ساتھ چھوڑ کر
بھاگ جاتا تھا۔ البتہ وہ پھر تمہارے پاس آجاتا تھا جب تم
توبہ کر لیتے تھے۔ کیا تمہیں اپنے پیغمبرؐ کا جن کا تم کلمہ پڑھتے
ہو یہ ارشاد بھی یاد نہ رہا کہ لا یزنی المومن و ھو مومن
یعنی مومن جب کہ وہ واقعی مومن ہے زنا نہیں کرتا[1] پھر بتلا وجب

---

[1] احادیث معصومینؑ سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں میں (باقی حاشیہ برصفحہ آئندہ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ان مواقع پر ہادی تمہارے ساتھ ہوتا ہی نہیں تھا تو وہ تمہاری مدد کیوں کر کر سکتا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ ملعون عجب بلائے بے درماں ہے۔ کمبخت با اطلاع ہے کہ اسے ایک ایک بات کا پتہ۔ میں نے ہادی ہادی کی رٹ لگانا بھی چھوڑ دی۔ اپنا توبرہ کھولا اور ایک سیب نکالا اسے کھایا اس سے پیاس بھی بجھ گئی۔ زخم بھی ٹھیک ہوگئے۔ اس لئے میں اٹھا اور پھر آگے چل پڑا۔

میں ایک دوراہے پر پہنچا۔ ایک راستہ تو ایک پُرفضا اور نورانی شہر کو جاتا تھا اور دوسرا ایک خرابہ کی طرف پہنچاتا تھا۔ ایک شخص جو اس دوراہے پر کھڑا ڈیوٹی دے رہا تھا اس سے میں نے کہا۔

بھائی اگر ممکن ہو سکے تو یہ کمبخت سیاہ کہ جو میرے پیچھے آرہا ہے اسے یہیں روک لے۔ آج اس نے مجھے بڑی تکلیفیں دی ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ جس طرح انسان کا سایہ اس کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ یہ بھی تیرے ساتھ سایہ کی طرح رہے گا۔ لیکن یہ آج رات تیرے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) روح ایمان منتقل نہیں ہوتی۔ گناہ و معصیت کے وقت روح ایمان سلب ہو جاتی ہے اور جب آدمی توبہ کر لیتا ہے تو یہ روح دوبارہ آجاتی ہے۔ کیونکہ روح ایمان الٰہی و ملکوتی ہے لہٰذا جب مومن جھوٹ غنا۔ زنا اور دوسرے اعمالِ بد کا مرتکب ہوتا ہے تو روح ایمانی اسکے ساتھ نہیں ہوتی لہٰذا جہل کی تاریکی میں وہ معصیت میں گرفتار ہوتا ہے۔ خدا سب کو توبہ کی توفیق عنایت کرے۔ آمین۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ساتھ نہ رہ سکے گا۔ کیونکہ یہ اس نورانی و معمور شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ بسیا ھک اس خرابہ میں قیام کریں گے جو تمہارے بائیں ہاتھ کی طرف ہے۔ اور اس کے بعد جب تمہارا سفر دوبارہ شروع ہو گا تو یہ پھر تمہارے ساتھ لگ جائے گا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ آئندہ یہ تمہیں کچھ کم اذیت پہنچائے۔

میں اس شہر معمورہ میں داخل ہو گیا۔ یہی پہلی منزل تھی۔ وہاں عالیشان عمارتیں تھیں۔ نہریں جاری تھیں۔ سبزہ زار تھے۔ درخت پھلوں سے لدے ہوئے تھے۔ خوبصورت خدام تھے جن کی شیریں بیانی کچھ نہ پوچھو۔ طیب و طاہر لوازمات خوراک۔ طرح طرح کے خوشگوار شربت موجود تھے۔ طبیعت خوش ہو گئی۔ اور میں جو اذیت ناک بیابانوں کو طے کر کے آرہا تھا سیا ھک کی شرارتوں کی وجہ سے جو مجھے ایذائیں پہنچی تھیں وہ کلفتیں دُور ہو گئیں اور راہ کے ہولناک بیابانوں کے مقابلے میں مجھے یہ جگہ بہشت عنبر سرشت معلوم ہوئی اور اگر یاد ی سے ملنے کا شوق نہ ہوتا تو میں یہاں سے کبھی باہر نہ جاتا۔

اس مقام پر مجھے اپنے چند شاگرد ملے جو مجھ سے پہلے فوت ہو چکے تھے۔ رات کو ہم لوگوں نے آرام کیا۔ صبح ہوئی۔ شہر کی فضاؤں میں نارنگیوں کی خوشبو رچی بسی تھی۔ ہم لوگ چہل قدمی کرنے لگے اور ایک دوسرے کا حال احوال دریافت کر رہے تھے اور جو کچھ گذری سب ایک دوسرے کو سنا رہے تھے اس لئے کہ عالم آخرت میں ایسی ہی منزلوں میں لوگ ایک دوسرے کی خیریت وخیر و عافیت دریافت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرتے ہیں ورنہ سفر و حرکت کے دوران کسی کو کہاں ہوش ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے لکل امرئ یومئذ شان یغنیہ یعنی قیامت کے دن تو ہر ایک کو ایک دوسرے سے لاتعلق اور بے پرواہ دیکھے گا۔ ہم لوگ شکر ادا کرتے تھے کہ ان سیاھکوں سے جان چھوٹی۔

قصہ کوتاہ اس شہر میں ہمیں ہر طرح کی نعمت میسر تھی۔ خوشگوار آب وہوا۔ خوبصورت وخوب سیرت لوگ۔ طرح طرح کے لوازمات کھانے اور پینے کے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہ قبیح صورت سیاھک ساتھ نہ تھے۔ پروردگار تیرا شکر کہ تو نے دنیا کے معمولی اعمال خیر کے بدلے ان نعمتوں سے ہمیں نوازا ہے۔ والمثل ھٰذا فلیعمل العاملون (سورہ صافات آیت ۶۱) یعنی ان نعمتوں کے لئے چاہیئے کہ آدمی کوشش کرے (تاکہ اس روز حسرت وندامت نہ ہو)۔

تیسرا باب

(دوسری منزل کی طرف کوچ)

اب گھنٹی بجنے لگی اور اس میں سے حیّ علیٰ خیر العمل کی آواز آتی تھی۔ یہ اس بات کا اعلان تھا کہ اگلی منزل کی طرف کوچ کرو۔ وہ ہم نے اپنے اپنے توبرے اور لپشتاز اٹھائے۔ سامان کمر پر لادا اور روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم سب ایک دوراہے پر پہنچ گئے۔ دور سے ہمیں سیاھک

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لوگ نظر آئے جو سیاہ دھوئیں کی مانند ہماری طرف بڑھے چلے آتے تھے۔
میں نے وہاں کے ڈیوٹی آفیسر سے دریافت کیا کہ کیا کوئی ایسی ترکیب ہے کہ یہ سیاہک صاحبان ہمارے ساتھ نہ آسکیں؟ اس نے کہا یہ تمہارے نفوس حیوانیہ مثلاً ظلم۔ تکبر۔ شہوت وغضب وغیرہ کی صورتیں ہیں۔ تم لوگوں سے جدا ہونا ممکن نہیں ہے لیکن یہ لوگ مختلف قسم کے ہیں مثلاً خالص سیاہ کالے بھوت۔ یا سیاہ و سفید یا بالکل سفید۔ اور اسی لحاظ سے ان کے نام بھی مختلف ہیں مثلاً امارہ۔ لوامہ مطمئنہ وغیرہ۔ اگر تم میں سے کسی کا ساتھی سفید و مطمئنہ ہے تو وہ اس کے لئے بہت مفید اور کارآمد ہے۔ بلکہ کبھی کبھی تو ملائکہ سے بھی بہتر قرار پاتا ہے اور مطمئنہ دراصل ایک نعمت ہے جو خداوندعالم نے تمہیں دی تھی۔ مگر تم نے اس نعمت کا کفران کیا اور مطمئنہ کو تم نے اپنی بداعمالیوں سے نقمت اور بدبختی کی صورت دے دی۔ تم نے جہان مادی میں جو کچھ کیا ہے اور جو کچھ بویا ہے یہاں اسے کاٹنا پڑے گا۔ اس کھیتی کا کاشت کرنا تمہارے اختیار میں تھا۔ گندم از گندم بروید جوز جو۔ تم چنے کی فصل کاشت کر کے گندم حاصل نہیں کر سکتے۔
ءانتم تزرعونہ ام نحن الزارعون (سورہ واقعہ آیت ۶۴)۔
یعنی دانہ کو تم اگاتے ہو یا ہم۔ کہ ہم خداوند عالم ہیں۔
اتنی ہی گفتگو ہوئی تھی کہ سیاہک صاحبان آپہنچے۔ اور ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے سیاہک کو ساتھ لئے منزل کی طرف روانہ ہوا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مگراب ہم باہم متفرق ہوگئے۔ ہم میں سے کچھ تو اپنے اپنے سیا ہکوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے۔ بعض لوگ میرے پہلو بہ پہلو چل رہے تھے اور میں اپنے سیاہک کے ساتھ چلا جاتا تھا کہ ایک پہاڑی کے دامن میں پہنچ گئے۔ راستہ بہت تنگ اور سنگلاخ تھا اور پہاڑی کے ایک طرف ایک بہت بڑا گہرا درّہ تھا مگر یہ درّہ بڑا ناہموار تھا۔ میرے جی میں آیا کہ میں پہاڑی کے اوپر جاؤں کیونکہ نیچے جو درّہ تھا اس کی ہوا بڑی گرم تھی اور دم گھٹا جاتا تھا۔ ناگاہ میرا سیاہک میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ کا خیال نہایت مناسب ہے۔ اس لئے کہ درّہ کی تہہ میں نہ صرف یہ کہ حبس ہے بلکہ وہاں طرح طرح کے درندے اور موذی جانور بھی ہیں جو آپ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ پہاڑ کی چوٹی پر چونکہ آپ بلندی پر ہوں گے اس لئے اطراف کا نظارہ بھی کرتے چلیے گا۔ چونکہ دنیا میں بھی میں عموماً لوگوں پر اپنی برتری جتلانے کے لئے بلند آواز سے بولتا تھا۔ اور ویسے بھی بلند مراتب حاصل کرنے کا شوق تھا اس لئے میں پہاڑ کی بلندی کی طرف چلا۔ مگر اوپر جانے کے لئے راستہ نہیں تھا۔ اس لئے میں پہاڑ کے پہلو میں چل رہا تھا۔ مگر راستہ وہاں بھی ہموار نہیں تھا۔

دو تین دفعہ تو ایسا ہوا کہ میرے پیر کے نیچے کی مٹی سرک گئی۔ ایک آدھ مرتبہ میں نے ٹھوکر کھائی اور قریب تھا کہ میں درّہ میں گر پڑوں۔ اس لئے میں نے نزدیک کی خاردار جھاڑیاں پکڑلیں اور درّہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں گرنے سے محفوظ رہا۔ مگر میرے ہاتھ اور پہلو اور پیر زخمی ہو گئے۔ ایک دفعہ جو گرا تو میری ناک ایک پتھر سے ٹکرائی۔ ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اور خون جاری ہو گیا۔ میں نے اپنے سیاہک سے کہا کہ پہاڑ کے اوپر جانے میں تو بڑی تکالیف برداشت کرنا پڑ رہی ہیں اس سے تو اگر دَرّہ میں سے ہو کر گذرتا تو بہتر تھا۔ وہ ملعون میری حالت دیکھ کر ہنسا اور بولا من استکبر وضعه الله ومن استعلا ارغم الله انفه۔ یعنی جو شخص دنیا میں تکبّر کرتا ہے اللہ اس کی کمر توڑ دیتا ہے اور جو بلندی چاہتا ہے اللہ اس کو اور اس کے دماغ کی بڑائی کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ تعجب ہے تم نے یہ سب باتیں پڑھیں مگر ان پر عمل کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔ ذق انك انت العزيز الكريم۔ (سورۂ دخان آیت ۴۹) یعنی اب تم اپنے کیے کی سزا بھگتو۔ وہ کہتا رہا اور میں چلتا رہا۔ راہ میں جتنی بھی سختیاں آئیں میں نے برداشت کیں اور آخر اس پہاڑ کے دامن سے کہ جہاں واضح راستہ نہ تھا میں بعد خرابی بسیار باہر آ گیا۔

لہ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ جو شخص دُنیا میں تکبّر کرتا ہے۔ اللہ آخرت میں اس کے غرور کو خاک میں ملا دیتا ہے اور اس کے مقدر میں پتھر رہ جاتے ہیں لہ تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ ابوجہل ہمیشہ کہتا تھا کہ انا عزیز الکریم۔ قیامت میں اس سے اور اس جیسے دوسروں سے خطاب ہو گا کہ اے عزیز الکریم عذاب کا مزہ چکھو۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

درآں حالیکہ میرا سارا بدن زخمی تھا اور طبیعت مکدر تھی۔
اب جو پلٹ کر دیکھا تو وہ لوگ جو میرے پیچھے اور ساتھ ساتھ چل رہے تھے ان کے پیر پھسلے اُدھ وادہ کی گہرائیوں میں گر گئے۔ ان کے رونے اور فریاد کی آوازیں آرہی تھیں اور ان کے سیاہک ان کے پاس بیٹھے ہوئے ان پر قہقہے لگا رہے تھے۔
قصہ مختصر بڑی مشکلات کے بعد ہم ہموار راستہ پر آ گئے۔ وہاں ایسی کوئی پریشانی اور سختی نہ تھی سوائے اس کے کہ تھکاوٹ بہت زیادہ ہو گئی تھی اور جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔ زخم درد کر رہے تھے اور پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ میرے سیاہک نے دو ایک مرتبہ کوشش کی کہ وہ مجھے بہلا پھسلا کر پھر کسی جال میں پھانس دے مگر میں نے اس کی بات پر دھیان نہیں دیا حالانکہ بعض اوقات اس کی بات ماننے کو دل تو چاہتا تھا مگر میں نے جی کڑا کر لیا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ میں اس کی بات مانتا ہی نہیں ہوں تو وہ پیچھے رہ گیا۔ چلتے چلتے میں ایک باغ میں پہنچا۔ راستہ بھی باغ کے عین وسط میں سے گذرتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک حوض ہے اس کے کنارے چند لوگ بیٹھے ہیں اور ان کے پاس طرح طرح کے میوہ ہائے خوش رنگ رکھے ہیں۔ جب انھوں نے مجھے دیکھا تو میرے احترام میں کھڑے ہو گئے اور مجھ سے فرمائش کی کہ میں بیٹھوں اور ان کے ساتھ کچھ میوہ کھاؤں میں نے دریافت کیا کہ آپ کون صاحبان ہیں اور یہ پھل کیسے ہیں؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جواب ملا کر جب ہمیں موت آئی تو ہم روزہ دار تھے اور یہ افطار کیا ہے۔ جو خدائے رحمٰن و رحیم نے ہمیں بھیجی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ افطاری تم بھی کھا سکتے ہو مانا کہ تم دنیا سے آتے وقت روزہ دار نہیں تھے۔ مگر تم نے روزہ داروں کا روزہ افطار کرایا ہے اس لئے تمہارے لئے اس افطاری کا کھانا روا اور جائز ہے۔ پس میں بیٹھ گیا اور ان لوگوں کے ساتھ تھوڑا سا کھایا۔ پیاس بھی بجھ گئی اور درد و رنج بھی جاتا رہا۔

اب ان حضرات نے مجھ سے میرے سفر کے حالات دریافت کئے۔ میں نے کہا الحمد للہ جو گزرنا تھا گزر گیا۔ اور تمام رنج اور کلفتیں آپ حضرات کو دیکھ کر دور ہو گئیں۔ مگر میرے ساتھی پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور ان کے سیاھوں نے انہیں پکڑ رکھا ہے جال میں پھانسنے کی کوشش تو میرے لئے بہت کی تھی مگر میں اس کی باتوں میں نہیں آیا۔ اور اب وہ مجھ سے پیچھے رہ گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب وہ مجھ تک نہ پہنچ سکے گا۔

وہ ہنسے اور بولے کہ ایسا نہیں ہے۔ اس باغ میں تو وہ صرف اپنا مکر و فریب و جھوٹ ہی کا حربہ ہم پر استعمال کر سکتے ہیں مگر ہم آگے روانہ ہوں گے تو وہ کسی مختصر راستہ سے ضرور ہم تک پہنچ جائیں گے۔ اور ہمیں تباہ کرنے کے لئے ہم سے باقاعدہ جنگ کریں گے۔ میں نے کہا ہمارے پاس اسلحہ تو ہے نہیں پھر ہم ان سے کیسے جیتیں گے؟ انہوں نے کہا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کہ اگر دنیا میں نفس کو مار کر اسلحہ تیار کر لیا ہوگا تو ان منازل میں وہ اسلحہ
ہمارے پاس انشاء اللہ پہنچ جائے گا۔ جیسا کہ قرآن مجید کی سورہ انفال
آیت نمبر ۶۰ میں ارشاد رب العزت ہے کہ واعدوا لھم ما استطعتم
من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم ٥
یعنی دشمنوں کے لئے جو کچھ تمہارے بس و امکان میں ہے مثلاً طاقت۔
گھوڑے اور ہتھیار اور اسباب مہیا کرو۔ تاکہ ان اسباب کی وجہ
سے اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن خوفزدہ ہو جائیں۔

میں نے کہا اس آیت سے میں نے ہمیشہ اسباب جہاد مہیا کرنا مراد
لیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن اس کے احکامات و قوانین ہر عالم کے لئے ہیں۔
صرف دنیا پر موقوف نہیں ہو جاتے اور اگر ایسا ہوتا تو قرآن ناقص رہ
جاتا کیونکہ قرآن خاتم الکتب سماوی ہے اور اسے لانے والے خاتم الانبیاءؐ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

چوتھا باب

(تیسری منزل کی طرف روانگی)

ہم لوگ اٹھے اور آگے بڑھے۔ راستہ بڑا اچھا اور ہموار تھا۔
دو رویہ پھل دار و سرسبز درخت لگے تھے۔ اور راستے کے ساتھ
ساتھ ٹھنڈے اور میٹھے پانی کی نہر جاری تھی۔ خوشگوار ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی کہ اس سے دل و دماغ معطر ہوتے جاتے تھے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گویا جمالِ خداوندی تھا جس کی تجلی ہم دیکھ رہے تھے۔

اس راستہ میں کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی۔ پورا راستہ یوں گذرا کہ سفر اور تکانِ سفر کا احساس ہی نہیں ہوا۔ اب ایک منزل پر پہنچ گئے۔ یہی گویا تیسری منزل تھی۔ ہم میں سے ہر ایک کے لئے ایک الگ محل تھا۔ جس کی اینٹیں سونے چاندی کی تھیں۔ ہم نے اپنے اپنے محل میں قیام کیا۔

ان مکانوں میں سے ہر ایک میں جو اسباب تھا وہ ہر حیثیت میں مکمل تھا۔ کسی چیز کی کمی نہیں تھی۔ برتنوں کی خوبصورتی۔ فرش و فروش کی آرائش۔ دیواروں کی زیبائش ایسی تھی کہ آنکھیں خیرہ ہو جاتی تھیں اور عقل حیران تھی۔ ہمارے اطراف میں جو خدمت گار تھے وہ انتہائی خوبصورت، خوب سیرت، خوش اخلاق و خوش گفتار تھے۔ بہترین صاف شفاف لباس پہنے تھے۔ وہ انتظام و انصرام و خدمت میں دوڑے دوڑے پھرتے تھے گویا سورہ واقعہ آیت ۱۷ کی تصویر تھی۔ ویطوف علیھم ولدان المخلدون اذا رأیتھم حسبتھم لولو منثورا واذا رأیت ثم رأیت نعیما وملکا کبیرا۔ یعنی ان کے اطراف میں خوبصورت خدمت گزار لڑکے چکر لگاتے ہوں گے۔ گویا وہ بکھرے ہوئے موتی ہیں اور تم دیکھو گے ان کے لئے بہشت کی نعمتیں اور عظیم ملک مہیا کیا گیا ہے۔

مجھے شرم آتی تھی کہ میں ان لوگوں سے خدمت لوں۔ ناگاہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۷۷

میری نظر ایک بڑے سے آئینہ پر پڑی اور میں نے اپنا دہ مرتبہ دیکھا جو اللہ نے مجھے اپنے رحم وکرم سے عطا کیا تھا اس وقت فخر سے میرا سر بلند ہوگیا۔ اور میں تکیہ کی ٹیک لگاکر بیٹھ گیا۔

اب رات ہوگئی اور محل میں روشنی ہوگئی۔ یہ روشنی کہاں سے آئی غور کیا تو درختوں کی شاخوں سے یہ روشنی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی تھی کہ ہزاروں برقی شمعیں بھی اس کے آگے ہیچ تھیں۔ اس روشنی نے سارے باغ اور محلوں کو روشن و منور کر دیا۔ میرے ذہن میں یہ خیال گزرا کہ بارالٰہا یہ کیا ماجرا ہے؟ تو نے اتنے چراغ روشن فرمائے ہیں؟ کہ کسی کی آواز آئی۔ مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا مصباح المصباح فی الزجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار نور علیٰ نور۔ (آیت ۳۶ سورہ نور)۔

اس آیت کو سنتے ہی میں سمجھ گیا کہ یہ نور شجرہ محمدؐ وآل محمدؐ کا نور ہے۔ اور اس شہر کو اور اس کے مسافروں کی جائے رہائش کو شہر محبت کہتے ہیں اور وہ لوگ جن کی محبت اہل بیت سے انتہا تک پہنچ جاتی ہے اس میں رکتے ہیں۔ اور اس شہر کے رہنے والے لوگ ذکرِ محمدؐ و درود وسلام میں مشغول رہتے ہیں۔ ہم اس شہر میں بڑے آرام میں تھے۔ دل میں اللہ اور اس کے رسولؐ وآلِ رسولؐ کی احسان مندی کے جذبات تھے۔ اب جو نظر کی تو شہر کے دروازے پر بڑا موٹا موٹا لکھا تھا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

"حُبّ علی حَسَنَۃ لا یضر معہ سیئۃ"

یعنی محبتِ علی وہ نیکی ہے اور اس کا ثواب اتنا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ لہ

پانچواں باب

چوتھی منزل اور ہادی سے ملاقات

صبح ہوئی تو ہم لوگ اگلی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستہ بہت واضح اور صاف تھا۔ دو رویہ سر سبز و شاداب درخت لگے تھے۔ نہریں جاری تھیں۔ پھول کھلے تھے اور ٹھنڈی اور معطر ہوا چل رہی تھی اس راستہ کی خوبی بیان کرنے کے لئے الفاظ کا ذخیرہ ناکافی ہے۔ یہاں تک کہ ہم حدودِ شہر سے باہر نکل آئے اب محسوس ہوا کہ اس شہر کی خوبیوں نے کچھ راہ تک یعنی حدودِ شہر سے باہر تک ہماری مشایعت کی تھی۔ اس کے آگے راستہ صاف اور واضح نہیں تھا بلکہ باریک اور سنگلاخ تھا یہ راستہ ایک درّہ کے درمیان سے ہو کر گذرتا تھا۔ اور یہ درّہ کبھی دائیں جانب اور کبھی بائیں طرف پیچ در پیچ تھا اور

لہ یہ حدیث شیعہ و سنّی دونوں کے یہاں ہے اور اس کا مفاد یہی ہو سکتا ہے کہ جس کے دل میں واقعی محبتِ علی ہے وہ گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا۔ یعنی محبتِ علی گناہوں کی سپر بن جاتی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اگر ہم بہت سے مسافر ایک ساتھ نہ ہوتے تو یقیناً ہم راستہ بھول جاتے۔ اس لئے اس راستہ کے بائیں طرف ایک مقام پر بہت سے راستے جُدا ہوتے تھے۔ لہٰذا فیصلہ کرنا آسان تھا کہ کس راستے پر جانا ہے ہم لوگ اسی طرح چلے جاتے تھے کہ ناگاہ بائیں طرف کے ایک راستے سے سیاھک (ہمزاد) ہمارے ساتھ نمودار ہو گئے۔

میری نظر اپنے والے سیاھک پر پڑی اس کے دیکھتے ہی میرا دل رنج وغم سے بھر گیا اور اس کو دیکھنے کی وجہ سے ذرا جو نظر چُوکی تو میرا پیر ایک پتھر سے ٹکرایا اور زخمی ہو گیا۔ اب میں بڑی مشکل سے لنگڑا لنگڑا کر راستہ طے کر رہا تھا۔ میرے ساتھ والے مسافر تیز قدم تھے۔ اس لئے آگے نکل گئے۔ اور میں پیچھے رہ گیا اور میرا سیاھک میری بائیں طرف چلنے لگا۔ ہم ایک دوراہے پر پہنچے میں متحیر اور حیران تھا کہ کون سا راستہ اختیار کروں کہ سیاھک جلدی سے میرے قریب آیا بولا کیا سوچ رہے ہو؟ پھر اشارہ کیا بائیں ہاتھ کی طرف کہ اس راستہ پر چلو۔ بلکہ خود وہ ملعون چند قدم اس راستہ پر چلا بھی۔ میں اس کے ساتھ نہیں گیا۔ بلکہ اس کے مخالف سمت والے راستے پر چل پڑا۔[1]

سیاھک نے بہت اصرار کیا مگر میں نے اس کی بات پر

---

[1] کہنا یہ ہے کہ کامیابی اور کامرانی نفسِ شیطان کے خلاف کام کرنے میں ہے ——— (مترجم)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کوئی دھیان نہیں دیا اس لئے کہ پہلے اس کے مشوروں پر عمل کر کے میں بڑی تکلیفیں اٹھا چکا تھا۔ میں نے دل میں کہا کہ آزمودہ را آزمودن جہل است۔ (آزمائے ہوئے کو آزمانا جہالت ہے)۔
تھوڑی ہی دیر میں ہم اس درّے سے باہر نکل آئے۔ راستہ بالکل صاف اور واضح سامنے آ گیا۔ اس سے آگے دور سے ایک چمن زار اور باغ کے درختوں کی سیاہی نظر آتی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ یہی میری وہ چوتھی منزل ہے جہاں ہادی نے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ ہادی سے ملنے کے شوق میں میری رفتار میں تیزی آ گئی گویا میں تقریباً دوڑ کر چل رہا تھا۔ سیاہک بھی مجھ سے مایوس ہو کر پیچھے رہ گیا۔[1]
جلد ہی میں نے دیکھا کہ ہادی شہر کے دروازہ پر کھڑا تھا جب حسب وعدہ ہادی کو میں نے شہر کے دروازے پر موجود پایا جو میرا انتظار کر رہا تھا تو اُسے دیکھتے ہی میں نے اسے سلام کیا اور دوڑ کر اس سے بغل گیر ہو گیا گویا مجھے نئی زندگی مل گئی۔ اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے اور میں شہر میں داخل ہو گیا۔ ہادی مجھے ایک محل میں لے گیا جو دراصل میرے ہی لئے بنایا گیا تھا۔ اس میں آرام و سکون کے سارے اسباب مہیا تھے۔ میں نے کچھ دیر آرام کیا کچھ کھایا پیا۔ سفر کی تکان دور ہوئی تو ہادی نے مجھ سے میرا حال احوال پوچھا کہ بتلاؤ

---

[1] جب نفس شیطانی کی مسلسل خلاف ورزی کی جائے گی تو وہ گمراہ کرنا چھوڑ دے گا — (مترجم)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گذشتہ تین منازل کے سفر میں تم پر کیا گذری ؟

میں نے کہا الحمد للہ۔ اس خدا کا شکر ہے جو عالمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور بندوں پر باوجود گناہوں کے اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ راستے میں جو بھی گذرا وہ سب میرے اپنے کئے کی سزا تھی اور اگر تم ساتھ ہوتے تو سیاھک کی یہ مجال نہ تھی کہ وہ مجھے اس طرح پریشان کرتا۔ بہر حال جو ہونا تھا وہ ہوا۔ گذشت ہرچہ گذشت۔ آخر میں سلامتی سے تم تک پہنچ گیا۔ تم سے ملا۔ راہ کی ساری کلفتیں دور ہوگئیں۔ اور سارے غم زائل ہو گئے۔

ہادی نے جواب دیا کہ چلو خیر میں تمہارے ہمراہ نہیں تھا۔ اس لئے تم اس کے مکرو فریب آجاتے تھے اور تکالیف اٹھاتے تھے۔ لیکن اب گو میں تمہارے ساتھ ہوں مگر تم اس سے بالکل امان میں نہیں ہو۔ میری حیثیت فقط ایک حجت کی ہے۔ میرا کام صرف یہ ہوگا کہ میں تمہیں اس کے مکرو حیلے سے آگاہ کرتا رہوں۔ مگر یاد رکھو وہ یعنی سیاھک اسباب و آلات قویہ سے لیس ہے۔ وہ پوری کوشش کرے گا کہ تمہیں گمراہ کرے۔ اور اگر اب تم اس کے کہنے میں آکر بہکے تو شاید ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور میں تمہاری کوئی مدد نہ کر سکوں گا۔ کیونکہ میری حجت تم پر تمام ہو چکی ہوگی۔ ان منازل میں تمہارے دفاع کا سامان صرف ایک عصا اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایک سپیرہے۔ مگر یہ کم ہے۔ آج جمعہ ہے آج تم اپنے عیال وخاندان والوں کو دیکھ آؤ شاید وہ تمہارے لئے کوئی عمل خیر کریں جس سے تمہارا توشۂ سفر کچھ بڑھ جائے گا۔ تمہیں انھیں دیکھے ہوئے بھی کافی دن گذر گئے ہیں۔[1]

میں نے کہا ہادی تم جانتے ہو کہ میں اپنے پس ماندگان سے مایوس ہو چکا ہوں۔ کیونکہ ان کی ساری فکر صرف اپنے لئے ہے۔ اور زندہ رہ جانے والے مرنے والوں کو بہت جلد بھول جایا کرتے ہیں۔ میں پہلے جب گیا تھا تو میری موت کو ایک ہفتہ بھی نہ گذرا تھا مگر وہ لوگ جو کچھ کر رہے تھے اپنے لئے کر رہے تھے مجھے اُن سے اب کوئی اُمید نہ رہی۔

ہادی نے کہا کہ نہیں تم آج ضرور جاؤ۔ انھیں پیغمبر اکرمؐ کا یہ قول ضرور یاد ہو گا کہ اذکروا اموات‌کم بالخیر۔ یعنی اپنے مرنے والوں کا تذکرہ اچھے الفاظ میں کیا کرو۔ اور تم جاؤ تو شاید تم انھیں یاد آجاؤ۔ اور شاید تمہارے جانے کی وجہ سے ہی خدا ان کے دل میں تمہاری یاد ڈال دے اگر ان سے مایوس ہو تو خدا سے تو مایوس مت ہو۔ ومن لج لج یعنی جب کوئی دروازہ کھٹکھٹاتا رہے گا تو کبھی تو کھلے گا اور ولا تقنطوا

---

[1] کبھی کبھی روحوں کو اپنے متعلقین کے پاس آنے کی اجازت ملتی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

من رحمۃ اللہ انّ رحمۃ اللہ قریب من المحسنین ۝
یعنی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو کیونکہ اس کی رحمت نیک بندوں کے بہت قریب ہے۔

بہر حال ہادی کے اصرار پر میں گھر گیا۔ دیکھا میرے زمانے میں جو گھر کی عزت و توقیر تھی وہ خاک میں مل چکی ہے۔ گھر کا دروازہ بند ہے۔ معاش کے اسباب ختم ہو چکے ہیں۔ بچے پژمردہ و خستہ حال ہیں کوئی ان کی خبر نہیں لیتا۔ مجھے رنج ہوا اور بے اختیار میری زبان سے نکلا: اے ارحم الراحمین میرے بچوں پر اور مجھ پر رحم فرما کہ تو سب کا کارساز ہے۔ میری اس دُعا کے ساتھ میرے عیال کو بھی میں یاد آیا۔ اور وہ میرے زمانے کی فارغ البالی کو یاد کر کے رونے لگے اور میرے لئے دُعائے خیر کرنے لگے۔

پس میں واپس آیا۔ میں نے دیکھا کہ ہادی کے پاس ایک نہایت اصیل گھوڑا کھڑا ہے جس کا زین مرصع ہے۔ اور لگام سونے کی ہے۔ میں نے ہادی سے دریافت کیا کہ ہادی! یہ گھوڑا کہاں آیا؟ ہادی مسکرایا اور جواب دیا:۔

تمہارے عیال نے یہ گھوڑا تمہارے لئے بھیجا ہے اور یہ اللہ کی رحمت ہے جو گھوڑے کی صورت میں تمہارے سامنے موجود ہے اور اب اس سے آگے کا سفر پیدل طے کرنا بہت مشکل تھا۔ گھوڑا اس سلسلے میں بہترین رہے گا۔ اور تمہاری دُعا ان لوگوں کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حق میں قبول ہوئی اب اس کے بعد وہ لوگ آرام و آسائش میں رہیں گے۔

تم نے دیکھا کہ تمہارا ایک مرتبہ وہاں جانا کتنا مفید رہا۔ تمہارے لئے بھی اور ان کے لئے بھی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے حق میں دُعائے خیر کرنے کے فوائد سے دارِ غفلت یعنی دُنیا میں بے خبر ہیں۔ حالانکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اگر تین دن گذر جائیں اور لوگ ایک دوسرے کی خیر و عافیت دریافت نہ کریں تو ان کے درمیان کا رشتۂ ایمانی ٹوٹ جاتا ہے۔

پس میں اپنے حجرہ میں آیا۔ دیکھا کہ ایک نہایت حسین و جمیل حور تخت پر بیٹھی ہے۔ اس کے چہرے سے ایسا نور نکل رہا ہے جس سے پورا حجرہ روشن ہے۔ اور آنکھوں میں چکا چوندھ پیدا ہو رہی ہے۔ ہادی نے بتلایا اس حور سے تمہارا عقد کر دیا گیا ہے اور آج رات یہ تمہارے لئے وادی السلام سے بھیجی گئی ہے۔ یہ کہہ کر ہادی کمرہ سے باہر چلا گیا۔

میں اور وہ تنہا رہ گئے۔ جب میں اس کے قریب گیا تو وہ میری تعظیم کے لئے کھڑی ہو گئی اور اس نے میرے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور ہم ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو بیٹھ گئے میں نے رات اسی خوبصورت و آرام دہ حجرے میں بسر کی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

چھٹا باب

اگلی منزل کی طرف سفر ہادی کے ہمراہ

جب صبح ہو گئی اور ہادی بھی آگیا۔ اب ہمیں اگلی منزل کی طرف کوچ کرنا تھا اس لئے میں تیار ہو کر اُٹھا۔ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ عصا ہاتھ میں لیا سپر کو کمر پر لٹکایا اور ہادی نے مجھے پروانۂ راہ داری لا کر دیا کہ اگلی منازل کے لئے اس کی ضرورت تھی۔ ہم لوگ روانہ ہوئے اور حدودِ شہر سے باہر نکل آئے۔ اور ایسی ریتیلی سرزمین پر پہنچے جو جنگل کی مانند کیچڑ والی اور دلدلی تھی اس میں ایسے جانور دیکھے جو بندروں سے مشابہ تھے۔ مگر سب آدمی تھے جن کی شکلیں بندروں جیسی ہو گئی تھیں ان کے جسموں پر بال نہیں تھے۔ وہ چلتے بھی دو ٹانگوں پر تھے۔ دم بھی نہیں تھی۔ مگر صورت بندروں جیسی تھی۔ اور ان کی فروج اور شرمگاہوں سے خون اور پیپ جوش مار کر نکل رہی تھی جس میں سے شدید بدبو آتی تھی۔

میں نے ہادی سے پوچھا کہ یہ جانور کیسے ہیں اور یہ زمین کون سی ہے؟ اس لئے کہ ان جانوروں کے تعفن سے دماغ پھٹا جاتا ہے۔ اور دم گھٹا جاتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ یہ زمین زمینِ شہوت ہے اور یہ لوگ زناکار ہیں۔ خبردار راستہ نہ چھوڑنا۔ اگر تم راہ سے بے راہ ہو کر بھٹکے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ میں نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ڈر کے مارے اپنے گھوڑے کی لگام کو مضبوطی سے پکڑ لیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ سید سے راستہ سے بھٹک جائے۔ راستہ اگرچہ سیدھا د ہموار تھا مگر کیچڑ والا اور دلدل بہت تھا۔ بعض اوقات تو گھوڑا اس میں گھٹنوں تک دھنس جاتا تھا۔

میں نے سوچا اچھا ہوا کہ اس راستے میں یہ گھوڑا میرے پاس موجود تھا۔ خدا میرے عیال پر رحم کرے کہ انہوں نے یہ میرے لئے بھیجا ہے۔ سچ ہے جس نے شادی کی اور نکاح کیا اس نے اپنا نصف دین محفوظ کر لیا۔

اب ہم نے دیکھا کہ بعض لوگوں کو جو جانوروں سے مشابہ تھے ان کو سولی (دار) پر کیلوں کے ذریعہ لٹکا رکھا ہے اور ان کے اعضائے تناسل کو آہنی میخوں سے دار کے تختہ سے ٹھونک دیا ہے۔ اور اس کے علاوہ بعض کو سلاخوں سے مار رہے ہیں۔ وہ لوگ کتوں کی طرح آوازیں نکال رہے ہیں اس کے جواب میں مارنے والے کہتے ہیں اخسئوا فیھا ولا تکلمون یعنی دور ہو جاؤ اور بکومت (اخسئو عربی میں کتے کو بھگانے کے لئے کہتے ہیں) گویا سورہ سجدہ کی آیت ۱۲ کا مضمون سامنے تھا کہ

ولو تری اذ المجرمون فارجعنا نعمل صالحًا انا موقنون۔ یعنی گویا تو دیکھے گا کہ گناہ گار اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ بار الٰہا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہم نے دیکھا اور سُنا۔ اب تو ہمیں واپس پلٹا دے تو ہم نیک عمل کریں گے۔ اور ہمیں اب یقین حاصل ہو گیا ہے۔ یہ سب احکام شرع کے خلاف شہوت کی تسکین کرنے والے تھے۔

ناگہاں سیاہ حضرات بھی آن موجود ہوئے۔ بعض لوگوں پر انہوں نے باقاعدہ حملہ کر دیا۔ بعض گھوڑوں کو بھڑکانے لگے۔ بعض نے راستہ کے اطراف کی زمین کی طرف بلایا۔ میں نے دیکھا کہ راستہ کے اطراف کی زمین اتنی خشک تھی کہ اس پر گھوڑوں کے سموں کے نشان بھی نہ پڑتے تھے مگر میں ہادی کی ہدایت کے بموجب اپنے گھوڑے کی لگام مضبوط پکڑے سیدھے راستے پر چلا جا رہا تھا نہ مجھے دلدل کی پرواہ تھی نہ کیچڑ کی۔ بس یہی فکر تھی کہ سڑک سے ہٹ نہ جاؤں (کیونکہ راہ راست پر چلنے ہی میں نجات ہے)۔

میں نے دیکھا کہ جو لوگ اپنے سیاہوں کے کہنے میں آکر راستے سے ہٹ کر دائیں بائیں چلنے لگے وہ چند قدم بعد ہی ریت۔ مٹی اور کیچڑ میں گردن تک دھنس گئے۔ ان کا نکلنا بالکل محال معلوم ہوتا تھا۔ اور جو نکلے بھی تو کیچڑ میں لتھڑے ہوئے سیاہ کہ ان کا پہچاننا مشکل تھا بلکہ کچھ ہی دیر میں اس کیچڑ کی حدت سے ان کے گوشت گل گل کر گرنے لگے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ دراصل کیچڑ نہیں ہے بلکہ پگھلی ہوئی تارکول ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس منظر کو دیکھ کر میں اور سہم گیا۔ اور اب میں نے اپنے گھوڑے کی لگام کو اور مضبوطی اور احتیاط سے تھام لیا اور اپنے آپ سے کہتا تھا اس خدا کا شکر ہے جس نے مجھے گناہ سے محفوظ رکھا "الحمد للہ الذی لم من السواد المخزم" میں نے سُنا کہ دوسرے مسافر بھی بلند آواز سے شکر ادا کر رہے تھے۔

میں نے ہادی سے کہا کہ پیغمبر اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ اگر کسی کو مصیبت میں گرفتار دیکھو تو آہستہ سے شکرِ خدا کرو کہ تم اس مصیبت میں گرفتار نہیں ہو۔ مگر آہستہ اس لئے کہ صاحبِ مصیبت کو رنج نہ ہو۔

ہادی نے کہا یہ حکم دنیا کے لئے تھا کیونکہ اللہ کو ایک ماننے والے وہاں ظاہر بظاہر محترم تھے۔ مگر یہاں برزخی جزا اور سزا کا معاملہ ہے اس لئے باآواز بلند شکر کرو تاکہ جو لوگ عذاب میں مبتلا ہیں ان کی مصیبت اور رنج میں اضافہ ہو اور یہ اس لئے کہ جو بات ان پر مخفی تھی ظاہر ہو جائے اور تاریکی روشنی سے۔ اندھاپن بینائی سے اور خواب بیداری سے بدل جائے اور معلوم ہو جائے کہ دُنیا ظلمت کدہ اور پژمردہ ہے ۔۔۔

"وان الدار الاخرۃ لھی الحیوان۔ سورہ عنکبوت آیت ۶۴"

بلکہ اصل میں آخرت کی زندگی ہی حق ہے۔ اس لئے میں نے شکرِ خدا کے الفاظ بلند آواز سے دھرائے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پس میں نے دیکھا کہ ان لوگوں کی مشکلات اور عذاب میں چند در چند اضافہ ہوگیا۔ زمین میں شدید زلزلہ کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ ہوائیں طوفانی اور تاریک ہوگئیں۔ اور آسمان سے اولوں کی طرح پتھر برسنے لگے۔ راستہ کے دونوں طرف قیامت کا سماں تھا اور معذب لوگ اس پگھلے ہوئے تارکول جیسی دلدل میں دھنستے جاتے تھے۔ اور اگر کوشش کر کے نکل آتے تو آسمان سے ان پر پتھر گرتا اور پھر کیل کی مانند زمین میں دھنس جاتے تھے۔ میں یہ شدید عذاب دیکھ کر لرزنے لگا تھا۔

میں نے ہادی سے دریافت کیا کہ یہ زمین کون سی ہے اور یہ لوگ جو مبتلائے عذاب ہیں کون ہیں؟ ان کا عذاب بڑا سخت ہے۔ اس لئے کہ آسمان سے پتھروں کی شدید ترین بارش ہو رہی ہے۔ ہادی جو میرے سر کے اوپر ہوا میں پرواز کرتا چلا جاتا تھا۔ خود اس کا رنگ خوف اور دہشت سے زرد تھا اور اس کے اپنے اعضاء میں کمزوری آگئی تھی کہ پرواز میں دقت محسوس کرتا تھا۔ اس نے بتلایا یہ زمین بھی زمینِ شہوت ہی ہے۔ اور یہ عذاب میں مبتلا لوگ وہ ہیں جو لواطہ کے عادی تھے (یعنی مردوں کا لڑکوں سے بدفعلی کرنا) اب تم اپنی رفتار کو تیز کر دو تاکہ اس سرزمین سے ہم جلد از جلد باہر نکل جائیں اس لئے کہ اگر یہاں زیادہ توقف کیا تو ممکن ہے کہ ہم بھی عذاب میں گرفتار ہو جائیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الراضی بفعل قوم او الداخل فیھم ولم یخرج فھو ملھم۔ یعنی وہ شخص جو کسی قوم کے فعل پر راضی ہو یا ان میں پہنچے اور وہاں سے نکل نہ جائے تو ان کا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا۔

میں نے ہادی سے کہا کہ کیا اس زمین کی کیچڑ اور دلدل دراصل انسان کی شہوت کا مادہ ہے جو اس صورت میں یہاں موجود ہے۔ میرے گھوڑے کے لئے تیز چلنا بہت مشکل ہے۔

ہادی نے کہا ہاں مگر تمہارے لئے اس کے بغیر چارہ کار نہیں۔ تمہیں تیز تو چلنا پڑے گا۔ تم ایسا کرو سپر سے اپنے سر کو ڈھانپ لو تاکہ کوئی پتھر تمہارے سر پر نہ پڑے۔ اور گھوڑے کو دو چار چابک رسید کرو۔ تاکہ توفیق الٰہی سے جلد از جلد یہاں سے نکل سکو۔ جیسا کہ سورۂ نساء کی آیت نمبر ۹۸ میں ارشاد ہوا ہے کہ "الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا" یعنی کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اللہ کی بندگی کے لئے کہیں اور چلے جاتے بس دو فرسخ چلے ہوں گے کہ اس بلا رسیدہ اور آفت زدہ زمین سے ہم باہر نکل آئے اور شکر خدا بجا لائے۔

میں نے اپنے حواس کو مجتمع کیا۔ اور چند چابک گھوڑے کو رسید کئے۔ پہلو پر ایڑ لگائی۔ گھوڑے نے اپنی دُم کو حرکت دی ایک جھرجھری سی ہوئی اور ہوا سے باتیں کرنے لگا۔ ہادی جو تمام راستہ میرے سر کے عین اوپر مثل شہباز کے پرواز

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرتا رہا تھا کچھ پیچھے رہ گیا اور میں اسی تیز رفتاری کے ساتھ اڑنے لگا۔ (”وسابقوا الیٰ مغفرۃ من ربکم و جنۃ عرضھا کعرض السماء والارض“ آیت ۲۱ سورہ حدید) ”یعنی اللہ کی مغفرت کی طرف سبقت کرو کہ اس کی جنّت کی وسعت آسمان وزمین ہے“)

اتنے میں سیاھک ملعون میرے پاس پہنچ گیا۔ اسے دیکھ کر میرا گھوڑا بھڑک گیا۔ اور میں زمین پر گر گیا۔ ہڈی پسلی ایک ہوگئی۔ اور گھوڑے کے بھی اگلے دونوں پیر راستہ سے ہٹ کر کناروں سے باہر نکل گئے اور دونوں اگلے پیر دلدل میں دھنس گئے بڑی مشکل سے گھوڑے نے اپنے کو باہر نکالا کہ اتنے میں ہادی پہنچ گیا۔ اس نے میرے جسم پر ہاتھ پھیرا کہ ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جڑ گئیں۔ اور اس نے مجھے گھوڑے پر دوبارہ سوار کر کے مضبوطی سے گویا باندھ دیا اور خود گھوڑے کی لگام پکڑ کر آگے آگے چلا۔ چند قدم چلے تھے کہ ہم نے یہ میدانِ بلا بھی پار کر لیا۔

میں نے ہادی سے شکایتاً کہا کہ ہادی تم جب بھی مجھ سے دور ہو جاتے ہو یہ کم بخت سیاھک نہ معلوم کہاں سے آن مرتا ہے۔ اور یہ مجھے تکلیفیں پہنچاتا ہے۔ ہادی بولا جب بھی وہ قریب آتا ہے میں دُور چلا جاتا ہوں اور یہ بھی خود تمہارے ہی اعمال کی وجہ سے ہے۔

اب آگے ایک اور زمینِ شہوت تھی۔ ہم اس میں داخل ہوگئے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس زمین کے لوگ شکم پرست تھے۔ دائیں طرف کے لوگ چہروں سے گدھے۔ گائے اور دیگر چوپائے معلوم ہوتے تھے معلوم ہوا کہ یہ لوگ اپنی شکم پری مزدور کرتے تھے مگر صرف مالِ حلال کھاتے تھے اس لئے ان پر کچھ ایسا زیادہ عذاب نہیں تھا۔ مگر جو لوگ بائیں طرف تھے ان کی صورتیں سوروں اور ریچھوں کی مانند تھیں اور ان کے پیٹ بہت بڑے بڑے تھے۔ معلوم ہوا کہ یہ لوگ کھانے میں حلال و حرام کی تمیز نہیں کرتے تھے۔ یہ اپنا اور پرایا سب مال بلا تکلف ہڑپ کر جاتے تھے۔ ان کے اعضا جلتے تھے۔ صورت مسخ ہونے کے علاوہ ان پر عذاب بھی ہو رہا تھا۔ گویا پیٹ میں آگ بھری ہوئی ہے۔ اولئك كالانعام بل هم اضل سبيلا۔ یہ لوگ چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر (سورہ اعراف آیت ۱۷۹) ہم تیزی سے اس زمین سے گزرتے ہوئے ایک اور منزل پر پہنچ گئے۔ جہاں ایک مسافر خانہ تھا۔ یہ مسافر خانہ ایک چٹیل میدان میں واقع تھا۔ یہاں کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی تھی بلکہ یہاں عالم آخرت کے مسافر کچھ آرام کرتے ہیں۔ اور وہ زاد و توشہ جو ان کی پشت پر لدا ہوتا ہے اس میں سے کچھ استعمال کرتے ہیں۔ میرے اعضاء چونکہ گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے درد بہت کر رہے تھے اس لئے ہادی نے میرے توبرہ میں سے جو میری پشت پر لدا ہوا تھا ایک ڈبیہ نکالی اس میں سے کچھ دوائی نکالی اور میرے جسم پر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مالش کی میرا درد رفع ہو گیا اور میں تندرست ہو گیا۔ میں نے ہادی سے پوچھا کہ یہ دوائی کون سی تھی اس نے کہا یہ باطنی حمد تھی۔ جب بھی تمہیں دنیا میں کوئی نعمت میسر آتی تو تم بے اختیار منعم حقیقی کا شکر کرتے تھے اور حمد بجا لاتے تھے۔ کیونکہ اللہ کی حمد زیادہ کرنا دنیا میں ہر درد کی دوا ہے سوائے مرض موت کے۔ اس لئے آخرت میں بھی حمد کا یہ خاصہ ہے کہ جو ہر نعمت کو منعم حقیقی کی جانب سے عطا سمجھ کر اس کی حمد کرتا رہا تو یہ حمد آخرت کی بھی ہر بلا کی دوا ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں ارشاد رب العزت ہے :۔

حمدنی عبدی وعلم ان النعم التی لہ من عندی وان البلایا التی اندفعت عنہ فبتطولی اشہدکم فانی اضیف لہ الی نعم الدنیا نعم الاخرۃ وادفع عنہ بلایا الاخرۃ کما رفعت عنہ بلایا الدنیاہ یعنی اس میرے بندے نے میری حمد و شکر یہ سمجھ کر کیا کہ اسے ملنے والی نعمتیں میری طرف سے ہیں اور یہ بھی عقیدہ رکھا کہ جو بلائیں اس سے دفع ہوئیں وہ بھی میرے ہی لطف و کرم کی وجہ سے۔ تو اے میرے فرشتو تم گواہ رہو کہ میں اس کی دنیا اور آخرت کی نعمتوں میں اضافہ کرونگا اور آخرت میں اس سے بلائیں اسی طرح دور کر دوں گا جس طرح دنیا میں بلائیں دور کی تھیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ساتواں باب

دارالسرور کی منزل

یہاں رات بسر ہوئی۔ اور صبح کو سفر پھر شروع ہوا۔ ہادی نے سفر کے شروع ہونے سے قبل ہی مجھے بتلا دیا تھا کہ آج شام تک ہم لوگ زمین شہوت سے باہر نکل جائیں گے۔ لیکن اب کے عذاب اور آفتیں زبان کے گناہوں سے متعلق ہوں گی۔ اول روز کی بلائیں شرمگاہوں کی شہوت کی وجہ سے تھیں۔ مگر آج والی بلائیں کل کی بلاؤں سے بہرحال کم نہ ہوں گی۔ یہ زمین بے آب وگیاہ ہو گی۔ بہتر یہ ہوگا کہ گھوڑے پر پانی کا ذخیرہ لاد کر چلو۔ اور خود حتی الامکان پیدل چلو اور سپر اٹھاؤ کہ آج اس سپر کے ساتھ ہونے کی اہمیت زیادہ ہے۔

میں نے کہا کہ یہ سپر یا ڈھال کیسی ہے؟ جواب دیا کہ یہ تمہارے روزہ رکھنے کی وجہ سے ہے۔ تم اللہ کی خوشنودی کے لئے بھوکے پیاسے رہے۔ اور اس روزہ نے تمہاری شرمگاہوں بلکہ پورے وجود کو اللہ کی نافرمانی سے باز رکھا فان الصوم جُنّۃ من النار کما انہ' وجاء یعنی روزہ آتش جہنم کی سپر ہے۔

ہم روانہ ہوئے ہی تھے کہ سیاہک پھر آگیا۔ میں نے کہا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ملعون مجھ سے دُور ہو جا۔ اس نے کہا تم خود ہی مجھ سے پرے کیوں نہیں ہٹ جاتے۔ پس میں اس سے چند قدم دُور ہٹ گیا اور ہادی کے ساتھ سفر جاری رکھا مگر سیاہ ھک بھی میرے بائیں ہاتھ کی طرف ساتھ ساتھ چلتا رہا۔

اس راستہ کے دونوں طرف مختلف صورتوں کے جانور نظر آتے رہے۔ یعنی کتے۔ بھیڑیئے۔ لومڑیاں۔ بندر۔ چوہے۔ سانپ۔ بچھو۔ بھیڑیں وغیرہ وغیرہ۔ کسی کا رنگ زرد کسی کا نیلا۔ ہر طرح کا جانور ہر رنگ کا جانور۔ یہ جانور آپس میں لڑ رہے تھے۔ ایک دوسرے پر حملہ کر رہے تھے ایک دوسرے کو پھاڑ کے کھاتے تھے۔ موقع ملتے ہی ایک دوسرے کو کاٹ کھاتا تھا۔ ان میں سے بعض کے کان اور منہ سے آگ نکلتی تھی۔ کہیں کہیں سراب سا نظر آتا یہ جانور دوڑ کر پانی کی تلاش میں وہاں جاتے اور جب پانی نہ ملتا تو مایوس ہو کر واپس پلٹ آتے ان میں کچھ جانور مُردار کھا رہے تھے۔ کچھ جانور گہرے کنوؤں میں گر پڑتے تھے۔ اور ان کے گرتے ہی کنوئیں سے دھواں۔ چنگاریاں اور شعلے نکلنے لگتے تھے۔

میں نے ہادی سے دریافت کیا کہ یہ کنوئیں کن لوگوں کے لئے ہیں؟ اس نے جواب دیا یہ ان لوگوں کے لئے جو دوسرے مومنین کا مذاق اُڑاتے تھے۔ زبان سے اشاروں سے۔ منہ ٹیڑھا کرکے۔ آنکھ و ابرو کے اشاروں سے ان کا ٹھکانا یہی ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جیسا کہ ارشاد ہوا کہ ویل لکل ھمزۃ لمزۃ یعنی وائے ہو ان پر جو عیب جو ہیں اور طعنہ دیتے ہیں اور یہ مُردار کھانے والے وہ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور جن کے کانوں سے آگ نکل رہی ہے یہ غیبت سننے والے ہیں۔ اور یہ جو ایک دوسرے کو بھیڑیوں۔ کتوں اور بلّیوں کی طرح پھاڑے کھاتے ہیں یہ وہ ہیں جو ایک دوسرے کو گالیاں بکتے تھے۔ تہمت لگاتے اور ناسزا کہتے تھے اور یہ زرد چہرے والے اور دو زبان والے جو ہیں یہ عیب جُو۔ جھوٹے اور چغل خور ہیں۔

اس زمین کی ہوا سخت گرم تھی۔ میں بار بار ہادی سے پانی مانگتا تھا وہ کبھی مجھے تھوڑا بہت پانی دیتا تھا۔ کبھی بالکل نہ دیتا تھا اور کہتا تھا یہ راستہ جس میں پانی نہیں ملے گا بہت زیادہ ہے۔ اور تمہارے پاس پانی کا ذخیرہ کم ہے۔ ہمیں یہ پانی آخر تک چلانا ہے۔ میں نے کہا تم نے پانی کم کیوں لیا؟ جواب دیا کہ تمہاری ظرفیت اور استعداد اس سے زیادہ کی نہ تھی۔ میں نے سوال کیا کہ استعداد کم کیوں رہ گئی؟ بولا تم نے اسے خود کم رکھا ہے اس لئے کہ تم نے آب تقویٰ کم دکھا اسے خشک کر لیا۔ پھر زیادہ استعداد کہاں سے آتی؟ جتنا تقویٰ زیادہ ہوتا اتنا ہی اس راہ میں پانی زیادہ ملتا۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ کیا تم نے سورہ مومنون کی پہلی آیت نہیں پڑھی قد افلح المومنون ھم فی صلاتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون۔ یعنی ان مومنین نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فلاح پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں اور لغویات سے بچتے رہیں۔ اور تم نے نہ لغویات سے پرہیز کیا۔ نہ نماز میں خشوع برتا۔ ظاہر ہے جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔ یعنی جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ بھی اسے دیکھے گا۔

ہادی نے میری توجہ ایک طرف مبذول کرائی کہ دیکھو اس طرف تمہیں کیا نظر آتا ہے؟ میں نے دیکھا کہ دور افق پر سیاہی و سفیدی اور آگ کے شعلے باہم مربوط اور گڈمڈ ہیں اب جو غور کیا تو دیکھا ایک سرسبز و شاداب باغ تھا ہرے بھرے درخت تھے جن میں میوے لدے ہوئے تھے یکایک ان میں آگ لگ گئی ہے۔ اور وہ جل رہے ہیں۔ میں نے گھبرا کر ہادی سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے؟ ہادی نے مجھے بتایا کہ یہ باغ مومنین کے ذکر و اذکار و تسبیح و تہلیل سے بنائے گئے تھے مگر جب انہوں نے اپنی زبان سے جھوٹ بولا۔ غیبت کی اور دوسرے مومنین پر تہمت لگائی تو یہ باغ جل کر بھسم ہو گئے۔

ے سرکار دو عالمؐ نے ایک مرتبہ صحابہ سے فرمایا کہ جو ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اللہ اس کے لئے بہشت میں ایک درخت اگاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی کہ اس طرح سے تو ہمارے بے شمار درخت ہو جائیں گے۔ فرمایا ہاں۔ بشرطیکہ تم گناہ کر کے انھیں تباہ نہ کر ڈالو۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یعنی گناہوں نے نیکیوں کو ختم کر دیا۔ اگر ان کا ایمان مستقر ہوتا تو وہ لوگ ان باغوں کو اہمیت دیتے اور انھیں جلانے کے لئے ایسی آگ نہ بھیجتے۔ جب یہ لوگ یہاں پہنچیں گے اور ان پر حقیقتِ حال منکشف ہو گی تو افسوس کریں گے۔ مگر اب افسوس کرنا فائدہ نہ دے گا۔ اسی لئے ایمان اور اعمالِ خیر کے نتیجے سے جو دراصل دنیا میں ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہوتا ہے انبیاء علیہم السلام نے مسلسل خبردار کیا اور خداوند عالم نے بھی قرآن کریم کے شروع ہی میں تقویٰ کو ایمان بالغیب سے مشروط فرمایا ہے۔ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ۔ یعنی یہ قرآن اُن صاحبانِ تقویٰ کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لائے اور انہوں نے نماز کو قائم کیا۔

جب ہم ان جلے ہوئے باغات کے نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ یکایک ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلی اس ہوا نے خاکستر کو اڑا دیا۔ اور تھوڑی دیر میں وہ باغ پہلے کی طرح سرسبز و شاداب اور میوہ دار ہو گئے۔ نہریں جاری ہو گئیں اور طائرانِ خوش الحان چہچہانے لگے۔ یعنی مومنین نے پھر نیکی کی یا توبہ کی وہ باغ پھر اگ آئے۔ میں نے سوچا کہ یہ ماجرا جو میں نے یہاں دیکھا اگر دنیا والوں کو معلوم ہو جائے تو وہ باغوں کے جل جانے کی وجہ سے حسرت و یاس سے مر جائیں گے۔

ہادی نے بتلایا کہ یہ وادی السلام کی اول سرزمین ہے کہ یہاں امن و سلامتی ہے۔ اب تم اپنے عصا اور سپر کو گھوڑے کی زین سے لٹکا دو اور گھوڑے کو باغ میں چرنے کے لئے چھوڑ دو تاکہ جب ہم دوبارہ سفر شروع کریں یہ کچھ کھا پی لے گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہادی نے کہا ہمارے پاس دس دن کی مہلت ہے تاکہ تمہاری قوت و استعداد میں اضافہ ہو جائے کیونکہ اس سے آگے کے راستے میں چور۔ ڈاکو اور رہزن بہت ہیں اور ان سے مقابلہ کرنے کی قوت تم میں بہت کم ہے لہٰذا اس جمعہ کو تم دُنیا کا چکر لگا آؤ۔ ممکن ہے تمہارے پس ماندگان تمہارے لئے کوئی تحفہ بھیجیں جو تمہیں آئندہ سفر میں کام آئے۔

مَیں نے ہادی سے کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ ہم وادی السلام کی زمین میں آ گئے ہیں۔ کیا وادی السلام میں بھی چور اور ڈاکو ہوتے ہیں؟ کیا تم مجھے معطل کرنا چاہتے ہو۔ افسوس تم میرے باوفا دوست تھے۔ اور اب بے وفا ہوتے جا رہے ہو۔ یہ کہہ کر میں رونے لگا۔

ہادی بولا میرے دوست میری وفاداری تمہاری دور اندیشی پر منحصر ہے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ آئندہ کا راستہ کتنا تنگ و سخت ہے۔ ہمارا وادی السلام کا راستہ وادیٔ برہوت کے قریب سے گذرے گا جہاں طرح طرح کے عذاب ہیں۔ اگر ذرا بھی لغزش ہوئی تو پھسل کر وادیٔ برہوت میں گر پڑو گے۔ وہاں میں بھی تمہاری مدد کو نہ آ سکوں گا۔ اس راستہ میں تمہارا سیاھک تمہیں مسلسل بہکانے کی کوشش کرے گا۔ اگر تم پر دس دن کا قیام دشوار ہے تو پھر وادیٔ برہوت میں دو مہینے پڑے رہو گے۔

میں نے کہا کیا تمہارا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے پل صراط کا مرحلہ مجھے اس وقت درپیش ہے۔ جب کہ ایسا نہیں ہے اس نے جواب دیا کہ پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے وہ قیامت کے احوال کا عکس ہے۔ اس راستے کو بھی تم پل صراط کا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عکس سمجھو۔ ان منازل سے بغیر گذرے چارہ کار نہیں ہے عقلمندی کا تقاضہ یہ ہے کہ واقعات کے پیش آنے سے پہلے اس کا علاج مہیا کرو۔

قصہ مختصر میں شب جمعہ میں گھر گیا۔ دیکھا میری بیوی نے دوسری شادی کر لی ہے۔ اور شوہر کے خوش کرنے میں مشغول ہے اولاد تمام متفرق ہو چکی ہے ان کی بھی شادیاں ہو چکی ہیں اور اب وہ اپنے اپنے کام میں مشغول ہیں۔ بلکہ تمام کاروبار میں اولاد متفرق ہو چکی ہے۔ میں ایک درخت کے دو شاخہ پر بیٹھا رہا۔ اور مایوس ہو کر اپنی گلی کی ایک دیوار پر جا بیٹھا۔ میں نے لوگوں کو دنیا کے معاملات میں غرق پایا۔ کاش یہ لوگ آخرت کی فکر کرتے۔ یہ لوگ سب اپنی آل اولاد کی فکر میں مست تھے۔ اس وقت میں مجھے رسول اللہ کی ایک حدیث یاد آئی کہ هلاك الرجل فی آخر الزمان بيد زوجته وان لم تكن زوجة فبيد اقربائه واولاده۔ یعنی آخر زمانہ کے لوگ اپنی زوجہ کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ اور زوجہ نہ ہوگی تو اولاد و اعزہ کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے۔

میں اسی فکر میں غرق تھا کہ میری نظر اپنے گھر کے بالاخانے پر پڑی۔ میں نے دیکھا کہ میرا لڑکا اپنی بیوی کے ساتھ اور لڑکی اپنے شوہر کے ہمراہ بیٹھے ہیں اور میوہ جات کھا رہے ہیں ان کے بچے بھی ان کے پاس ہیں آپس میں باتیں بھی کرتے جاتے ہیں۔

ایک نے کہا یہ پھلوں کے درخت مرحوم حاج قوچانی نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لگائے تھے۔ اب وہ زیرِ خاک پہنچے اور ہم ان کے پھل کھا رہے ہیں۔ دوسرا بولا کہ بدبخت وہ تو اس وقت بہشت میں پھل اور میوے کھا رہے ہوں گے۔ ایک بولا تم ٹھیک کہتے ہو مرحوم مجھ سے بڑی محبت کرتے تھے۔ مجھے پیسے دیتے تھے اور مجھے خوش کر دیتے تھے۔ خدا ان پر رحمت نازل کرے۔ دوسرا بولا جب بھی مجھے ضرورت ہوتی تو وہ مجھے کاغذ و کتاب و قلم بازار سے لا کر دیا کرتے تھے تیسرے نے کہا وہ خود مُلّا تھے اور ہمیں بھی پڑھا کر مُلّا بنا دینا چاہتے تھے۔ وہ سب مجھے اسی طرح اچھے الفاظ سے یاد کر رہے تھے کہ انہوں نے آپس میں کہا آج شب جمعہ ہے آؤ ان کے لئے قرآن پڑھیں ایک نے سورۂ دہر کی اور دوسرے نے سورۂ دخان کی تلاوت کی۔ میں سنتا رہا۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان سورتوں کا ثواب میری روح کے لئے ایصال کیا۔ میں یہ دیکھ کر کتنا خوش اور مسرور ہوا کہ بیان سے باہر ہے۔ میں نے ان کے حق میں دعائے خیر کی اور اپنی منزل کی طرف پرواز کر گیا۔

آٹھواں باب

آخری منزل وادی السلام

جب مَیں واپس لوٹ کر آیا تو دیکھا کہ سفر کے لئے گھوڑا تیار ہے اور ہادی ایک خورجین کو گھوڑے پر لاد رہا ہے۔ مَیں نے پوچھا یہ خورجین کہاں سے آئی؟ ہادی نے بتلایا کہ ایک فرشتہ دے کر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ اس خورجین میں تحفہ ہے جناب زہرا صلوات اللہ وسلام علیہا کی طرف سے کہ یہ اثر سورۂ دخان کا ہے سورۂ دخان اُنہی معظمہ سے منسوب ہے اور دوسری خورجین میں تحفہ ہے مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف سے کہ یہ سورۂ دہر کی تلاوت کا اثر ہے۔ کیونکہ سورۂ دہر اُن جناب سے منسوب ہے۔ ان دونوں نے یہ ہدایا تمہارے لئے بھیجے ہیں۔ اور انہوں نے سفارش کی ہے کہ ہم وادئ برہوت سے ذرا دُور والی راہ اختیار کریں۔ تاکہ وہاں کی بادِ سموم تم تک نہ پہنچے۔

میں نے ہادی سے کہا کیا یہ ممکن ہے کہ ہم یہ خورجین کھول کر دیکھیں کہ اس میں ہمارے لئے کیا تحائف ہیں اس نے کہا ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے جب ان کی ضرورت ہوگی یہ خود کھل جائیں گی۔ کہو تو اب چلیں؟ میں نے کہا زہے سعادت زہے نصیب۔ چنانچہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر ہادی کے ہمراہ آگے چل دیا۔

چلتے چلتے ہم سرزمین حرص پر پہنچے۔ وہاں میں نے ایک قوم کو دیکھا۔ جو کتوں کی شکل میں مسخ تھی۔ ان کتوں میں بعض موٹے تازے تھے بعض کمزور۔ اور صحرا میں جگہ جگہ لاشیں پڑی تھیں کتے ان لاشوں کو کھانے آتے تو آپس میں لڑ پڑتے تھے۔ اور ایک دوسرے کو پھاڑ کھاتے تھے۔ یہاں تک کہ دونوں لڑنے والے گروہ بے دم ہو کر گر جاتے اور لاش ویسی کی ویسی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بس ہڈی رہ جاتی تھی۔ پھر اور کتوں کے گروہ کے گروہ آتے تھے۔ ان میں سے طاقتور کتے کمزور کتوں کو مار بھگاتے مگر خود بھی لاش میں سے نہ کھا پاتے۔ کیونکہ پھر ان میں آپس میں لڑائی ہو جاتی۔ پورے میدان میں جنگ و جدل کا سماں تھا۔ گویا ان الدنیا جیفۃ و طالبھا کلاب یعنی دُنیا مردہ لاش کی مانند ہے اور طالبانِ دُنیا کتوں کی طرح ہیں۔

کچھ کتے ایسے بھی تھے جو لاشوں سے گوشت تو کھا رہے تھے مگر ان کے سروں میں سے دھواں اور دُبر (پشت) میں سے آگ نکلتی تھی ان کی یہ حالت دیکھ کر کتے ان کے نزدیک نہ آتے تھے۔ ہادی نے بتلایا کہ یہ لوگ رشوت خور اور مالِ یتیم کھانے والے ہیں۔ ان الذین یاکلون اموال الیتامیٰ یاکلون فی بطونھم نارًا۔ یعنی جو لوگ مالِ یتیم کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔[1]

---

[1] بالکل ان کیفیات سے ملتی ہوئی حضور اکرمؐ کی مشہور و معروف حدیث ہے جو کتاب روحِ ریحان میں کتاب کافی سے بحوالہ جناب شہزادہ عبد العظیم ابن عبد اللہ تحریر ہے جس کا سلسلہ حضرت امیر علیہ السلام تک پہنچتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں وارد ہوا تو میں نے دیکھا کہ پیغمبر اکرمؐ شدت سے گریہ فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ کیوں گریہ فرما رہے ہیں۔ (باقی حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں نے کہا ہادی طے تو یہ پایا تھا کہ ہم وادیِ برہوت سے دور دور چلیں گے۔ کیا ہم راستہ بھول گئے۔ اس نے کہا نہیں یہ وادیٔ برہوت کا پَرتو ہے برہوت کی بادِ سموم ہم تک نہیں پہنچے گی۔ ہم زمینِ حرص سے خارج ہو کر زمینِ حسد میں داخل ہو گئے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ: - آپ نے فرمایا اے علی میں جس شب کو معراج پر گیا تھا تو میں نے اپنی امت کی چند عورتوں کو دیکھا جن پر عذاب کیا جا رہا تھا اس وقت میں ان کی فکر میں پڑ گیا اور رونے لگا۔ اے علی میں نے ایک عورت کو دیکھا جس پر عذاب کیا جا رہا تھا۔ اس وقت میں ان کی فکر میں پڑ گیا۔ اور رونے لگا۔ اے علی میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے پستانوں کے بل لٹکی ہوئی تھی۔ دوسری عورت کو دیکھا جو اپنے بدن کا گوشت کھا رہی تھی اور آگ اس کے نیچے بھڑک رہی تھی تیسری عورت کو دیکھا کہ اپنی زبان کے بل لٹکی ہوئی تھی اور جہنم کا گرم پانی اس کے حلق میں ڈالا جا رہا تھا۔ چوتھی عورت کو دیکھا کہ اس کے پیر اس کے ہاتھوں سے بندھے ہوئے تھے۔ اور سانپ بچھو اس پر مسلط تھے۔ ایک اور پانچویں عورت کو دیکھا جو اندھی گونگی اور بہری تھی۔ اور ایک آگ کے تابوت (بکس) میں بند تھی اور اس کے سر کا بھیجا اس کے سوراخوں سے باہر آ رہا تھا۔ اور اس کا جسم کوڑھ اور سفید داغ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا تھا۔ ایک اور عورت کو دیکھا جو اپنے پیروں کے بل ایک آگ کے تنور

(باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حسد کے صحرا میں بہت سارے کارخانے تھے۔ اُن میں کالے کالے آدمی سیاہ قسم کے کام کر رہے تھے۔ مشینوں کے چلنے سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ گرد و غبار نے آسمان کو ڈھانپ لیا تھا۔ مشینوں کے چلنے کی آواز سے زمین ہل رہی تھی اور کارخانے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ــــــ

میں لٹکی ہوئی تھی ایک اور عورت کو دیکھا جس کا آگے اور پیچھے کا گوشت آگ کی قینچیوں سے جدا کیا جا رہا تھا۔ میں نے ایک اور عورت دیکھی جس کا سر سؤر کے سر کی طرح تھا اور اس کا بدن گدھے کے بدن کی طرح اور اس پر ہزاروں قسم کے عذاب نازل ہو رہے تھے۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا۔ جس کی شکل کتے جیسی تھی آگ اس کے پیچھے سے داخل ہو رہی تھی اور مُنہ سے باہر نکل رہی تھی اور ملائکہ آگ کے گُرز اس کو مار رہے تھے۔ جناب فاطمہ زہرہ (ع) نے عرض کی کہ اے پدر بزرگوار فرمایئے کہ ان عورتوں کے دنیا میں اعمال کیا تھے آپ نے فرمایا اے نورِ دیدہ وہ جو کہ پستان کے بل لٹکی ہوئی تھی وہ عورت تھی جو اپنے شوہر کو بستر پر آنے سے منع کرتی تھی۔ اور جو پیروں کے بل لٹکی تھی وہ عورت تھی جو بغیر شوہر کی اجازت کے گھر سے باہر جایا کرتی تھی اور جو اپنے بدن کا گوشت کھا رہی تھی وہ اپنے بدن کو بناؤ سنگھار کر کے لوگوں کو دکھایا کرتی تھی اور وہ

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی مشینیں جن کے انجن اور پہیئے، اور پنکھہ وپیر لوہے سے زیادہ سنگین تھیں۔ بڑی بڑی موٹروں کی طرح صحرا میں دوڑتی پھرتی تھیں ان میں سے ایک دیو ہیکل مشین راستہ کے بالکل قریب آکر رک گئی اور میرا سیاہک بھی کالے دھوئیں کی طرح اڑتا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) جس کے ہاتھ پیروں بندھے تھے اور سانپ بچھو اس پر مسلط تھے وہ نجاست کی مطلق پروانہ کرتی تھی اور غسل جنابت وحیض و نفاس کی پابند نہ تھی بلکہ اسی طرح اپنی نمازوں کی اہانت کرتی تھی۔ اور وہ جو کہ اندھی گونگی بہری تھی زنا سے بچے پیدا کرکے ان کی نسبت اپنے شوہر سے دیتی تھی اور وہ عورت جس کا گوشت قینچیوں سے کاٹا جاتا تھا وہ نامحرموں سے بالکل پردہ نہ کرتی تھی۔ اور وہ عورت جس کا بدن آگ سے جلایا جا رہا تھا اور وہ اپنی آنتیں کھا رہی تھی وہ عورت تھی جو دوسری عورتوں کو زنا کے لئے مردوں کے پاس لے جاتی تھی۔ وہ عورت جس کا سر سُور کے سر کی طرح اور بدن گدھے کی طرح تھا وہ چغل خور اور جھوٹی تھی اور وہ عورت جس کی شکل کتے کی طرح تھی اور آگ اس کے پیچھے سے داخل ہو کر منہ سے نکلتی تھی وہ حسد کرنے والی تھی اور اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ افسوس اس عورت پر جو اپنے شوہر کو غضبناک کرے اور خوشا بحال اس عورت کا جو اپنے شوہر کو خوش حال کرے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمام کیفیات سفر معراج میں عالم برزخ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ورنہ قیامت تو ابھی بہت دور ہے اور وہاں کی جزا وسزا تو دائمی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوا آن موجود ہوا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو ہادی کا دُور تک پتہ نہ تھا۔ سیاھک مجھ سے بولا کہ ذرا اس کارخانے کا تماشا تو دیکھو۔ تم نے دُنیا میں ایسا کارخانہ نہ دیکھا ہوگا۔

میرا دل تو بہت چاہا کہ میں بھی ذرا اس مشین کا تماشا دیکھوں مگر رائے چونکہ سیاھک کی تھی اور میں اس کمبخت کی وجہ سے بہت تکالیف اٹھا چکا تھا۔ میں نے اس کی بات پر کان نہیں دھرا گھوڑے کو مہمیز کیا اور زبان پر جاری ہوا قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق۔ یہ سورہ میں نے آخر تک پڑھا۔ سیاھک بولا کہ بے چارہ دُنیا میں پڑھتا رہا۔ چاہیئے تھا کہ اس پر عمل بھی کرتا مگر اب کیا فائدہ۔

میرے اوپر خوف طاری ہوگیا اور سیاہک اس مشین کے پہلو میں پہنچ کر غائب ہوگیا۔ میں سمجھا کہ مردود چلا گیا اور میں سوچنے لگا کہ یہ ہادی کہاں چلا گیا۔ میں اسی خیال میں گم تھا کہ کم بخت سیاھک ایک مہیب ڈراؤنی صورت جانور کی شکل میں پھر آ گیا اسے دیکھ کر گھوڑا ابدکا اور راہ سے بے راہ ہوگیا۔ اور مشین کے قریب ہی گر گیا۔ میں بھی گرا اور میرے اعضاء میں حس باقی نہ رہی۔ اب میں اٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔ دور کے کارخانے میرے نزدیک پہنچ گئے۔ ان میں سے شعلے نکل رہے تھے اور میری طرف آرہے تھے۔ یہ کارخانے مجھے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نکل جانا چاہتے تھے۔ وہ سیاھک خبیث مجھ پر قہقہے لگا رہا تھا۔ میرا مذاق اڑا رہا تھا اور کہتا تھا کہ اور کہو مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ وہ کہتا تھا کہ اے بدبخت حاسد کسی عالم نے حسد سے بھی کبھی نجات پائی ہے۔ تُو جو چند منازل میرے پنجہ سے نکل گیا میرا جگر تو نے خون کر دیا۔ اب میں دیکھتا ہوں تو یہاں سے کیسے نکلے گا۔ اس نے مجھے جکڑ لیا[1]

اس کے تمسخر اُڑانے پر میرے خون میں جوش پیدا ہوا حالانکہ میں کمزور تھا مگر میں اس سے لڑ پڑا۔ لیکن وہ قوی تھا اس لئے کم بخت غالب آنے لگا۔ جب میں نے دیکھا کہ اس پر غلبہ پانا مشکل ہوتا جا رہا ہے تو بے اختیار میری زبان سے نکلا۔ یا علیؑ مدد۔ یا علیؑ مدد۔ یہ کہنا تھا کہ وہ ساری مشینیں میرے قریب آ چکی تھیں اور میرا کام تمام کیا ہی چاہتی تھیں یکدم فرار کر گئیں اور اس فرار کے دوران ان میں ایسی دھکم پیل ہوئی کہ وہ باہم ٹکرا گئیں۔ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔ سیاھک بھی جو بھاگنا چاہتا تھا وہ ایک دیو ہیکل مشین کے نیچے دب گیا۔ اس کی ہڈی پسلی ایک ہو گئی۔ میں نے کہا خبیث میرا مذاق اُڑا رہا تھا۔ اب تو خود اس قابل ہے کہ تیرا مذاق اُڑایا جائے۔ تیرا انجام ٹھیک ہوا۔ تُو اسی قابل تھا۔ چاہ کن را چاہ درپیش۔ سیاھک سے یہ میرا آخری معرکہ تھا۔

میں کوشش کر کے کسی نہ کسی طرح مین روڈ پر آ گیا کہ یہی

---

[1] علماء میں حسد زیادہ ہوتا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

صراط مستقیم اور درست راستہ تھا۔ وہ تو سیاھک نے گھوڑا بھڑکا کر مجھے راہ سے بے راہ کر دیا تھا۔ سڑک پر آکر میں بے دم ہو کر پڑ گیا نہ اُٹھنے کی طاقت تھی نہ چلنے کی سکت۔ فضا کی گرمی۔ بدبو اور دھوئیں کی وجہ سے میرا بُرا حال تھا۔ جوڑ جوڑ دکھتا تھا اور مجھے شدید پیاس لگی ہوئی تھی۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ ہادی میری طرف دوڑتا ہوا آ رہا ہے۔ اس نے آتے ہی وہ خورجین کھولی جس میں حضرت علی علیہ السلام کا بھیجا ہوا تحفہ بند تھا۔ اس میں سے اُس نے ایک صاف شفاف بلور کی بوتل نکالی۔ بلور کی بوتل سے ایسا نور ساطع تھا کہ سارا جنگل روشن ہو گیا۔ اس بوتل میں نہایت صاف ٹھنڈا اور میٹھا پانی تھا۔ وہ پانی ہادی نے مجھے پلایا۔ اس کے پینے سے پیاس بھی جاتی رہی اور جسم کی شکستگی بھی دور ہو گئی۔ میری توانائی لوٹ آئی اور میرا باطن صاف ہو گیا۔ گویا ان الابرار یشربون کاس من۔ کان مزاجھا کافوراً کی تفسیر سامنے آ گئی۔ یعنی نیک لوگوں کو وہ مشروب پینے کو دیا جائے گا جس میں کافور کی آمیزش ہو گی۔

ہم نے دیکھا کہ بے چارہ گھوڑا اس ہنگامہ دار و گیر کی تاب نہ لا سکا۔ اور مر گیا۔ اب گھوڑا تو تھا نہیں چار و ناچار میں نے اپنا پشتارہ اپنی کمر پر لادا۔ خورجین ہادی نے پکڑیں اور آگے روانہ ہوئے یہ صحرا افریقہ کے صحرائے اعظم کی طرح بڑا تھا اور کارخانوں کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دھوئیں کی وجہ سے تاریک اور متعفن ہوگیا تھا۔ میں نے یہ بات نوٹ کی کہ ان مشینوں میں سے آگ کے بنے ہوئے آدمی نکل نکل کر گر رہے تھے بالکل اسی طرح جس طرح سگار بنانے والی مشین میں سے سگار نکلتے ہیں۔

ہادی نے بتلایا کہ وہ حاسد لوگ جو مومنین سے حسد رکھتے ہیں اور اس حسد کا اظہار زبان و ہاتھ سے کرتے ہیں ان مشینوں اور کارخانوں میں ان کا انجام بہت خراب ہوتا ہے اور رفتار کی وجہ سے ان کے باطن کی آتشِ حسد ان کے چہروں کی راہ سے باہر نکلتی رہتی ہے کیونکہ حسد بمنزلہ آگ ہے! اور حسد ایمان کو اسی طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ الحسد یاکل الایمان کما تاکل نار الحطب۔ اب چونکہ راستہ میں اندھیرا بہت تھا۔ اس لئے ہادی میرے آگے چل رہا تھا اور میں اس کے پیچھے پیچھے۔ میں نے ہادی سے کہا شاید ہم راستہ بھول گئے کیونکہ مولا علیؑ نے جو میرے بارے میں سفارش کی تھی اس کے لحاظ سے تو مجھے کوئی تکلیف پہنچنا ہی نہیں چاہیئے تھی۔ اس نے کہا ہم راستہ نہیں بھٹکے اصل میں ایسا کوئی بھی آدمی نہیں ہے جس کے دل میں تھوڑا بہت حسد نہ ہو۔ کوئی کم حاسد ہوتا ہے کوئی زیادہ۔ اور اگر تمہارے بارے میں حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی سفارش نہ ہوتی تو تمہارا حال بھی ان حاسدوں سے مختلف نہ ہوتا۔ ان

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گرفتارانِ بلا میں سے بھی بیشتر لوگ (سزا بھگتنے کے بعد) جلد یا بہ دیر خلاصی پا جائیں گے اور اہلِ رحمت سے ہو جائیں گے۔

چونکہ ہوا گرم تھی۔ تعفن بہت تھا اور میری پشت پر جو وزن لدا ہوا تھا وہ بھی پریشان کر رہا تھا اس لئے ہم تیز تیز قدموں سے چلے جا رہے تھے۔ تاکہ اس زمینِ پُر بلا سے جلد باہر نکل جائیں دوسرے مجھے یہ بھی خوف تھا کہ اگر بدبخت سیاھک ہلاک نہ ہوا ہو گا تو وہ پھر کہیں سے آن ٹپکے گا۔

میرے جسم سے بدبودار پسینہ نکل کر لباس کے اوپر تک آ گیا تھا۔ پنڈلیاں تھکن کی وجہ سے درد کر رہی تھیں۔ بڑی مشکل سے ہم لوگ اس زمین سے باہر نکلے۔ وہاں سے نکلنا تھا کہ لطیف اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آنے لگے زمین سے چشمے اُبلنے لگے۔ پہاڑوں اور دروں پر سرسبز شاداب درخت تھے ہم ایک چشمے کے کنارے کچھ سستانے کے لئے بیٹھ گئے تاکہ تھکن دُور ہو جائے تو آگے بڑھیں۔

مَیں نے ہادی سے کہا ہادی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا سیاھک ان مشینوں کے نیچے دب کر ہلاک ہو گیا۔ اس نے کہا نہیں ہرگز نہیں۔ وہ فنا نہیں ہوتا۔ ہاں اس سرزمین میں وہ تمہارے پاس نہیں آ سکتا کیونکہ ہم وادیٔ برہوت سے خاصی دُور نکل آئے ہیں۔ اور اب اس سے آگے غرور و تکبر کی وجہ سے گرفتارانِ بلا کی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سرزمین ہے مگر چونکہ تمہارے اندر غرور و تکبر نہیں تھا اس لئے تم اُن گرفتارانِ بلائے تکبر کو نہیں دیکھ سکو گے۔ اب یہاں سے حرمِ مقدسہ وعاصمہ وادی السلام کا فاصلہ زیادہ نہیں ہے۔

ہم جتنا جتنا آگے بڑھتے جا رہے تھے آب و ہوا خوشگوار ہوتی جا رہی تھی۔ میوہ دار درختوں کی کثرت ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ سرسبز و شاداب درختوں سے ڈھکے ہوئے پہاڑ نظر آنے لگے جن میں سے آبشار گر رہے تھے اس پہاڑ کے دامن میں سفید حریر کے بے شمار خیمے لگے تھے۔

نواں باب

وادی السلام کی بہاریں

ہادی نے کہا کہ یہ حرم شہر ہے اور لوگ یہاں ان خیموں میں رہتے ہیں۔ ان خیموں کے ستون اور میخیں سونے کی اور طنابیں چاندی کی تھیں۔ جب ہم ان خیموں کے درمیان سے کچھ دُور تک گذرے تو ہادی نے کہا تم ذرا ٹھہرو۔ میں تمہارا خیمہ تلاش کر کے آتا ہوں۔ میں نے کہا کہ اس سرزمین کا نام کیا ہے کہ یہاں کی آب و ہوا خوشگوار اور ماحول روح پرور ہے۔ طبیعت چاہتی ہے کہ چند روز یہیں قیام کر دوں۔

ہادی نے جواب دیا کہ اس سرزمین کا نام وادی ایمن و

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ارضِ مقدس ہے۔ اور تمہیں یہاں چند روز بہر صورت قیام کرنا ہی ہے۔ یہ کہہ کر اس نے میرے خورجین میں سے ایک بٹوہ سا نکالا۔ اس میں حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا بھیجا ہوا ہدیہ تھا اس نے ایک خیمہ کی طرف رُخ کیا۔ یہ خیمہ سامنے پہاڑ کے دامن میں نظر آتا تھا اور چلا گیا۔ میری نگاہیں اس کا مسلسل تعاقب کرتی رہیں۔

میں نے دیکھا کہ ہادی جوں ہی خیمہ کے دروازے پر پہنچا۔ جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اس کی تحریر کو بآوازِ بلند پڑھا۔ اس بلند خوانی کے ساتھ ہی خیمہ کا دروازہ ایک دم کھلا اور اس میں سے چند نہایت حسین و جمیل لڑکے اور لڑکیاں باہر نکلیں اور پھر یہ لوگ بے تحاشا میری طرف دوڑے۔ ہادی ان کے پیچھے دوڑا چلا آتا تھا۔ اس کے بعد اس نے میری خورجین میں سے ایک اور بٹوہ سا نکالا اور مجھ سے کہا کہ تم ان لوگوں کے ہمراہ خیمہ میں جاؤ۔ کچھ آرام کر لو اور میرا انتظار کرو۔ میں عاصمہ ہو کر واپس آتا ہوں۔ اور میں تمہارے رہنے کے لئے مکان کا بندوبست کر کے آؤں گا۔ میں نے کہا اے ہادی! میں یہاں غریب مسافر ہوں میرا یہاں کوئی مونس و ساتھی نہیں ہے۔ مجھے چھوڑ کر تم کہاں جا رہے ہو؟

اس نے کہا میں تمہارے ہی کام سے جا رہا ہوں یہ تمہارا وطن ہے۔ تم اس خیمہ میں جاؤ وہاں تم تنہا نہیں رہو گے بلکہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تمہارے مونس و ہمدرد وہاں موجود ہوں گے۔

حور مقصورات فی الخیام لم یطمثھن انس ولا جان (سورہ رحمٰن آیت ۷۲) یعنی خیموں میں حسین و خوبصورت حوریں ہیں جنھیں اس سے قبل کسی انسان یا جن نے مس نہیں کیا۔

ہادی نے اتنا کہا اور پرواز کر گیا۔ اور میں ان لوگوں کے ساتھ باعزت و تکریم خیمہ میں آ گیا وہاں ایک حور کو ایک تخت پر بیٹھا ہوا پایا وہ میرے استقبال کے لئے اٹھی۔ کچھ دیر میں ایک غلام جو صورت و شکل میں چندے آفتاب چندے ماہتاب تھا۔ چاندی کا ایک لگن اور تولیہ وغیرہ لے کر آیا۔ اس نے میرے ہاتھ منہ ایسے پانی سے دھلائے جس میں مشک و گلاب کی خوشبو آ رہی تھی اب جو میں نے اپنی صورت کو آئینہ میں دیکھا تو محسوس ہوا کہ میں حسن و جمال و زیبائش میں اس حور سے کسی طرح کم نہ تھا۔ جو میرے لئے دفتر الٰہی سے مخصوص کی گئی تھی۔ الرجال قوامون علی النساء۔ یعنی مرد، عورتوں پر فرماں روا ہیں (سورہ نساء آیت ۳۴) پس ہم دونوں تخت پر بیٹھ گئے۔ میری نگاہوں نے خیمہ کا جائزہ لیا۔ تو معلوم ہوا کہ خیمہ پانچ ستونوں پر کھڑا ہوا ہے۔ مگر درمیانی ستون دوسروں سے بڑا ہے۔ اور جواہر نگار ہے۔ اس پر سونے کی پتر چڑھی ہوئی تھی اور ہیرے اور جواہرات اس میں لگے تھے۔ میں نے اس حور سے امتحاناً دریافت کیا کہ اس خیمہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں یہ پانچ ستون کیوں لگائے گئے ہیں ؟

اس نے جواب دیا اس وادی کے سارے خیمے پانچ ہی ستون پر کھڑے ہیں۔ کیونکہ اسلام کی بنیاد بھی پانچ ہی چیزوں پر کھڑی ہے۔ یعنی نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ و خمس اور ولایت۔ اور یہ درمیانی ستون ولایت کا ستون ہے۔ اور اصل میں پورا خیمہ اسی پر قائم ہے یہ ستون ان چاروں سے بڑا اہم ہے لے

میں نے کہا کہ میں سمجھتا تھا کہ ان میں سے ہر ایک ستون آلِ محمدؐ یعنی پنجتن پاک علیہم السلام کے اسمائے گرامی سے مناسبت رکھتا ہوگا۔ اس نے کہا کہ وہ حضرات اصول ہیں اور یہاں جو کچھ ہے

لے سفینۃ البحار میں محدث قمی نے زرارہ بن عین سے اور انہوں نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایمان پانچ ستونوں پر قائم ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور ولایت۔ زرارہ نے عرض کی کہ مولا ان میں افضل کون سا ستون ہے۔ فرمایا ولایت افضل ہے۔ کیونکہ ان اعمال کی رُوح ولایت ہی ہے۔ آخر حدیث میں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی ساری عمر تمام رات عبادت کرے اور دن کو روزہ رکھے۔ تمام مال راہِ خدا میں خیرات کرے ہر سال حج بجالائے لیکن اس کا امام معصوم اور برحق نہ ہو کہ یہ اعمال امام معصوم کی رہبری میں بجالاتا تو خداوند عالم اسے ان اعمال کا کوئی اجر و ثواب نہ دیگا اور اس کو اہلِ ایمان میں محسوب نہ کیا جائے گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وہ فروع سے متعلق ہے اور ان حضرات کے انوار مقدسہ کا عکس ہے۔ کیونکہ رسالت و ولایت اصول میں داخل ہے۔

تمام عالمین کا وجود اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب باہم مطابق ہیں گویا ایک ہی سانچے میں ڈھلے ہیں اور ان میں جو فرق نظر آتا ہے وہ صرف زیادتی و کمی۔ اصل و فرع۔ نور و شعاع نور کا فرق ہے۔ اور انسان کو کوشش کرنا چاہیے کہ وہ ان تمام مراتب تک رسائی حاصل کرے اور تمام عوالم کا بہتر سلسلہ بن جائے اس کو چاہیے کہ وہ ان تمام مشروحات کا مرکز اور خلاصہ بن کر مظہر اسم الٰہی اور خلیفۃ اللہ بن جائے۔

ہر چہ در عالم کبیر بود ——— شرح احوال تو بہ سوئے من است

یہ تمام قوتیں اور توانائیاں فطرتِ آدم میں ودیعت کی گئی تھیں مگر اس نے خود کو پہچانا نہیں اور اسی لئے سورۂ عصر میں فرمایا گیا کہ ان الانسان لفی خسر یعنی البتہ انسان خسارے میں ہے اور چونکہ دوسرے بھی اس کی شناخت سے عاجز رہے اس لئے کہا گیا ہے کہ کان ظلوماً جہولا، ای مظلوماً و مجہول القدر۔

میں نے کہا تم نے تعلیم کس مدرسہ میں حاصل کی۔ تمہاری تقریر بڑی دلپذیر ہے۔ اس نے کہا میں نے تعلیم مدینہ شریف میں پائی ہے اور یہ سرسبز و شاداب پہاڑیاں اور روح پرور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آب و ہوا اس سے بہت کم بلکہ پست مرتبہ رکھتی ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (ابو فاطمہ) انا مدینة العلم وعلی بابھا۔ اور میں دست مبارک فاطمہ صلوٰۃ اللہ و سلام علیہا کی پرورش کردہ ہوں۔ وہ فاطمہ جو اپنے عظیم المرتبت باپ کی طرح مدینۃ الحکمت وعصمت ہیں۔ وہ خود علیؑ باہا کی مصداق ہیں وہ لیلۃ المبارک ولیلۃ القدر ہیں وہ ہزار ہا شہر علم سے بہتر ہیں۔ وہ وہ ہیں کہ قرآن گویا ان پر نازل ہوا۔ وہ فیھا یفرق کل امر حکیم کی مصداق ہیں۔ یعنی تمام اُمور انہیں کے ذریعہ مقدر ہوتے ہیں۔ وہی ہیں جو شجرہ زیتونہ ہیں لا شرقیہ ولا غربیہ یکاد زیتھا یضئ ولو لم تمسسہ نار۔ نورٌ علیٰ نور۔ وہ فاطمہ ہی ہیں کہ تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر۔

وہ خود حضرت فاطمہ زہرا کا قصیدہ پڑھتی رہی اور میں جھومتا رہا وہ پھر بولی کہ یہ نوشتہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا ہے جو ہادی نے مجھ تک پہنچایا ہے۔ اس میں ان معظمہ نے تحریر کیا ہے کہ میرا ایک بیٹا تیرے پاس آرہا ہے اس کی خدمت کرو کہ وہی تیرا صاحب و مالک ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے جو اعمال خیر کی کھیتی کاشت کی تھی میں ہی اس کا ثمر ہوں کہ حضرت باری نے تمہاری کاشت کو کمال تک پہنچا کر میری صورت میں ظاہر فرمایا جیسا کہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سورہ واقعہ کی آیت نمبر ۶۳ میں ارشاد ہوا کہ افرایتم ما تحرثون ھا ءانتم تزرعونہ ام نحن الزارعون۔ یعنی کیا تم نے اپنی زراعتوں پر غور کیا؟ کیا تم انہیں اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟

میں خداوند قدوس کی حمد بجا لاتی ہوں کہ وہی سزاوار تمام حمد کا ہے۔ اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ وآخر دعوٰیھا ان الحمد للہ رب العالمین۔

اس کے بعد طرح طرح کی کھانے پینے کی چیزیں میرے سامنے حاضر کر دی گئیں ہم نے کھایا پیا۔ جو کچھ تھا وہ اتنا لذیذ کہ اسکے بیان کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ وہ نعمتیں تھیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سنیں۔ کھا پی کر ہم تخت پر تکیہ لگا کر آرام سے بیٹھ گئے۔ میں نے حُور سے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم یہاں کی باشندہ نہیں ہو۔ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں تو صرف تمہارے استقبال کے لئے آئی تھی اور یہ خیمہ اور اس کا اسباب اپنے ہمراہ لائی تھی۔ بلکہ اس وادی میں یہ جتنے خیمے آپ کو نظر آ رہے ہیں۔ یہ سب استقبال ہی کے لئے بھیجے گئے ہیں ان میں وہ لوگ قیام پذیر ہیں جن کا استقبال کیا گیا ہے۔ یہ خداوند قدوس کا مہمان خانہ ہے اور جب آپ یہاں سے آگے بڑھیں گے تو میں بھی اپنی اصل جگہ کی طرف لوٹ جاؤں گی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں نے کہا دل چاہتا ہے کہ میں ذرا ان باغات وخیام اور پہاڑیوں اور وادیوں کی سیر کروں کچھ تفریح ہو جائے گی۔ اور ممکن ہے یہاں مجھے کچھ اپنے شناسا چہرے عزیز رشتہ دار بھی مل جائیں۔

اس نے کہا یہاں آپ کے لیئے بالکل آزادی ہے۔ جو آپ کا جی چاہے کیجئے۔ مگر یاد رکھیں کہ کسی بھی خیمے میں داخل ہونے سے قبل اہل خیمہ کو سلام کرنا اور خیمہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرنا ضروری ہے۔ جب میں یہاں آئی تو آپ کی بڑی لڑکی کا خیمہ میں نے دیکھا۔ آپ کی خاطر میں وہاں گئی اور اس سے دوستی کر لی۔ اگر آپ وہاں جانا چاہیں تو چلیں میں آپ کے ہمراہ چلتی ہوں۔ میں نے کہا ضرور جاؤں گا۔ پس ہم دونوں چل دیئے۔ بیٹی کے خیمہ کے قریب پہنچ کر میں نے سلام کیا اس نے میری آواز کو پہچان لیا اور اپنے خادموں کے ہمراہ میرے استقبال کے لئے دوڑی ہوئی خیمے سے باہر آئی۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی زیارت کی اور شکر و حمدِ خدا بجالائے کہ اس نے ہم گنہگاروں پر اپنی بے شمار نعمتیں اور رحمتیں نازل فرمائیں۔ اس کے بعد ہم خیمہ کے اندر آ گئے۔ اور جواہر نگار تخت پر تکیہ لگا کر اس طرح بیٹھے کہ ایک صف میں وہ اور اس کے رفقاء اور میں اور میرے ہمراہی اس کے سامنے کی صف میں۔ کیونکہ پہلو بہ پہلو بیٹھنے سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آمنے سامنے بیٹھنا بہتر تھا متکئین علیہا متقابلین۔

میں نے اس سے پوچھا کہ تم پر اس سفر میں کیا گزری۔
اس نے کہا کہ منزل اول اور اراضی حسد میں کافی تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر مسافروں کو ان منازل میں تکلیف اٹھانا پڑتی ہے کسی کو کم کسی کو زیادہ۔ بعض جگہ تو ایسا محسوس ہوا کہ گویا وہاں سے خلاصی صرف آپ کی دعاؤں کی برکتوں سے حاصل ہوئی۔ اور میں نے آپ کے حق میں دعائے خیر کی۔ یہاں تک کہ میری ایک اور بہن کو بھی یہی سفر درپیش ہوا۔ اور آپ کی عمر کا پیمانہ بھی لبریز ہونے کے قریب ہوا تو میں نے خدا کے حضور میں آپ کے لئے دعا کی کہ بار الہا۔ میری والدہ اور دیگر بہن بھائی لاوارث نہ رہ جائیں۔

میں نے دریافت کیا کہ وہ جو تمہاری دوسری بہن تھی جس نے عالم آخرت کا سفر کیا اس کے متعلق کیا خیر خبر ہے؟

اس نے جواب دیا میری بہن جب یہاں آئی تو میں نے دیکھا کہ وہ جلالت اور مرتبہ میں مجھ سے کہیں زیادہ ہے۔ میں نے اس سے جب اس کی سرگذشت معلوم کی تو معلوم ہوا کہ اس نے وہ صداقت اور بیا دہ رُدی کے مصائب نہیں جھیلے جو ہم نے جھیلے ہیں اس نے صرف اراضی (مساحہ) کو دیکھا ہے مگر وہ منزل بھی آسانی سے گذر گئی اور باقی منازل تو گویا بطور طی الارض اس نے آسانی سے طے کی ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا انتقال تقریباً ۸۰سال کی عمر میں ہو گیا تھا اس لئے اس کا معاملہ اتنا سنگین نہیں تھا جتنا کہ ہمارا۔ طول عمر کی وجہ سے ہمارے پاس معصیتوں کا انبار زیادہ ہو گیا تھا۔

اس کے بعد میں باغات کی سیر کے لئے چل دیا۔ جس درخت کے قریب میں پہنچتا تھا اس کی میوئں سے لدی ہوئی شاخیں میری طرف جھکتی تھیں۔ تازہ اور خوش ذائقہ میوے کہ جو کھانے سے کم نہیں ہوتے۔ ان درختوں سے آواز آتی تھی کہ اے مومن ان پھلوں میں سے جو تمہیں مرغوب ہوں کھاؤ۔ ان درختوں سے پیدا ہونے والی یہ آوازیں بھی نہایت شیریں اور دلپذیر تھیں۔ میں نے دیکھا کہ گویا درختوں کی ہر شاخ اور ہر کونپل سے صدائیں آرہی تھیں جن سے دل خوش ہو رہا تھا۔

اس کے بعد ہم اپنے خیمے کی طرف لوٹ آئے۔ میں نے دور سے دیکھا کہ ہادی میرے خیمے کے دروازہ پر کھڑا ہے۔ میں دوڑ کر قریب گیا دونوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا۔ ہادی نے کہا کہ کہاں سیر و تفریح کرتے پھر رہے ہو۔ چلنے کی تیاری کرو۔ شہر چلو۔ علما اور مومنین کو تمہارے آنے کی اطلاع ہو چکی ہے۔ وہ سب تم سے ملاقات کے منتظر ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دسواں باب

(وادیٔ برہوت)

میں نے ہادی سے کہا کہ ہادی چلنے کو تو میں تیار ہوں مگر میرے دل میں ذرا سا رنج ہے۔ اس نے کہا بندۂ خدا تم وادی السلام میں ہو۔ یہاں رنج و افسوس کا مقام نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ کہتے تو تم ٹھیک ہو مگر تم نے دیکھا کہ حضرت عباسؑ و حضرت علی اکبرؑ ابھی تک لباسِ جنگ میں ہیں۔ حضرت علی اصغرؑ کے گلوئے مبارک پر سُرخ نشان اب بھی موجود ہیں۔ پس میرا دل چاہتا ہے کہ میں ان کے دشمنوں سے انتقام لیتا۔ اس نے کہا لیکن وہ ملاعنہ تو وادیِ برہوت میں ہیں اور ان سے انتقام لینا حضرت حجت علیہ السلام کے لئے مخصوص ہے اور یہ ان جناب کے ظہور پر موقوف ہے۔

میں نے کہا ٹھیک ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ وادیِ برہوت میں جاکر انھیں اپنے ہاتھوں سے سزا دے کر آؤں۔ تاکہ میرے کلیجے کی آگ ٹھنڈی ہو۔

وہ بولا کہ ان پر خداوند عالم نے سخت گیر فرشتے مقرر کر رکھے ہیں کیا تم انہیں خدا اور اس کے فرشتوں سے زیادہ سزا دے سکتے ہو؟

میں نے کانوں پر ہاتھ رکھے اور کہا کہ ہرگز نہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بے شک کون ہے جو اللہ اور اس کے فرشتوں سے زیادہ ان ملعونوں کو معذب کر سکے۔ کیونکہ وہ عادل حقیقی ہے۔ جہاں وہ رحمن و رحیم ہے وہاں وہ جبّار بھی قہار بھی ہے۔ مگر یہ میرے دل کی تمنا تھی۔

ہادی نے کہا اللہ تمہیں ان خیالات کا اجر ضرور کرامت فرمائے گا مگر کیا تم نہیں جانتے کہ مومن کا نور آتش جہنم کو سرد کر سکتا ہے اور کیا تم یہ برداشت کرو گے کہ جتنی دیر تم وہاں رہو اتنی دیر تک وہاں کی گرمی میں کمی آ جائے اور وہ اتنی دیر چین اور سکون لے سکیں؟

بات بالکل صحیح تھی اس لئے میں نے ہادی سے کہا کہ اچھا تو اتنا ہی سہی کہ مجھے کسی ایسی جگہ پہنچا دیا جائے جہاں سے میں انھیں عذاب الٰہی میں گرفتار دیکھ سکوں تاکہ میرے دل کو کچھ تو تسکین ہو؟

قصہ مختصر ہادی نے جب یہ دیکھا کہ میں کسی طرح نہیں مانتا اور میرے دل کا چین اور کلیجے کی ٹھنڈک زادیؔ برہوت پر نظر کرنے ہی پر موقوف ہے تو وہ میرا پیغام لے کر چلا گیا اور اس نے میری گذارشات خدمت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت علیؑ اور جناب زہراؑ میں پیش کر دیں۔

ان بزرگواروں نے جب یہ سُنا تو میرے لئے دعائے خیر فرمائی اور حضرت رسالت مآبؐ نے بارگاہِ احدیت میں یوں مناجات کی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اے پروردگار اور اے خدائے لم یزل ولایزال ہم اہلبیت ہمیشہ تیری رضا پر راضی رہے اس لئے کہ جو تو کرتا ہے بہتر کرتا ہے بندہ کو مجالِ دم زدن نہیں ہے مگر تیرا ایک بندہ آج تیرے مہمان خانے میں وارد ہوا ہے۔ وہ مہمان خانہ جہاں رنج و غم کا گذر نہیں ہے۔ مگر اسے ہم اہلبیتؑ سے اتنی محبت ہے کہ وہ ہمارے دشمنوں کو معذب دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کے دل کو چین نہیں آئے گا۔ جب تک کہ اس کی حاجت روا نہ ہو اس لئے اپنے ایک مغفور بندے کے دل کو سکون کی دولت عطا فرمانے کے لئے اگر تیری مشیت اجازت دے تو اسے وادیٔ برہوت کا نظارا کرنے کی اجازت ہو جائے۔

سرکارِ دو عالمؐ کی یہ دعا قبول ہوئی اور میرے لئے حکم ہوا کہ میرے اس بندے کو وادیٔ برہوت کا منظر دکھلاؤ تاکہ یہ اپنی آنکھوں سے دیکھے کہ دشمنانِ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے ساتھ ہم کیا سلوک کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ چند فرشتوں کا ہونا ضروری ہے تاکہ اس سفر میں اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے اور وادیٔ برہوت کی ہوائے گرم اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

جیسے ہی یہ اطلاع مجھے ملی دل باغ باغ ہو گیا اور میں نے مع اپنے چند دیگر ساتھیوں کے وادیٔ برہوت کے سفر کی تیاری شروع کر دی۔ الغرض ہم روانہ ہوئے اور فرشتوں کا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لشکر ساتھ ساتھ تھا۔ وہ ہمارے دائیں بائیں آگے پیچھے اور سروں کے اوپر پرواز کر رہے تھے۔

یہاں تک کہ ہم ایک ٹیلہ کے قریب پہنچے۔ یہ ٹیلہ ہم سے کوئی سو قدم دور ہوگا۔ ہم نے دیکھا کہ ٹیلے کے مشرقی افق پر سیاہ بادل چھایا ہوا ہے اور اس بادل میں سے مختلف شکلوں کے برقی شہاب اس طرح برس رہے ہیں گویا بادل پھٹ پڑا ہو اور تمام بادل آگ سے بنا ہوا ہو۔ اس بادل کے گرجنے کی مہیب آواز ہمارے کانوں تک پہنچ رہی تھی جیسے ہی فرشتوں کی نظر اس بادل پر پڑی ان کی زبان سے بے اختیار نکلا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

میں نے کہا کیا ہوا؟

فرشتے نے کہا کہ یہ وادیٔ برہوت ہے اور یہ جو شہاب بصورت تیر۔ نیزہ۔ شمشیر۔ خنجر و عمود گر رہے ہیں یہ دراصل اس لعنت کی صورت ہے جو مومنین دشمنانِ آل محمدؐ پر کرتے ہیں اور یہ تمام حربے دشمنانِ اہل بیت علیہم السلام پر گر رہے ہیں مگر یہ اصل عذاب نہیں ہے۔ اصل عذاب اور انتقام الٰہی تو زمینِ برہوت میں ہو رہا ہے۔ وہاں کی زمین لوہار کی بھٹی سے زیادہ گرم اور سرخ ہے۔ آتشیں سانپ اور بچھو اور درندے موجود ہیں جو ان ملاعین کو مسلسل عذاب دے رہے ہیں۔

ہم ٹیلے کے اوپر چڑھ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ یہ شہابی تیر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جس کے جسم پر پڑتے تھے پار ہو جاتے تھے۔ اور ایک ایک تیر نیزہ و خنجر و شمشیر کئی جسموں سے پار ہوتی تھی اور اگر اتفاقاً ان میں سے کوئی حربہ زمین پر گر پڑتا تھا تو اٹھ کر دوبارہ اپنے ہدف پر لگتا تھا اور اسی طرح کئی کئی جسموں کے پار ہوتا تھا اور اگر کوئی ان کے مقابل سے فرار کرتا تو یہ شہابی حربے ان فراریوں کا پیچھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ ان کو جا لیتے تھے۔ گویا ان میں شعور موجود تھا۔ اور ان لوگوں کو گویا کوئی اٹھا اٹھا کر زمین پر بیخ دیتا تھا جس طرح اسپند کے دانے دھونی دیتے کے لئے انگاروں پر ڈالے جائیں اور انہیں قرار نہ ہو۔ وہ لوگ نالہ و فریاد بلند کر رہے تھے۔ ان کی آواز کتوں کے بھونکنے کی آواز سے مشابہ تھی جو ہم تک پہنچ رہی تھی۔ یہ منظر میرے لئے بڑی مسرت و شادمانی اور روشنیٔ چشم و سکون دل کا باعث تھا۔ چنانچہ میں اسی ٹیلے پر تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ گیا تاکہ اس منظر سے زیادہ سے زیادہ لطف اندوز ہو سکوں۔ اور چونکہ میں فرشتوں سے سن چکا تھا کہ یہ شہابی حربے اصل میں مومنین کی لعنت کا اثر ہیں۔ اس لئے میں نے بآواز بلند کہا:۔

اللّٰھم العن اول ظالم ظلم حق محمد وآل محمد وآخر تابع لہ علی ذالك اللھم العن العصابۃ التی جاھدت الحسین علیہ السلام و شایعت و بایعت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وتابعت علی قتلہ اللّٰھم العنھم جمیعا۔ اور اس کے بعد میں نے کہا۔ اللّٰھم خص انت اول ظالم باللعن منی و ابدا بہ اولا ثم العن الثانی والثالث والرابع اللّٰھم العن یزید ابن معاویہ خامسا والعن عبید اللہ بن زیاد وعمر ابن سعد وشمرا وآل ابی سفیان و آلِ زیاد وآل مروان الی یوم القیٰمۃ۔

یہ دونوں لعن میرے ساتھ تمام مومنین نے اور تمام فرشتوں نے پڑھے اور بار بار پڑھے۔ بس پھر تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوائے برہوت میں شہابی حربوں کی تعداد لاکھوں اور کروڑوں کی ہو گئی اور اتنا گرد وغبار آتشیں اڑا کر فضا تیرہ و تاریک ہو گئی۔

اب شہابی عذاب میں اتنی شدت پیدا ہو گئی کہ جس کسی دشمنِ خدا و رسولؐ وآلِ رسولؐ کو وہ شہاب نشانہ بناتا تھا وہ ملعون و مردود شہاب کے لگتے ہی فضا میں اُچھل جاتا اور پھر فضا میں اس پر شمال سے شہاب پڑتے کبھی جنوب سے کبھی مشرق سے شہاب کی مار پڑتی کبھی مغرب سے۔ کبھی نیچے سے اور کبھی اوپر سے اور وہ ملاعنہ مثل فٹ بال کے اِدھر سے اُدھر اُچھلتے تھے۔ فضاؤں میں حیران و سرگرداں تھے۔ اور کافی مدت بعد زمین پر پہنچتے تھے۔ یہ دیکھ کر ہم اور زیادہ لعن پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ ہماری آوازیں بیٹھ گئیں۔ گلے خشک ہو گئے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

زبانیں کند ہوگئیں اور وہ ملاعنہ مثل کباب ہو گئے۔ ان کے بدن چھلنی ہو گئے۔ بلکہ ان کے جسم چھلنی کی طرح سوراخ سوراخ ہو گئے مر سکتے تھے مگر وہاں موت نہیں ہے بلکہ دائمی عذاب ہے اور عذاب شدید۔ دنیا میں یہ لوگ ظلم کرتے تھے مگر مظلوم موت کی وجہ سے ان کے ظلم سے نجات پا گئے۔ البتہ عالم آخرت میں حیات چونکہ باقی ہے اور موت کا وجود نہیں ہے اس لئے ان کا عذاب سے چھٹکارا پانا ممکن نہیں ہے۔ خواہ ان کا جسم کباب اور چھلنی کی مانند سوراخ سوراخ ہو جائے جیسا کہ فرمایا گیا۔ وان الدار الاخرۃ لھی الحیوان و کلما نضجت جلودھم بدلنا جلودًا غیرھا۔ یعنی آخرت کا عذاب مستقل ہے۔ اگر ایک مرتبہ کھال جل جائے گی تو اس کے بعد دوسری کھال پیدا کر دی جائے گی اور اسی طرح مسلسل۔

مگر وہاں دو باتیں عجیب نظر آئیں وہ یہ کہ ہم نے دو شخص کو دیکھا جن کی طرف آگ کے شعلے آتے تھے مگر بڑے بڑے پنکھے ان شعلوں کو ان سے دور کرتے تھے۔ جب میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک حاتم طائی ہے اور دوسرا نوشیروانِ عادل یہ دونوں اپنے کفر کی وجہ سے جہنم میں پہنچے۔ مگر ایک کی صفت سخاوت اور دوسرے کی صفتِ عدل پنکھا بن کر اس سے جہنم کے شعلوں کو دفع کر رہی ہے۔ کیونکہ یہ دونوں صفات خُدا کی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پسندیدہ صفات ہیں اور وہ کسی کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا۔ اس لئے کہ اگرچہ کفر کی وجہ سے ان کے لئے جہنم ہے مگر ان دو صفات کا فائدہ انھیں جہنم میں بھی مل رہا ہے۔ یعنی (برزخی جہنم)

دوسرے میں نے چند لوگوں کو دیکھا حالانکہ وہ جہنم میں تھے مگران تک جہنم کے شعلے نہیں پہنچ رہے تھے اور شہاب بھی ان کے آگے پیچھے دائیں بائیں گر رہے تھے۔ ان کو لگ نہیں رہے تھے۔ حالانکہ عذابِ جہنم انھیں نقصان نہیں پہنچا رہا تھا مگر دوسروں کو معذب بعذاب دیکھ کر ان کے اوسان خطا ہوئے جا رہے تھے۔ چہروں کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ حیران تھے پشیمان تھے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ لوگ محبانِ اہلبیت ہیں اور دشمنان آل محمدؐ سے انہوں نے ہمیشہ تبرا کیا مگر نماز روزہ سے غافل رہے واجبات کو ترک کیا۔ محرمات سے پرہیز نہ کیا۔ دوسروں کے حقوق بھی ان کے ذمہ ہیں۔ عادل حقیقی اپنی معصیت کو معاف کر دیتا ہے مگر دوسروں کے حقوق معاف نہیں فرماتا۔ اس لئے انھیں جہنم میں بھیجا گیا ہے مگر محبتِ اہل بیت آتشِ جہنم سے بچانے کے لئے ڈھال کا کام دے رہی ہے۔ جب یہ اپنی بداعمالیوں کی سزا بھگت چکیں گے تو چونکہ ان کا عقیدہ صحیح تھا اس لئے ان کی شفاعت کر دی جائے گی اور یہ انشاء اللہ عذاب سے چھوٹ کر رحمت الہٰی کے حقدار ہو جائیں گے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

برہوت میں دشمنانِ آلِ محمدؐ کا حشر دیکھ کر دل کو قرار آگیا روح کو تسکین ہوگئی اور ہم دشمنانِ اہل بیت کے حق میں یہ کہتے ہوئے اپنی منزل کی طرف آگئے کہ اللّٰھم عذبھم عذاباً یستغیث منہ اھل النار آمین رب العالمین۔

گیارھواں باب

(دردمندانہ گذارش)

کتاب کا ترجمہ ختم ہوا۔ یہ ترجمہ صاحبانِ علم و دانش کے لئے نہیں کیا کیونکہ وہ حضرات اصل کتاب سے کماحقہ استفادہ فرما سکتے ہیں ترجمہ دراصل عوام کے لئے ہے اور وہ اس لئے کہ پڑھنے والے اپنے اعمال کا جائزہ لیں۔ موت سے پہلے موقع ہے۔ توبہ کریں۔ استغفار کریں اور اپنی رفتار کو درست کرلیں وہ ارحم الراحمین ہے صدق دل سے توبہ کرنے والوں کے سارے گناہ معاف فرمادے گا۔ چونکہ کتاب عوام کے لئے لکھی گئی ہے اس لئے طویل علمی مباحث کو چھوڑ دیا گیا تاکہ دلچسپی برقرار رہے۔ اور پڑھنے والا اکتاھٹ محسوس نہ کرے۔ بعض جگہ خلاصہ سے کام چلایا۔ حوالہ جات میں سے اکثر کو جزو متن قرار دیا۔ بعض حوالہ جات کو ترک کر دیا کہ عام آدمی کو حوالہ جات سے کچھ ایسی زیادہ دلچسپی نہیں ہوتی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بہر حال قبر کی منزل اور وہاں کا احوال ۔ سرزمینِ شہوت ۔ سرزمین حسد ۔ سرزمینِ حرص ۔ ہمزاد یعنی شیطان کا وجود ۔ اور اس کی تباہ کاریاں ۔ اس کا قدم قدم پر ورغلانا ۔ ان تمام منازل پر گناہ گاروں کا معذب ہونا ۔ غرور و تکبر کا انجام ۔ بعض گناہوں کی وجہ سے نیکیوں کا ضائع ہو جانا وغیرہ یہ وہ منازل ہیں جو بے خبر اور غافل انسان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں اور انسان کو دعوتِ فکر و عمل دیتی ہیں ۔ اس لئے کوشش کریں کہ ان منازل کے لئے زیادہ سے زیادہ زادِ راہ ہمراہ ہو ۔ یاد رکھیے موت کے بعد نامۂ اعمال بند ہے ۔ جب ہم نے خود کچھ نہیں کیا تو پسماندگان سے کیا امید رکھی جا سکتی ہے کہ وہ ہمارے لئے کچھ کارِ خیر کریں گے ۔ زندگی میں جو کچھ آپ اور ہم خود کر لیں گے وہی اپنا ہے باقی سب اُمید موہوم تو ہو سکتی ہے یقین کی منزل نہیں ہے ۔

خدا ہر ایک کو توبہ اور اعمالِ خیر کی توفیق عنایت فرمائے ۔

آمین رب العالمین ۔

اِن اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا
ایھا الذین آمنو صلوا علیہ و
سلموا تسلیما ۔

اللھم صل علی محمد و آل محمد

احقر:۔ اطہر
کراچی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بارھواں باب

تتمہ

پُرخطر مقامات سے نجات کے طریقے

اگرچہ گذشتہ صفحات میں دل چسپ انداز میں موت کے بعد کی منازل کی نشاندہی کی جاچکی ہے اور مجھے یقین ہے کہ مطالعہ کرنے والے خصوصاً راہِ آخرت کے مسافر ہر منزل کی جانب خصوصی توجہ مبذول کرتے ہوئے اس سفرِ پُرخطر کے لئے زادِ راہ کی جمع آوری کی حتی المقدور کوشش کریں گے کیونکہ اس سفر سے کسی کو مفر نہیں چاہو نا چار ہر ایک کو جانا ہے۔ خواہ بطیب خاطر جائے یا بادلِ ناخواستہ با خبر ہو کر جائے یا بے خبر علم و تقویٰ سے اس سفر کو طے کرے یا جہالت و گمراہی سے مگر اس سفر کے اختیار کرنے میں ہر ذی حیات مجبور ہے نہ اس میں علاقہ کی قید ہے نہ ملک کی نہ رنگ کی قید ہے نہ نسل کی نہ عمر کی قید ہے نہ مذہب کی۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ میں آخر کتاب میں ان رہنمایانِ مذہب کے بتائے ہوئے چند تجربات درج کردوں جو اس سفر میں ہر ایک کے کام آسکیں۔ کیونکہ یہ تجربات صرف وہی ہستیاں بتا سکتی ہیں جو حقیقتِ سفر سے آشنا ہوں اور انھیں ہر منزل اور اس کی کیفیت کا کما حقہٗ علم ہو۔ لہٰذا وہ ہستیاں سببِ تخلیقِ کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور اہلبیت علیہم السلام کے علاوہ دوسری نہیں ہوسکتیں۔ کیونکہ یہی ذواتِ مقدسہ ذریعہ نجات اور راسخون فی العلم ہیں۔ جن کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی سفر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

در پیش ہو تو ضروری ہے کہ اُس سفر کے لئے توشہ و زادِ راہ مہیا کرلے۔
چنانچہ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام ہر شب سوتے وقت بلند آواز سے مسجد میں اعلان فرماتے تھے کہ اے لوگو تیار ہو جاؤ اور اپنے آخرت کے سفر کی تیاری کرلو خدا تم پر رحم فرمائے موت کا منادی ندا دے رہا ہے۔ الرحیل، الرحیل، کوچ کی تیاری کرو تمہیں سفر میں بہت سے خطرناک مقامات درپیش ہیں (نہج البلاغہ)۔
ان خطرناک مقامات میں پہلا مقام "سکراتِ موت و جانکنی ہے سورۂ ق آیت ۱۹۔ یہ بڑا سخت مقام ہے۔ ایک طرف مرض کی شدت، درد کی زیادتی زبان کا بند ہونا۔ بدن کی قوتوں کا ختم ہو جانا، دوسری جانب اہلِ و عیال کا گریہ۔ ان سے ہمیشہ کے لئے رخصت۔ بچوں کی یتیمی کا غم۔ اہلیہ کی جدائی۔ مال و متاع کا چھوڑنا جس کے جمع کرنے میں عمر عزیز کو صرف کیا تھا۔ ان تمام باتوں کے ساتھ جانکنی کی تکلیف اور موت کے بعد سفر کی صعوبتوں کا تصور غرض یہ وقت عجیب وقت ہوتا ہے۔ شیخ صدوق نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر سکراتِ موت کو آسان فرمائے اسے چاہیئے کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ صلۂ رحم کرے اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی و احسان سے پیش آئے۔ جو ایسا کرے گا اس پر موت کی دشواری بھی آسان ہو گی اور دنیاوی زندگی میں فقر و فاقہ بھی اس پر مسلط نہیں ہو گا بلکہ ہمیشہ خوش حال رہے گا۔ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ یٰسین، سورہ والصافات، ور قنوت میں لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم تا آخر پڑھنا بھی سکرات کے لئے مفید ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

دوسرا مقام: عدیلہ عند الموت:- یعنی موت کے وقت حق سے باطل کی طرف پلٹ جانا۔ یہ اس طرح ہوتا ہے کہ شیطان جانکنی کے وقت ہر شخص کے پاس جاتا ہے اور اس کے دل میں وسوسے پیدا کر کے اسے شک میں مبتلا کر دیتا ہے یہاں تک کہ ایمان کو دل سے بالکل نکال لیتا ہے اور بے ایمان کر کے دنیا سے رخصت کرتا ہے۔ روایات میں موجود ہے کہ اس سے محفوظ رہنے کے لئے اصولِ دین کو دلائل سے یاد کیا جائے تاکہ موت کے وقت جب یاد دلایا جائے تو شک سے محفوظ رہ سکے۔ اس کے لئے جانکنی کے وقت دعائے عدیلہ کا پڑھنا اور پڑھانا بہت ضروری ہے۔ یہ دعا بہت مشہور ہے۔ مفاتیح الجنان اور تحفۃ العوام وغیرہ کتب میں موجود ہے۔ تسبیح جناب فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا پڑھنے کی عادت ڈالنا۔ عقیق کی انگوٹھی پہننا خصوصاً وہ انگوٹھی جس پر محمد نبی اللہ علی ولی اللہ نقش ہو۔ جمعہ کے دن سورہ قد افلح المومنون کا پڑھنا اور نماز صبح و نماز مغرب کے بعد ۷ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنا مفید ہے۔ علاوہ ازیں دوسری مذہبی کتابوں میں دیگر دعائیں اور نمازیں بھی اس بارے میں تحریر ہیں رجوع کریں۔

تیسرا مقام: وحشتِ قبر:- یہ مقام سابقہ مقامات و منازل کے مقابل زیادہ سخت و ہولناک ہے۔ کتاب من لایحضر الفقیہ میں تحریر ہے کہ میت کو قبر کے قریب لا کر فوراً قبر میں داخل نہیں کرنا چاہیے کیونکہ قبر کی بڑی ہولناک منزل ہے اس لئے میت کو منزل دلا کر قبر میں اتارا جائے تاکہ وہ قبر میں داخل ہونے کی استعداد پیدا کر سکے۔ اس لئے کہ یہ حقیقت ہے کہ موت کے بعد نفسِ ناطقہ کا تعلق بدن سے بالکل منقطع نہیں ہوتا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بلکہ باقی رہتا ہے جس کی وجہ سے وہ سب کچھ دیکھتا اور محسوس کرتا ہے۔
حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میت پر قبر کی اول شب سے سخت وقت کوئی دوسرا وقت نہیں گزرتا۔ پس تم اس شب کے لئے اپنے مُردوں پر رحم کرو صدقہ دینے سے اور نمازِ وحشت پڑھنے سے جس میں پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دس مرتبہ اِنّا انزلناہ پڑھنی چاہیئے اور سلام کے بعد اس نماز کا ثواب میت کا نام لے کر اس کی قبر کو پہنچانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ ہر روز سو مرتبہ لا الٰہ اِلّا اللّٰہ الملکُ الحقّ المبین پڑھنا یا سونے سے پہلے سورۂ یٰسین کی تلاوت کرنا بھی وحشتِ قبر سے امان کی ضمانت ہے۔ **چوتھا مقام فشارِ قبر:-** یہ بھی بڑا دشوار گذار مقام ہے کیونکہ قبر ہر روز کہتی ہے کہ میں مسافر کا گھر ہوں میں وحشت کا مکان ہوں اور میں کرم کی منزل ہوں۔ قبر بعض کے لئے بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور بعض کے لئے آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہیں جس کے لئے فشارِ قبر نہ ہو البتہ اس سے نجات کے چند طریقے ہیں مثلاً حضرت امیرالمومنینؑ نے ارشاد فرمایا کہ جو ہر جمعہ کو سورۂ نساء کی تلاوت کرے گا وہ فشار سے محفوظ رہے گا (۲) جو سورہ زخرف کی مداومت کرے گا وہ قبر کے جانوروں اور اس کے فشار سے محفوظ رہے گا (۳) حضرت صادقِ آلِ محمدؑ نے ارشاد فرمایا کہ جو وقتِ زوال جمعرات سے زوالِ روزِ جمعہ تک مرے گا اس کو خدا قبر کے فشار سے پناہ میں رکھے گا (۴) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ نمازِ شب کی عادت فشارِ قبر سے تحفظ کا ذریعہ ہے (۵) حضورِ اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوتے وقت اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ کی تلاوت فشار و عذاب قبر سے نجات کا سبب ہے۔ سرزمین نجف اشرف میں دفن ہونے والا شخص بھی فشار قبر و سوالِ منکر نکیر سے محفوظ رہے گا۔

پانچواں مقام سوال منکر و نکیر: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ قبر میں سوالات کا منکر ہمارا شیعہ نہیں۔ سوالات کی گذشتہ صفحات میں تفصیل موجود ہے۔ دفن کے وقت ۲ مرتبہ تلقین اس بارے میں بے حد مددگار ثابت ہوتی ہے کیونکہ روایت میں موجود ہے کہ تلقین کو سن کر منکر نکیر سے کہتا ہے چلو حجت تمام ہوئی ہمارے سوالات کا جواب تو پہلے ہی مل گیا۔

چھٹا مقام برزخ: برزخ کی مکمل حالت و کیفیت پیش کی جا چکی بے حد مجبوری کی زندگی ہے ہاں اس عرصہ میں اگر کچھ کام آتا ہے تو اپنے آثار نیک اور اولاد و اعزہ و احباب کے بھیجے ہوئے نیک تحفے یعنی میت کے لئے کئے ہوئے اعمالِ خیر خصوصاً ہدیہ میت کی نماز اول کعت میں بعد حمد انا انزلناہ اور دوسری رکعت میں بعد حمد انا اعطینک بجیکا لاتا مدہے ایک نماز میں کئی مردے شامل کئے جا سکتے ہیں۔

ساتواں مقام قیامت روز حساب: سب سے زیادہ ہولناک عظیم و سخت مقام جس کے تذکرے سے قرآن و احادیث بھرے پڑے ہیں۔ ان کی جانب توجہ کی جائے۔ قیامت میں پچاس مقامات ہیں جن میں سے ایک دوسرے سے زیادہ سخت ہے بتفصیل کتاب منازلِ آخرہ میں مطالعہ کی جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے حضرات مجھ گنہگار کو اپنی دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں گے۔

تمت بالخیر

احقر الناس۔ سید محمد عباس قمر زیدی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented By: https://jafrilibrary.com